بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

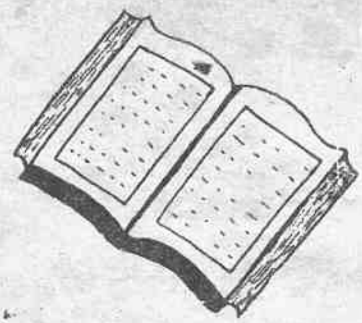

جمال و حُسنِ قرآں نُورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اَوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

فروری ۔ ۱۹۶۳ء

الفُرقان

رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ

(۱) فضائلِ قرآن مجید بیان کرنے والا (۲) غیر مُسلموں یعنی آریوں، عیسائیوں اور بہائیوں کے قرآن مجید پر اعتراضات کا جواب دیکر انہیں دعوتِ اسلام دینے والا ۔ (۳) باشندگانِ پاکستان کو عربی زبان سکھانے والا (۴) مستشرقین کے خیالات پر تحقیقی تبصرہ کرنے والا ماہنامہ !

بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام

وکالت التبشیر تحریک جدید ربوہ کے ماتحت دنیا بھر میں اسلام کی تبلیغ کے مراکز قائم ہیں ۔ تراجم قرآن مجید شائع ہو رہے ہیں ۔ مبلغین اسلام کی تبلیغ کے مراکز قائم ہیں ۔ مبلغین اسلام پیغام حق پہنچا رہے ہیں ۔ مسجدیں تعمیر ہو رہی ہیں ۔ ذیل کے تین فوٹو مختلف تین ممالک کی تبلیغی جدوجہد سے تعلق رکھتے ہیں ۔

گیمبیا (افریقہ) کے سب سے بڑے عالم الحاج عثمان الامام داود النجبی جو مولانا چودھری محمد شریف صاحب فاضل کے ذریعہ عیدالاضحی ۱۳۸۲ھ کے روز سلسلہ احمدیہ کے مجاہدین میں شامل ہوئے

ماریشیس کے مبلغ جناب مولوی محمد اسمعیل صاحب منیر روز ھل کے براڈ کاسٹنگ سٹیشن سے تقریر نشر کر رہے ہیں ۔

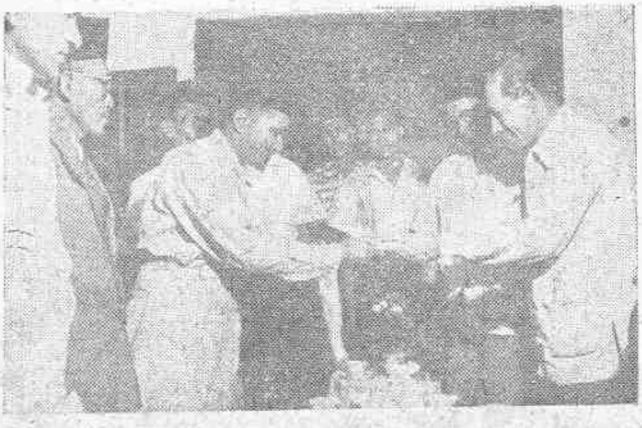

فلپائن کے کیتھولک نمائندہ کو سرابایا انڈونیشیا میں احمدی مبلغ صالح الشیبی قرآن مجید انگریزی پیش کر رہے ہیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا ؕ

تعلیمی تربیتی اور تبلیغی مجلّہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ

فروری سنہ ۱۹۶۳ء — رمضان المبارک سنہ ۱۳۸۲ھ

ایڈیٹر

ابو العطاء جالندھری

سالانہ بدل اشتراک

بھارت و پاکستان ...... چھ روپے

دیگر ممالک ..... تیرہ شلنگ

فی پرچہ ...... دس آنے صرف

بدل اشتراک بنام مینیجر پیشگی آنا چاہیئے!

اعزازی اراکین ادارہ

- محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب
- 〃 قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری
- 〃 شیخ مبارک احمد صاحب آف نیروبی
- 〃 مولانا محمد سلیم صاحب آف کلکتہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۱۳ | ماہنامہ **الفرقان** ربوہ | رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ
شمارہ ۲ | | فروری ۱۹۶۳ء

مندرجات

• قرآن مجید اور رمضان المبارک	ایڈیٹر	ص۳
• رمضان المبارک اور احادیث نبویہ	″	ص۴
• رمضان المبارک اور اس کی برکات (ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)		ص۵
• شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْاٰنُ (نظم)	حضرت اکمل صاحب	ص۶
• جناب شیخ الازہر سے ایک انٹرویو (انگریزی سے ترجمہ از عطاء المجیب صاحب راشد)	جناب عبدالسلام صاحب میڈیسن آف ڈنمارک	ص۷
• شذرات	ایڈیٹر	ص۱۰
• البیان ـــــ سورۂ آل عمران ؑ کا ترجمہ و تفسیر	ابوالعطاء	ص۱۴
• حضرت ابراہیمؑ اور تعمیر خانہ کعبہ (قرآن مجید پر پادری برکت اللہ کے ایک اعتراض کا جواب)	جناب شیخ عبدالقادر صاحب لائلپوری	ص۱۷
• رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بائیبل میں عظیم الشان بشارت	جناب شیخ نور احمد صاحب منیر	ص۲۳
• عیسائیوں سے ایک سوال	جناب ڈاکٹر ایس ـ ایم عبداللہ صاحب ہانگ کانگ	ص۲۶
• نصف صدی کا قصہ (عربی سے ترجمہ ـ مترجم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا)	جناب عبدالمنعم صاحب العدوی ایڈیٹر ”العرب“	ص۲۷
• ہماری دینی درسگاہ ـــــ جامعہ احمدیہ	جامعی	ص۲۹
• احمدیوں کے لئے عربی زبان جاننے کی ضرورت	جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا	ص۳۰
• سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے چند متفرق ملفوظات	جناب مولوی محمد اجمل صاحب شاہد پشاور	ص۳۴
• بہارِ گلفشاں (نظم)	جناب نعیم احمد صاحب اسلم مردان	ص۳۷
• قرآن مجید کی کوئی آیت منسوخ نہیں ـ	جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل	ص۳۸
• پادری صاحبان کے ایک سوال کا جواب	ایڈیٹر	ص۳۹
• دونوں بیان سچے ہیں ؟	″	ص۴۰
• احباب کے خطوط ـ دربارہ ”بینک آف ربوہ“	ـــــ	ص۴۱
• ہماری کتابیں (نقد و تبصرہ)	ایڈیٹر	ص۴۳
• الفرقان کے خاص معاونین	ادارہ	ص۴۵

قابل توجہ اور ضروری اعلان

اگر آپکے رسالہ میں اس گول دائرہ ◯ میں ضرب × کا سُرخ نشان ہے تو اسکے معنے ہیں کہ آپ کا چندہ ختم ہو چکا ہے ـ فوراً چندہ مینیجر الفرقان کے نام ارسال فرماویں ورنہ آئندہ شمارہ وی پی آئے گا جسے وصول کرنا آپکا اخلاقی فرض ہوگا ـ اگر خدانخواستہ آپ خریداری جاری نہ رکھنا چاہیں تو فوراً مطلع فرماویں ـــــ (مینیجر الفرقان ربوہ)

قرآن مجید اور رمضان المبارک

رمضان المبارک عین روحانیت کے لئے موسم بہار ہے۔ اس سے دلوں میں نور اور ربانیت و عزائم میں تازگی پیدا ہوتی ہے۔ مومن کی رگ رگ میں زندگی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ مرجھائے ہوئے پودے ہرے بھرے ہو جاتے ہیں اور ٹنڈ منڈ درختوں میں پتے، شگوفے، پھول اور پھل نظر آتے ہیں۔ کیا ہی مبارک مہینہ ہے اور کیا ہی مبارک دن اور مبارک آئیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۫ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○

ترجمہ: اے مومنو! تمہارے متقی بننے کے لئے ہم نے تم پر اسی طرح چند مقررہ ایام کے روزے فرض کئے ہیں جس طرح پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔ ہاں تم میں سے جو بیمار یا مسافر ہو وہ دوسرے دنوں میں بیماری یا سفر کے باعث چھوڑے ہوئے روزوں کی) تعداد پوری کرے۔ جن لوگوں کو روزہ رکھنے کی بالکل طاقت نہ ہو[1] (جیسے پیر فرتوت، دائم المریض وغیرہ) وہ ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ دے دیں۔ جو شخص نیکی کو شوق سے اور بڑھ چڑھ کر کرے گا تو یہ اس کے لئے بہت بہتر ہوگا۔ اگر تم سمجھو تو روزہ رکھنا بہرحال تمہارے لئے مفید اور بابرکت ہے۔ رمضان المبارک کے مہینہ میں اس قرآن مجید کا نزول شروع ہوا جو سب جہانوں کے لئے احکام ہدایت پر مشتمل ہے۔ اس میں ہدایت کے بینات بھی ہیں اور فیصلہ کن محکم دلائل بھی ہیں۔ پس جو شخص اس مہینہ میں حاضر ہو، بیمار یا مسافر نہ ہو اس پر اس کے روزے رکھنا فرض ہے۔ ہاں تم میں سے جو بیمار یا مسافر ہو وہ دوسرے ایام میں تعداد پوری کرے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے سہولت چاہتا ہے تنگی نہیں چاہتا۔ تا تم بآسانی مقررہ تعداد پوری کر سکو اور اس ہدایت پر جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دی ہے اس کی بڑائی بیان کرتے رہو۔ تا تم اس کے شکرگزار بندے قرار پاؤ۔"

اِن تین آیات میں روزہ کا حکم، اس کی علتِ غائی، اس کے فوائد اور اس کے بنیادی احکام کا ذکر موجود ہے۔ تدبر کرنے والوں کے لئے اِن آیات میں بہت سے معارف و حقائق ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اِن آیات کے حقائق و معارف کو سمجھنے اور قرآنی احکام پر عمل پیرا ہونے کی توفیق اور قوت و طاقت بخشے۔ آمین

---

[1] یہ ایک معنے ہیں۔

احادیثِ نبویہ اور رمضان المبارک

(۱) عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الصیام جُنّة فلا یرفث ولا یجهل وان امرؤٌ قاتله او شاتمه فلیقل انی صائم مرتین والذی نفسی بیده لخلوف فم الصائم اطیب عند الله من ریح المسك یترك طعامه وشرابه وشهوته من اجلی الصیام لی وانا اجزی به والحسنة بعشر امثالها۔ (البخاری)

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ (گناہوں کے مقابلہ پر) ڈھال ہے پس روزہ دار لغو باتیں نہ کرے اور نہ جاہلانہ افعال کا مرتکب ہو۔ اگر اس سے کوئی شخص لڑائی کرے یا گالی گلوچ کرے تو یہ کہدے کہ "میں تو روزہ دار ہوں" مجھے اس ذات کی قسم ہو جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ کے ہاں عام لوگوں کی کستوری کی خوشبو سے زیادہ درجہ رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ روزہ دار میری خاطر کھانا، پینا اور ازدواجی تعلقات کو چھوڑتا ہے پس روزہ سراسر میرے لئے ہے اور میں خود اس کا بدلہ بنتا ہوں۔ عام حالات میں بھی نیکی کا دس گنے اجر ہوتا ہے۔

(۲) عن سهل رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم ان فی الجنة باباً یقال له الریان یدخل منه الصائمون یوم القیامة لا یدخل منه احد غیرهم یقال این الصائمون فیقومون لا یدخل منه احد غیرهم فاذا دخلوا اغلق فلم یدخل منه احد۔ (البخاری)

ترجمہ:- حضرت سہلؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام الریان (سیرابی کا دروازہ) ہے۔ اس میں سے قیامت کے دن صرف روزہ دار داخل ہوں گے دوسرے نہ داخل ہوں گے۔ اعلان ہوگا کہ روزہ دار کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے اور جب وہ اس دروازہ سے جنت میں داخل ہو جائیں گے تو بند کر دیا جائے گا۔ ان کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا۔

احادیث نبویہ میں رمضان المبارک میں بکثرت تلاوتِ قرآن مجید کرنے کا بھی ارشاد ہے +

رمضان المبارک اور اس کی برکات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

حضور فرماتے ہیں :-

(الف) "اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اسی وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضورِ قلب سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔" (کشتی نوح)

(ب) "شھر رمضان الّذی اُنزل فیه القرآن سے ماہِ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویرِ قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور صوم تجلّیٔ قلب کرتا ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفسِ امّارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلّیٔ قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے پس اُنزل فیه القرآن میں یہی اشارہ ہے۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ روزہ کا اجر عظیم ہے۔"

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۵۶)

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ

(حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل)

عزیزو پھر آیا ہے ماہِ صیام
خداوندی رحمت کا لایا پیام
اسی میں ہے اِک لیلۃ القدر بھی
کہ فرمایا مِنْ کُلِّ اَمْرٍ سلام

جو روزہ ہو دن کو تو شب کو قیام
حلال اپنے اُوپر بھی کر لو حرام
کلامِ الٰہی کا دن رات دَور
ہے اُسوہ نبیؐ کا یہی لاکلام

مزمّل مدثّر میں ہے یہ پیام
کمر بستہ ہو جائیں مومن تمام
جہادِ کبیر اور اکبر کریں
مبشّر بنیںؑ۔ ہو کے اکؔ نیک کام

ترجمہ از انگریزی
مترجم عطاء المجیب راشد

جناب شیخ الازہر سے ایک انٹرویو

(جناب عبدالسلام صاحب میڈسن آف ڈنمارک کے قلم سے)

{یہ انٹرویو ان نوٹس کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لایا گیا ہے جو مضمون نگار نے گفتگو کے روز ہی لکھ لئے تھے۔ اِس بارے میں میں نے پوری احتیاط برتی ہے کہ مفہوم میں کوئی تبدیلی نہ ہو۔ (A. S. Madsen)}

۲۴ر جولائی ۱۹۶۲ء کو خاکسار ۱۱ بجے قبل دوپہر ریکٹر ڈاکٹر محمود شلتوت صاحب شیخ الازہر (جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے فتویٰ کی وجہ سے مشہور ہیں) کے بیرونی دفتر میں پہنچا۔ میرے ساتھ جناب محمد بیومی ابراہیم صاحب بھی تھے جو متحدہ عرب جمہوریہ (مصر) کی اعلیٰ تعلیم کی وزارت کے غیر ممالک کے ساتھ ثقافتی تعلقات کے شعبہ کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہیں۔ تاہم وہ میرے ساتھ شیخ الازہر تک نہ جا سکے۔ یہاں سے میرے ساتھ انگریزی بولنے والے شعبہ کے ایک رکن ہوئے اور انہوں نے ہی ترجمان کے فرائض سرانجام دیئے کیونکہ شیخ الازہر کو انگریزی کے چند فقرات ہی آتے تھے۔ اس ترجمان کا نام غالباً ڈاکٹر بہائی تھا۔ ڈاکٹر بہائی نے بیرونی دفتر میں ہی مجھ سے پوچھا کہ میں جناب شیخ الازہر سے خاص طور پر کس موضوع پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے ابھی کوئی خاص موضوع نہ سوچا تھا لیکن اس کے کہنے پر میں نے کاغذ کے ایک ٹکڑے پر "رفع عیسیٰ علیہ السلام" لکھ دیا۔ پھر ہم ایک بڑے کمرہ میں گئے جہاں پر شیخ الازہر پانچ چھ مشائخ کے درمیان ایک بڑی کرسی پر تشریف رکھتے تھے۔ ڈاکٹر محمد شلتوت اپنی شدید بیماری کی وجہ سے گزشتہ ایک سال سے ہفتہ میں دو مرتبہ ہی یونیورسٹی میں آتے ہیں۔

شیخ الازہر: (کاغذ کو دیکھنے کے بعد) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں ہم بھی وہی عقیدہ رکھتے ہیں جو جماعت احمدیہ کا ہے۔ وہ اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر نہیں گئے۔ ان کا رفع صرف روحانی تھا۔ مزید برآں لفظ توفّی کے معنی بھی موت کے بعد کسی شخص کی رُوح قبض کرنے کے ہیں۔ روزانہ عربی بول چال سے بھی اسی معنی کی توثیق ہوتی ہے لہذا حضرت مسیح کے بارہ میں یہاں پر کوئی خاص قابلِ ذکر بات نہیں ہے۔ انکی روح دیگر تمام انبیاء اور راستباز لوگوں کی رُوح کی طرح جنت میں ہے۔

اِس مرحلہ پر شیخ الازہر کے اردگرد بیٹھے ہوئے مشائخ نے ان کو مجھ سے چند سوالات پوچھنے کیلئے کہا جن کے (عربی) الفاظ میں میں نے ایک سے زیادہ مرتبہ مرزا غلام احمد کا نام سُنا۔

شیخ الازہر: "کیا آپ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خاتم النبیین ہونے پر ایمان رکھتے ہیں؟"

عبدالسلام: "ہم احمدی لوگ یقیناً اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کیونکہ یہ بات قرآن مجید کی واضح تعلیمات میں سے ہے۔"

شیخ الازہر: "کیا آپ اِس حدیث پر ایمان رکھتے ہیں کہ لا نبیّ

بعدی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں"

عبدالسلام :- "یہ بات اس امر پر موقوف ہے کہ نبی کی تعریف کیا ہے۔ اگر نبی سے مراد صرف صاحب الکتاب نبی ہے یعنی وہ نبی جو نیا قانون اور نئی شریعت لاتا ہے تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا کوئی نبی نہیں آسکتا کیونکہ آپ کے ذریعہ شریعت اپنی تکمیل اور انتہائی کمال کو پہنچ گئی تھی جیسا کہ اس آیت قرآنیہ میں فرمایا ہے :-

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت
علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام
دینا۔

کہ آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا ہے اور اسلام کو تمہارے دین کے طور پر پسند کیا ہے۔

لہٰذا اب قیامت تک نہ تو (اسلامی ضابطۂ حیات قرآن مجید کی) کوئی آیت بدلی جا سکتی ہے نہ منسوخ کی جا سکتی ہے اور نہ اس میں کچھ اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن نبی اپنے لفظی اور لغوی معنوں کے لحاظ سے ایسے شخص کو کہتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے (بکثرت) وحی و الہام سے مشرف ہوتا ہو اور اسی بناء پر مستقبل کے بارہ میں پیشگوئیاں بھی کرتا ہے۔ ان آخری معنوں کے لحاظ سے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبی ہو سکتے ہیں"

شیخ الازہر :- "کیا ایسے شخص کی وحی اور الہام اسی طرز کا ہوتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا کرتا تھا ؟"

عبدالسلام :- "تمام الہامات ایک مشترک منبع یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں لیکن ایک امتی کا الہام بعینہٖ وہی نہیں ہوتا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا کیونکہ جیسا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں ایک امتی نبی کا الہام تشریعی نہیں ہوتا (یعنی اس پر نئی شریعت نازل نہیں ہوتی)"

شیخ الازہر :- "اب میں تسلیم کرتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی وحی اور الہام ہو سکتا ہے"

(یہ بات واضح نہ تھی کہ شیخ الازہر کی مراد عام الہام سے تھی یا کوئی خاص قسم تھی لیکن جواب کی مثبت طرز سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی مراد نسبتاً ادنیٰ درجہ کے الہام سے تھی اگرچہ وہ بھی الہام ہی ہوتا ہے مثلاً غیر تشریعی الہام)

عبدالسلام :- "عالی جناب! کیا میں ایک سوال پوچھ سکتا ہوں کہ کیا آپ کی رائے میں احمدی لوگ مسلمان ہیں ؟"

شیخ الازہر :- "اگر وہ خاتم النبیین پر اسی طرح سے ایمان لاتے ہیں جس طرح آپ نے واضح کیا ہے تو وہ یقیناً سچے مسلمان ہیں لیکن یہ جو شرع محمدی کا آپ بار بار ذکر کر رہے ہیں اس سے آپ کیا سمجھتے ہیں ؟"

عبدالسلام :- اس مختصر سے وقت میں اور چند فقروں میں تو اس کا پورا بیان کرنا مشکل ہے مختصر یوں ہے کہ ہم ڈنمارک کے رہنے والے مسلمان اپنے مذہبی فرائض کو اس معروف دستور کے مطابق ادا کرتے ہیں :-

عقیدہ کا اعلان (کلمہ طیبہ پڑھنا) دن میں

پانچ مرتبہ نماز کی ادائیگی اور رمضان کے روزے رکھنا وغیرہ۔"

شیخ الازہر:- "اور کیا حج بھی؟"

عبد السلام:- "ہاں۔ کیوں نہیں۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب مکہ مکرمہ جا کر حج کروں گا۔"

شیخ الازہر:- "جہاد کے بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟"

عبد السلام:- "ہم اس بارہ میں بھی قرآن مجید کے عین مطابق رائے رکھتے ہیں۔ سورۂ حج میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جہاد مذہبی آزادی کو کچلنے کے لئے کئے جانے والے ہر حملہ کے رد کے لئے ہے۔ جہاد مختلف قسم کے ہو سکتے ہیں۔ بالسیف اور بالقرآن لیکن تلوار کا جہاد صرف مذہبی آزادی کے دفاع کے لئے ہے۔"

شیخ الازہر:- "اور حملہ کے رد کے لئے بھی ——— کیا آپ سہ طرفہ حملہ کے خلاف ہماری جنگ کو جہاد نہیں سمجھتے؟"

عبد السلام:- "جہاد کی ایک واضح شرط یہ ہے کہ کسی کی طرف سے باقاعدہ حملہ ہو۔ اگر انگریزوں اور فرانسیسیوں نے اسلام کو مٹانے، عیسائیت کو فروغ دینے کی خاطر اور اسلام کے لئے اصولی اور عملی طور پر مزاحمت پیدا کرنے کے لئے حملہ کیا ہوتا تو ان کے اور یہودیوں کے خلاف لڑنا یقیناً شرعی جہاد ہوتا۔ اور جبکہ یہ صورت نہ تھی تو یہ لڑائی بھی جہاد نہ تھی۔ البتہ یہ دفاع کی ایک **منصفانہ جنگ** کہلا سکتی ہے۔"

شیخ الازہر نے مسکرا کر میرے خیال کی تائید کی۔ پھر جب میں ان کی زبردست خواہش پر قرآن مجید کے کچھ حصہ کی تلاوت اُن کو سُنا چکا تو انہوں نے احمدیہ مشن کے سلسلہ میں جس کا ذکر میں اُن سے پہلے کر چکا تھا ہر ممکن امداد کا یقین دلایا۔ انہوں نے مجھے مبارکباد دی اور میں اُن سے رخصت ہوا۔

شیخ الازہر:- "اپنی زندگی میں ہر روز قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو۔ تمہیں اس سے برکت ملے گی۔"

(ریویو آف ریلیجنز انگریزی اکتوبر ۱۹۶۱ء)

تردید عیسائیت میں نیا اور لاجواب مجموعہ

۱۔ **مباحثہ مصر**۔ اس میں تین اہم اختلافی عقائد پر مبسوط اور واضح دلائل سے بحث درج ہے۔ عیسائی پادری آج بھی اسکے جواب سے عاجز ہیں۔ قیمت دس آنے۔

۲۔ **تحریری مناظرہ**۔ الوہیت مسیح پر گزشتہ سال پادری عبد الحق صاحب سے مناظرہ ہوا ہے۔ پادری صاحب کو کھلے بندوں اپنی شکست کا اعتراف کرنا پڑا ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ۔

۳۔ **عیسائیت نمبر** الفرقان کا خاص نمبر ہے جس میں تمام عیسائی مسائل کی مدلل تردید جمع کر دی گئی ہے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ۔

نوٹ:- پورے سیٹ کی قیمت صرف تین روپے۔ محصول ڈاک علاوہ

——— مینیجر مکتبہ الفرقان ربوہ

شذرات

۱۔ اہلسنّت والجماعت کی لامرکزیّت

سُنّی ہفت روزہ "دعوت" لاہور کے مدیر صاحب لکھتے ہیں :-

"کہنے کو تو اہلسنّت والجماعت ہیں لیکن اس کے علی الرغم جماعت و مرکزیت کے تصور سے ناآشنا ہیں۔ بس ایک بھیڑ ہے، ایک انبوہ کثیر ہے جو سوادِ اعظم کے نام سے ملک میں موجود ہے۔ نہ اس کا کوئی مذہبی مرکز ہے نہ اس کی کوئی تبلیغی جماعت۔ بس ہر سُو ایک انتشار ہی انتشار ہے اور لامرکزیت اور انفرادیت۔"

(۱۱ جنوری ۱۹۶۳ء)

اب سوال یہ ہے کہ کیا ایسی انتشار زدہ بھیڑ کو فرقہ ناجیہ یا فرمودۂ نبوی اَلَا وَھِیَ الْجَمَاعَۃُ کا مصداق قرار دیا جا سکتا ہے؟

۲۔ اسلام کی رُوح باقی نہیں

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" لاہور لکھتا ہے :-

"آج کا مسلمان اس حقیقت کو بھول چکا ہے وہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گیا ہے کہ پیدائشی یا خاندانی مسلمان ہونا ہی میرے لئے کافی ہے۔ اسکے نزدیک مسلمان رُوح کا نام نہیں بلکہ جسم کا نام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کی ساری صفات سے خارج شخص کو بھی آپ مسلمان سمجھتے ہیں کیونکہ اس کا نام مسلمانوں جیسا ہے۔" (۷ دسمبر ۱۹۶۲ء)

اہلحدیث شاعر کہتا ہے ؎

قیصر و کسریٰ نے جس مسلم کا چوما تھا قدم
وہ مسلماں اور تھا اب یہ مسلماں اور ہے

(تنظیم اہلحدیث ۱۱ جنوری ۱۹۶۳ء)

بتایا جائے کہ کیا اب بھی ایسے مسیحا کی ضرورت نہیں جو "مسلماں را مسلماں باز کردند" کا دَور دوبارہ لائے؟

۳۔ حکومتِ پاکستان کی اُلجھن اور اس کا حل

رسالہ "جدوجہد" لاہور لکھتا ہے :-

"یہاں بریلوی فرقے کا اسلام اَور ہے اور دیوبندیوں کا اَور۔ اہلسنّت والجماعت کا اسلام اَور ہے اور اہلحدیث کا اَور۔ رافضیوں کا اسلام اَور ہے اور اسمٰعیلیوں کا بالکل اَور۔ جماعت اسلامی کا اسلام اَور ہے اور احمدیوں کا بالکل اَور۔ اسلئے یہاں کوئی اسلام چل نہیں سکتا اب حکومت

بڑی الجھن میں ہے کہ کونسے اسلام کو
سارے ملک میں نافذ کرے جو سارے
مسلمانوں کو قابلِ قبول ہو؟"
(جنوری ۱۹۶۳ء ص۸)

ہمارے نزدیک اس "الجھن" کا حل یہ ہے کہ جو
شخص کلمہ طیبہ پڑھتا ہو اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو
اُسے مسلمان قرار دیا جائے۔ اور قرآن مجید کی بنیادی تعلیمات
کو قدرِ مشترک کے طور پر سنّتِ نبوی کی روشنی میں نافذ
کر دیا جائے۔

۴۔ مہتمم صاحب مدرسہ دیوبند مولوی محمد طیب صاحب کے چار اقتباسات

جناب مولوی محمد طیب صاحب دیوبندی کی تازہ تصنیف
"تعلیماتِ اسلام اور مسیحی اقوام" کے مندرجہ ذیل چار اقتباسات
آجکل اخبارات و رسائل میں زیرِ بحث آ رہے ہیں لکھتے ہیں:-

(الف) "یہ دعویٰ تخییل یا وجدان محض کی حد سے گزر کر
ایک شرعی دعویٰ کی حیثیت میں آجاتا ہے
کہ مریم عذرا کے سامنے جس شبیہ مبارک
اور بشر سوی نے نمایاں ہو کر پھونک ماری تھی
وہ شبیہ محمدی تھی۔ اس ثابت شدہ دعویٰ
سے بیّن طریق پر خود بخود کھل جاتا ہے کہ
حضرت مریم رضی اللہ عنہا اس شبیہ مبارک
کے سامنے بمنزلہ زوجہ کے تھیں جبکہ اس
تصرّف سے حاملہ ہوئیں۔"

(ب) "پس حضرت مسیح کی ابنیت کے دعویدار
ایک حد تک ہم بھی ہیں مگر ابن اللہ مان کر
نہیں بلکہ ابن احمدؐ کہہ کر خواہ وہ ابنیت
تمثالی ہو۔"

(ج) "حضورؐ تو بنی اسماعیل میں پیدا ہو کر کل
انبیاء کے خاتم قرار پائے اور عیسیٰ
علیہ السلام بنی اسرائیل میں پیدا ہو کر
اسرائیلی انبیاء کے خاتم کئے گئے۔ جس
سے ختمِ نبوت کے منصب میں ایک گونہ
مشابہت پیدا ہو گئی۔ الولد سر لابیہ"

(د) "بہر حال اگر خاتمیت میں حضرت مسیح
علیہ السلام کو حضورؐ سے کامل مناسبت
دی گئی تھی تو اخلاقِ خاتمیت اور مقاماتِ
خاتمیت میں بھی مخصوص مشابہت و
مناسبت دی گئی جس سے صاف واضح
ہو جاتا ہے کہ حضرت عیسوی کو بارگاہِ
محمدی سے خَلقاً و خُلقاً رتبتاً و مقاماً ایسی
ہی مناسبت ہے جیسی کہ ایک چیز کے
دو شریکوں میں یا باپ اور بیٹوں میں
ہونی چاہیئے۔" (چٹان ۲۸ جنوری ۱۹۶۳ء)

۵۔ دیوبند کے مفتی اور نائب مفتی کے متضاد فتوے

مولوی محمد طیّب صاحب کے مذکورہ بالا اقتباسات
کو پیش کر کے کسی شخص نے نام بتائے بغیر دیوبند کے مفتی
سے ان کے لکھنے والے کے بارے میں فتویٰ طلب کیا۔
انہوں نے فتویٰ دیا کہ:-
"جو اقتباسات سوال میں نقل کئے گئے ہیں

اُن کا قائل قرآن عزیز کی آیات میں تحریف
کر رہا ہے بلکہ در پردہ قرآنی آیات کی
تکذیب اور ان کا انکار کر رہا ہے ...
شخص مذکور ملحد و بے دین ہے ۔
عیسائیت و قادیانیت کی روح اس کے
جسم میں سرایت کئے ہوئے ہے ...
مسلمانوں کو ہرگز اِس طرف کان نہ لگانا
چاہیئے بلکہ **ایسے عقیدے والے**
کا بائیکاٹ کرنا چاہیئے"
(صدق جدید لکھنؤ ۴ر جنوری ۱۹۶۳ء)

یہ فتویٰ جناب سید مہدی حسن صاحب **مفتی دارالعلوم** دیوبند نے دیا ہے ۔ اقتباسات اور نصِ فتویٰ کو نقل کرنے کے بعد مدیر "شہاب" لاہور لکھتے ہیں :-

"اب سُنئے کہ عبارت کس کتاب کی ہے
اور کس عالم کے قلم سے یہ باتیں نکلی ہیں ۔
اسلام اور مغربی تہذیب کے عنوان سے
قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم
دیوبند کی ایک نئی کتاب چھپی ہے اس
سے یہ اقتباسات لئے گئے ہیں اور انہی
اقتباسات پر دارالعلوم دیوبند کے مفتی
صاحب نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ ایسے عقیدے
والے کا بائیکاٹ کیا جانا چاہیئے جب
تک کہ وہ توبہ نہ کرے "
(شہاب ۳۰ر دسمبر ۱۹۶۲ء)

جناب مولوی عبدالماجد صاحب مدیر صدق جدید نے اخبار "دعوت" دہلی سے زیر عنوان "حکیم نکتہ دانِ ما جنوں کرد" فتویٰ نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ :-

"آنکھیں کُھلی کی کُھلی رہ گئیں اور کسی طرح
یقین کرنے کو جی نہ چاہا ۔ جب دعوت
ہی میں یہ تصریح بھی پڑھ لی کہ عبارتیں کسی
بریلویت کے دلدادہ اور قادیانیت
کے شکار کے قلم سے نہیں بلکہ خاص الخاص
دارالعلوم دیوبند کے ایک مقتدر عالم
اور ذمہ دار ترین ہستی ... کے قلم
سے ہیں ؎
خامہ انگشت بدنداں کہ اسے کیا کہیے "
(صدق جدید ۴ر جنوری ۱۹۶۳ء)

قارئین کرام ! یہ سب کچھ ایک طرف مگر اب تصویر کا دوسرا رُخ بھی ملاحظہ فرمایئے ۔ جب جناب مفتی دارالعلوم دیوبند کے فتویٰ کی بنا پر جناب مہتمم صاحب دارالعلوم دیوبند پر عوامی اعتراضات ہوئے تو **"دارالافتاء نے ازسرِنو تحقیقی توجہ دی"** اور **نائب مفتی** دارالعلوم دیوبند جناب جمیل الرحمٰن صاحب نے دوسرے بعض اساتذہ کی مدد سے فتویٰ دیا اور اقتباسات اربعہ نقل کر کے لکھدیا کہ :-

"اقتباساتِ مذکورہ پر شرعی لحاظ سے
کسی تصادم عقیدہ یا اسلامی نظریات
کی مخالفت کا کوئی اعتراض وارد نہیں
ہوتا ۔ **اقتباسات متذکرہ قطعاً**
بے غبار ہیں " (ماہنامہ دارالعلوم دیوبند
چٹان لاہور ۲۸ر جنوری ۱۹۶۳ء)

گویا دیوبند کے مفتی صاحب نے جس کو قرآن مجید کی **تحریف**، قرآن مجید کی **تکذیب و انکار** قرار دیا اور اُسے **عیسائیت** ٹھہرایا اور اس کو مستوجب **بائیکاٹ** قرار دیا اسی دیوبند کے نائب مفتی صاحب اس چیز کو **بے غبار** اور اسلام کے **عین مطابق** ٹھہراتے ہیں۔

ع بسوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است۔ ان حالات میں یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ ع

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

۶۔ مفتیوں کے فتویٰ کا ظالمانہ انداز

آج قاری محمد طیب صاحب کے اقتباسات پر مخالف و مطابق فتووں کی وجہ سے سب کے نزدیک مفتیوں کا بھرم کھل چکا ہے اور سبھی ان کی اور ان کے معاندانہ رویہ کی مذمت کر رہے ہیں۔ جناب کوثر نیازی لکھتے ہیں:۔

"اصل شکایت حضرت مفتی سے ہے۔ ہندوستان کی پچھلی ۴۰-۵۰ سال کی تاریخ فتاویٰ میں بار بار ایسی باتیں سامنے آتی رہی ہیں کہ لوگ کچھ عبارتیں اور اقتباسات بھیج کر اپنے سیاسی مقاصد کی تکمیل کرتے اور اپنے مخالفین کو نشانہ بنایا کرتے ہیں۔ ان ۵۰ سال میں امت کے اندر جو بھی انتشار پیدا ہوا ہے اس میں کم و بیش ۹۰ فیصدی واقعات میں فتوے ضرور شامل ہیں۔ ان فتووں سے فائدے شاید برائے نام ہی پہنچائے ہیں البتہ امت کے انتشار اور دین کی بے وقری کو ان باتوں سے بڑا سہارا ملا ہے۔" (شہاب لاہور ۳۰ر دسمبر ۱۹۶۲ء)

مدیر شہاب پھر لکھتے ہیں:۔

"مستفتی حضرات صاحب تحریر کا نام ظاہر کئے بغیر اور اس کی **تحریر کے سر پیر کاٹ کر** اس پر فتویٰ لینا ترک کر دیں اور مفتی صاحبان محض بیّنوا و توجروا پڑھ کر فتویٰ نہ دیا کریں جب تک انہیں معلوم نہ ہو کہ تحریر کس کی ہے اور اقتباسات **اپنے سیاق و سباق سے کاٹ کر تو نہیں دیئے گئے ہیں وہ فتویٰ دینے میں عجلت نہ فرمایا کریں** اسلئے کہ بسا اوقات اس کا نتیجہ وہ نکلتا ہے جو دیوبند کے مفتی صاحب کے فتویٰ کا نکلا ہے۔"

(شہاب ۱۳ر جنوری ۱۹۶۳ء)

کیا ان بیانات کو پڑھنے والا انسان اس بارے میں شک کر سکتا ہے کہ آخری زمانہ کے متعلق حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی پوری ہو گئی ہے اتخذ الناس رؤسًا جھالًا فسئلوا فافتوا بغیر علمٍ فضلوا واضلوا (متفق علیہ)؟

اے کاش جو احتیاط مفتیوں کے فتویٰ کے بارے میں آج ان لوگوں کو ضروری نظر آ رہی ہے وہ پچاس برس سے پہلے بھی اسے ضروری سمجھتے تاکہ اسوقت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی **مظلوم شخصیت** پر مفتیوں کے ظالمانہ اور معاندانہ فتووں کی بارش نہ ہوتی اور اُمت مستقل طور پر انتشار کا شکار نہ ہو جاتی۔ میں کہتا ہوں کہ جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے یہ علماء اور یہ مفتی آج بھی اسی ظالمانہ ڈگر پر اندھا دھند جا رہے ہیں۔ غلط حوالوں اور سیاق و سباق سے کاٹ کر نادرست اقتباسات سے عوام کو گمراہ کرتے ہیں۔ اشتعال انگیزی کرتے اور نفرت پھیلاتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ لوگ اپنے رویہ میں تبدیلی کریں *

آل عمران ع۱۵

البیان

قرآن مجید کا سلیس اردو ترجمہ، مختصر اور مفید تفسیری حواشی کیساتھ

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ج قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط

حضرت محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وسلم) صرف رسول ہیں (خدا یا خدا کے بیٹے نہیں ہیں) آپ سے پہلے آنے والے سب رسول وفات پا چکے ہیں

اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ط

سو اگر آپ فوت ہو جائیں یا شہید کر دیئے جاویں تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟

وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ط

ہاں جو شخص اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو ہرگز کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتا۔

تفسیر:۔ یہ آیات غزوۂ اُحد کے واقعہ سے تعلق ہیں۔ اُحد کی لڑائی ۳ھ ہجری میں ہوئی تھی۔ قریش مکہ غزوۂ بدر کی شکست کا بدلہ لینے کی نیت سے غضبناک ہو کر آئے تھے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے فتح و نصرت کا وعدہ فرمایا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میدانِ جنگ کو پیچھے کی جانب سے محفوظ رکھنے کی خاطر حضرت عبداللہ بن جبیرؓ کی قیادت میں پچاس تیرانداز درہ پر مقرر فرما دیئے تھے جب مسلمانوں کو فتح حاصل ہو گئی اور کافر شکست کھا کر بھاگ رہے تھے تو ان تیراندازوں کی کثرت نے درہ کو خالی چھوڑ دیا اور اپنے امیر کے حکم کی بھی پرواہ نہ کی حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی انہیں مقرر کرتے وقت فرما دیا تھا کہ خواہ ہم فتح پائیں اور خواہ شکست کھائیں آپ میرے حکم کے بغیر اپنی جگہ کو نہ چھوڑیں۔ اس درہ کو خالی پا کر قریش کے شکست خوردہ لشکر کا ایک حصہ عقبی جانب سے مسلمانوں پر جو فتح کے نشہ میں مخمور تھے حملہ آور ہو گیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ اسلامی لشکر میں بھگدڑ پڑ گئی۔ اسی موقعہ پر دشمن کے پتھروں اور تیروں سے خود سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہو گئے اور بیہوش ہو کر گر پڑے جس پر دشمن نے نعرہ بلند کر دیا کہ ہم نے آنحضرتؐ کو شہید کر دیا ہے۔ اس صورتِ حال سے مسلمان اور کمزور ہو گئے بعض منافقین نے ارتداد کی راہ کو ترجیح دی۔ اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔

پہلی آیت میں فرمایا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہیں خدا نہیں ہیں تو وہ موت سے کس طرح بچ سکتے ہیں جب پہلے رسول فوت ہو چکے

[1] سلسلہ کے لئے الفرقان ستمبر ۱۹۶۲ء ملاحظہ فرمائیں۔

وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ○ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ

البتہ اللہ تعالیٰ شکرگزار بندوں کو ضرور عمدہ بدلہ دے گا۔ ہر انسان اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق

تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ

مقررہ وقت پر فوت ہو جاتا ہے جو شخص دنیا کا ثواب اور

الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ

بدلہ چاہتا ہے ہم اسے اس میں سے دیں گے اور جو شخص آخرت کے ثواب اور بدلہ کا خواہاں ہے ہم اسے اس میں

مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ○ وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ

سے دیں گے۔ اور شکرگزار بندوں کو عمدہ جزا دیں گے۔ بہت سے نبی گزرے ہیں

ہیں تو ایک نہ ایک دن آپ بھی ضرور فوت ہوں گے۔ تو کیا آپ کی وفات سے تم لوگ توحید کو چھوڑ کر پھر شرک کی طرف عود کر جاؤ گے؟ یاد رکھو کہ ایسی صورت میں دینِ اسلام کا تو کوئی نقصان نہ ہوگا لیکن ارتداد اختیار کرنے والے ہی نقصان اٹھائیں گے ہاں صبر سے تکلیف برداشت کرنے والے اجر پائیں گے۔ اس آیت سے اللہ تعالیٰ کی توحید کے علاوہ حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات بھی واضح طور پر ثابت ہے کیونکہ آپ بھی ان نبیوں میں شامل تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہو گزرے ہیں۔ یہ آیت قرآنی ان سب کی وفات پر نص ہے۔ اس آیت سے یہ بھی ظاہر ہے کہ جملہ نبیوں کا گزرنا دو طرح سے ہی ہوا ہے (۱) طبعی موت سے (۲) شہادت سے۔ تیسری کوئی صورت نہ تھی۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے موقعہ پر اس آیت کو ان لوگوں کے خیال کی تردید میں پیش فرمایا تھا جو کہتے تھے کہ آپ زندہ ہیں اور واپس آئیں گے۔ اس آیت کو سن کر تمام صحابہؓ کا اجماع ہو گیا کہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے سب نبی وفات پا گئے ہیں اسلئے آپ کا فوت ہونا بھی قابلِ تسلیم ہے۔ ورنہ صحابہؓ کسی اور نبی کو زندہ قرار دیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا تصور بھی نہ کر سکتے تھے۔

دوسری آیت میں بتایا گیا ہے کہ موت کے لئے مقررہ وقت ہے اور یہ سارا کارخانہ اللہ تعالیٰ کے امر سے چل رہا ہے۔ تمہارا اصل مقصود تو یہ ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کیا جائے اور آخرت کے بدلہ کو مقصود ٹھہرایا جائے۔

تیسری اور چوتھی آیت میں ان نیک مجاہدین کا نمونہ ذکر کیا گیا ہے جو انبیاء کی مظلومیت میں ان کے ساتھ مل کر دفاعی جنگیں کرتے

قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ

کہ ان کی معیت میں بکثرت نیک لوگ جنگ کرتے تھے ۔ انہیں خدا کی راہ میں جو تکلیف پہنچی تھی

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ۗ وَاللّٰهُ

وہ اس سے شکستہ خاطر نہ ہوتے تھے اور نہ ہی کمزوری اور عاجزی دکھاتے تھے ۔ اللہ تعالیٰ

يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا

صبر و ثبات رکھنے والوں سے پیار کرتا ہے ۔ وہ لوگ (جنگ کے موقعہ پر) یہی دعا کرتے تھے کہ

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ

اے ہمارے رب! ہمارے گناہ معاف فرما اور اس معاملہ میں ہماری بے احتیاطی سے درگزر فرما۔ ہمارے پاؤں کو

اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ فَاٰتٰهُمُ

مضبوطی اور ثبات بخش اور کافروں کے گروہ کے خلاف ہماری نصرت فرما ۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے

اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۗ وَاللّٰهُ

اس دنیا کا اجر و ثواب بھی عطا فرمایا اور انہیں آخرت کے بہترین اجر سے بھی نوازا ۔ اللہ تعالیٰ

يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ۱۵ ع ۵ ۶

نیکوکاروں اور بہتر رنگ میں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے ۔

سلسلے میں ان کا طریق یہ تھا کہ پوری ہمت اور پوری قوت سے دشمن کا مقابلہ کرتے تھے۔ مقدور بھر سامان بھی مہیا کرتے تھے مگر سب سے بڑھ کر ان کا دارومدار اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت پر ہوتا تھا اسلئے وہ دن رات دعائیں کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے نصرت و غلبہ کے طلبگار ہوتے تھے ۔

پانچویں آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان مجاہدین کی کامیابی کا ذکر فرمایا ہے۔ وہ دنیا میں بھی غالب آئے اور اگلی زندگی میں بھی وہ بہترین انعامات کے وارث قرار پائے۔ وہ خداوند تعالیٰ کے محبوب قرار پائے کیونکہ وہ نیکوکار اور بنی نوع انسان کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے تھے ❊

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور تعمیر خانۂ کعبہ

قرآن مجید پر پادری برکت اللہ صاحب ایم۔ اے کے اعتراض کا جواب

(از جناب شیخ عبد القادر صاحب فاضل)

پادری برکت اللہ صاحب نے اپنی کتاب "تورات موسوی اور محمد عربی" میں قرآنی بیان وَ اِذْ یَرْفَعُ اِبْرَاھِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَ اِسْمٰعِیْلُ پر یہ اعتراض کیا ہے کہ تاریخی طور پر ثابت نہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبۃ اللہ کی تعمیر کی ہے۔ تورات میں لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم نے ہاجرہؑ اور اسماعیلؑ کو گھر سے نکال دیا اور وہ جزیرہ نما سینا میں جو کہ مکہ معظمہ سے چھ سو میل جانب شمال میں واقع ہے آباد ہو گئے۔ نہ وہ مکہ معظمہ گئے اور نہ ان کے ہاتھوں کعبۃ اللہ کی تعمیر ہوئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ ہاجرہؑ اور اسماعیلؑ کو گھر سے نکال کر ان کے کبھی پرسانِ حال نہ ہوئے۔ باپ بیٹے کا مل کر خانہ کعبہ کی بنیادیں اٹھانا محض خوش فہمی ہے۔

پادری صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:۔

"حق تو یہ ہے کہ کعبہ ایک قدیم مندر تھا جس کے بتوں کے آگے بت پرست اہلِ عرب سجدہ کیا کرتے تھے۔ اہلِ اسلام نے اس کی تعظیم بڑھانے کیلئے عجیب و غریب روایات ایجاد کر لیں۔ وہاں مقامِ ابراہیم پیدا کر لیا گیا۔ حجر اسود کو آسمان سے جبرائیل کے ہاتھ منگوایا گیا لیکن یہ ایک حقیقت ہے جس پر قرآن شریف شاہد ہے کہ حضرت محمدؐ ایک مدت تک اس سے متنفر رہے اور انہوں نے بیت المقدس کو اپنا قبلہ بنایا لیکن مصلحتِ وقت اور آرزوئے تالیفِ قلوب نے تقلیداً کعبہ کو قبلۂ اسلام بنا کر اس کی پرانی مگر بے بنیاد تعظیم کو بحال کر دیا۔" (ص۱۵۱)

پادری برکت اللہ صاحب کی یہ کتاب پنجاب رلیجس بک سوسائٹی لاہور نے شائع کی ہے۔ مندرجہ بالا اعتراض کا مختصر جواب قارئین کے پیشِ خدمت ہے:۔

(۱) میں حیران ہوں کہ پادری برکت اللہ صاحب جو کہ ایک تحقیقی ادارہ "رائل ایشیاٹک سوسائٹی لندن"

کے فیلو ہیں یہ کیسے لکھ گئے کہ مقام ابراہیم مسلمانوں نے بنا لیا۔ جبکہ اسلام سے قبل صدیوں سے عرب کعبۃ اللہ کو حضرت ابراہیم کا بنا کردہ سمجھتے تھے جس کے باعث مقام ابراہیم بھی کعبۃ اللہ کے پاس معیّن تھا۔ کعبۃ اللہ مندر نہیں بلکہ خدائے واحد "اللہ جلّشانہٗ" کی اوّلین عبادت گاہ تھی۔ بعد میں دوسرے بُت بھی اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا وسیلہ بنا لیے گئے۔ اہلِ اسلام کے بیانات پر تو پادری صاحب یقین نہیں کریں گے عیسائی مستشرقین کے بعض حوالے درج ذیل ہیں :۔

الف۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کے تعمیر کعبہ پر تبصرہ کرتے ہوئے سر ولیم میور کہتے ہیں کہ گو کعبہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ سے بھی پہلے کا ہے لیکن تعمیر کعبہ کی یہ روایت

" مسلمانوں کی خیالی اختراع نہیں ہے بلکہ عہد رسالت سے مدّت مدید پہلے مکہ کے لوگوں میں یہ بات معروف تھی۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو قرآن میں اسے ایک مسلّمہ حقیقت کے طور پر بیان نہ کیا جاتا اور نہ ہی کعبہ کے گرد و نواح میں حضرت ابراہیم اور اسماعیل کے مقامات متعین ہوتے۔" (مقدمہ لائف آف محمد)

ب۔ ریورنڈ جے۔ ایم۔ راڈویل اپنے ترجمہ قرآن میں لکھتے ہیں :۔

"مقام ابراہیم (یعنی ابراہیمی بیت الدعا) آٹھ فٹ اونچے چھ ستونوں پر ایستادہ ایک چھوٹی عمارت ہے ...... کہا جاتا ہے کہ اس میں وہ مقدس پتھر بھی ہے جس پر حضرت ابراہیم نے کھڑے ہو کر کعبۃ اللہ کو تعمیر کیا۔ لفٹیننٹ بُرٹن نے اپنی کتاب "حج" میں لکھا ہے کہ عربوں کی روایت نہایت واضح اور تواتر کے طور پر یہ بیان کرتی ہے کہ حضرت ابراہیمؑ مکہ میں تشریف لائے اور کعبہ کو تعمیر کیا۔

اب یہ امر ایک کھلا سوال ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر فرے ٹاگ نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔" (ص۲۹۵)

ج۔ راڈویل نے جو فرے ٹاگ کا ذکر کیا ہے اس کا حوالہ درج ذیل ہے۔ وہ لکھتے ہیں :۔

"کوئی معقول وجہ نہیں کہ کعبہ کی تعمیر کے متعلق قرآنی بیان کو صحیح نہ سمجھا جائے۔" (Einl - P. 339)

د۔ ریورنڈ ٹزڈل "ینابیع الاسلام" میں لکھتے ہیں ۔ زمانہ قدیم سے لوگ کعبہ کو بیت اللہ کہتے تھے۔ (باب اوّل)

اِن حوالوں سے ظاہر ہے کہ کعبۃ اللہ کی تعمیر نو عربوں کی قدیم متواتر روایت کی رُو سے حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کی طرف منسوب ہے۔ اور مقام ابراہیم بھی کعبہ کے پاس زمانہ قدیم

سے موجود ہے۔ اسے اسلامی دور کی اختراع بتانا سراسر جہالت ہے۔

یہ روایت کہ جبرائیل حجرِ اسود کو آسمان سے لائے ایک وضعی روایت ہے۔ علماءِ اسلام نے اس کو قبول نہیں کیا۔ اس کمزور روایت کا سہارا لیکر کوئی بات کرنا کسی محقق کے شایانِ شان نہیں۔ کعبہ کا ذکر بائیبل کی بشارات میں موجود ہے۔ حجی نبی کی بشارت میں ہے:۔

"سب قومیں جس کے لئے متمنی ہیں وہ
آئے گا ..... (تب) اس پچھلے
گھر کا جلال پہلے سے زیادہ ہوگا۔"
(حجی ۲/۹ (کیتھولک بائیبل)

حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بیٹے کے بعد باغ کا مالک خدا خود آئے گا اور خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائے گی اور ان لوگوں کو جو کہ اس کے پھل لائیں گے دیدی جائے گی۔

صاف ظاہر ہے کہ موعود اقوامِ عالم اور مظہرِ خدا کے آنے پر ایک نیا گھر کعبہ مقصود ہوگا۔ جو کہ حشمت اور جلال میں پہلے گھر سے بڑھ جائیگا۔

(۲) پادری صاحب کی تحقیق کا سارا مدار تورات پر ہے حالانکہ تورات زیادہ تر بنی اسرائیل اور اُن کے آباؤ اجداد کی تاریخ ہے۔ تورات جب ضائع ہونے کے بعد دوبارہ مرتب ہوئی تو اُس وقت بنی اسرائیل اور بنی اسماعیل کی پُرانی مخاصمت مانع تھی کہ بنی اسماعیل کے حق میں کوئی بات کہی جائے۔ چنانچہ بنی اسماعیل کو عہدِ ابراہیمی سے محروم بتایا گیا اور اسی طرح دوسری باتیں اُن کی مخالفت میں تورات میں درج کر دی گئیں۔ تورات میں ایک طرف لکھا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کو اکلوتے بیٹے کو قربان کرنے کا حکم ہُوا اور دوسری طرف لکھا ہے کہ ذبیح اللہ اسماعیل نہیں بلکہ اسحاق تھے حالانکہ اسحاقؑ اسماعیل کے چودہ برس بعد پیدا ہوئے۔ چودہ برس تک اسماعیلؑ اکلوتے تھے۔ اسحاق کسی صورت میں اکلوتے نہیں ہو سکتے۔ صاف ظاہر ہے کہ یہ تصرف بنی اسماعیل سے اندھی دشمنی کا نتیجہ ہے۔ اسی طرح حضرت ہاجرہؑ اور اسمٰعیلؑ کے مقامِ ہجرت کے متعلق بھی تورات میں مختلف فیہ روایات درج ہیں۔ ایک روایت کے رُو سے حضرت ہاجرہؑ اور اسمٰعیلؑ جب گھر سے نکالے گئے تو وہ جزیرہ نما سینا میں آباد ہو گئے (پیدائش ۲۱/۱۴-۲۰) لیکن دوسری روایت میں لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی حرموں کی اولاد کو اپنے حینِ حیات میں انعام و اکرام دے کر مشرق کے ملک یعنی ارضِ قدم میں بھیج دیا۔ (پیدائش ۲۵/۶)

ارضِ قدم سے مراد مسلّمہ طور پر سرزمینِ عرب ہے جو کہ فلسطین کے مشرق میں شمالاً جنوباً پھیلی ہوئی ہے۔ پہلی روایت کی رُو سے حضرت ہاجرہؑ کی اولاد کنعان کے جنوب میں سینا کے بیابان میں آباد ہوئی۔ دوسری روایت کی رُو سے کنعان کے مشرق میں سرزمینِ عرب میں اُن کو بسایا گیا۔

اس دوسری روایت کے تسلسل میں مزید لکھا ہے کہ اسمٰعیل کی نسل حویلہ یعنی یمن سے لے کر شورہ یعنی حدودِ کنعان تک پھیل گئی (پیدائش ۲۵/۱۸) یہ حوالہ عرب میں بسنے والی دوسری روایت کی تصدیق کرتا ہے کیونکہ جہاں حضرت اسمٰعیل آباد ہوئے وہیں اُن کی اولاد پھیلی۔

ظاہر ہے کہ تورات کی دوسری روایت کی رُو سے حضرت اسمٰعیلؑ اور اُن کی نسل عرب میں آباد ہوئی۔ اس روایت کی تائید یہودیوں کی احادیث سے بھی ہوتی ہے۔ طالمود میں لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے کو ملنے کے لئے متمنی تھے وہ فاران کے بیابان میں دو دفعہ گئے۔ اس کے بعد حضرت اسمٰعیلؑ اور اُن کے اہل وعیال حضرت حضرت ابراہیمؑ کو ملنے کے لئے آئے۔ (The Talmud Selection 50-52)

یہودیوں کی قدیم کتاب یروشلمی مترجم میں لکھا ہے۔

"پیر مرد حضرت ابراہیم اپنے بدوی بیٹے کے خیمہ میں اُسے ملنے کے لئے صحرائے عرب کے دُور دراز مقام تک گئے" (Jewish Foundation of Islam P.84)

اس حوالہ نے تو فیصلہ ہی کر دیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام عرب میں حضرت اسمٰعیلؑ کی ملاقات کیلئے گئے تھے اور یہ کہ فاران بھی عرب میں تھا یہ حوالے قرآنی بیان کی تائید کرتے ہیں۔ پادری صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اتنے بوڑھے ہو چکے تھے کہ کسی طویل سفر کے قابل نہیں تھے لیکن مترجم میں لکھا ہے کہ یہ مرد پیر اپنے بیٹے کو ملنے کے لئے گئے۔ اب پادری صاحب کو سچا مانا جائے یا یہودیوں کی قدیم کتاب کو؟۔ قارئین بہتر فیصلہ کر سکتے ہیں۔

(۴) بیسویں صدی کے وسط میں وادئ قمران کے غاروں سے جو بیش بہا صحائف نکلے ہیں اُن میں ایک صحیفہ میں جو کہ آرامی زبان میں ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حالات مذکور ہیں۔ اس صحیفہ سے ثابت ہے کہ ملک عرب شمال سے لیکر جنوب تک اُس ارضِ موعود میں شامل ہے جس کا وعدہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیا گیا۔ ارضِ موعود کی حدود نیل سے لیکر فرات تک اور جنوب میں سارے عرب پر مشتمل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ وہ اس ارضِ موعود کی حدود پر سفر کریں اور اپنی آنکھوں سے اِن حدوں کو دیکھیں جو کہ اولادِ ابراہیم کو دی جائیں گی۔ چنانچہ انہوں نے مصر، کنعان اور عرب کا سفر کیا۔ اس مہم میں وہ جیحون (یعنی نیل) سے فرات کیطرف گئے۔ فرات سے نیچے مشرقی بحر احمر (خلیج فارس) کے کنارے کنارے سفر کرتے ہوئے جنوبی عرب میں پہنچے اس کا جزو کاٹ کر مغرب میں بحر احمر کے ساحل کے ساتھ ساتھ سفر کرتے ہوئے دوبارہ دریائے نیل پر پہنچ گئے اور وہاں سے اپنے گھر

حبرون (جنوبی فلسطین) میں آ گئے۔
مقاماتِ سفر کی تعیین کے لئے فرانسیسی محقق H. E. Del Medico کی کتاب The Riddle of the Schools (ملاحظہ ہو صفحہ ۲۷۷)

اِس صحیفہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت ہاجرہؑ دراصل اُس مصری بادشاہ کی بیٹی تھیں جس نے حضرت سارہ کو ظالمانہ طور پر روک لیا تھا۔ اس مقام کی تشریح میں گاسٹر نے اپنی کتاب "The Scriptures of the Dead Sea Sect" میں مندرجہ ذیل نوٹ دیا ہے:۔

"قدیم اسرائیلی روایت کی رُو سے ہاجرہ دراصل فرعونِ مصر کی بیٹی تھیں جسے اُس نے حضرت ابراہیم کے پیش کیا۔" (نوٹ ۲۳ صفحہ ۲۲۲)

یہ صحیفہ پہلی صدی عیسوی کا ہے اور ایسینی فرقہ کے یہودیوں یا عیسائیوں کا لکھا ہوا ہے۔ آثارِ قدیمہ کی اِس شہادت سے ظاہر ہے کہ زمانہ قدیم کے اہلِ کتاب ارضِ کنعان کی طرح ملک عرب کو بھی ارضِ موعود کا حصّہ سمجھتے تھے۔ پادری برکت اللہ صاحب نے اپنا سارا زورِ قلم اِس بات پر صرف کیا ہے کہ حضرت ہاجرہؑ ایک لونڈی تھیں، اُس کی اولاد روحانی طور پر محروم الارث تھی، اسماعیل نبی نہیں تھے، بنی اسماعیل ارضِ موعود کے وعدوں میں شریک نہیں تھے۔ حضرت ابراہیمؑ نے عرب کا سفر نہیں کیا لیکن ان میں سے اکثر باتوں کی تردید صحیفہ مذکورہ میں لکھی ہوئی موجود ہے۔ اِس نئے انکشاف سے قرآنی بیانات کی تائید ہوتی ہے اور پادری صاحب کے نظریات کی تغلیط۔

(۴) پادری صاحب لکھتے ہیں کہ اگر یہ ثابت بھی ہو جائے کہ حضرت ابراہیمؑ مکہ معظمہ گئے ہیں تو بھی اِس امر کا کیا ثبوت ہے کہ کعبۃ اللہ انہی کا بنایا ہوا ہے؟ عربوں کی متواتر روایت کو تو وہ خاطر میں نہیں لاتے۔ ایک اور تاریخی ثبوت درج ذیل ہے۔

وہ اسرائیلی قبائل جو تورات کی دوبارہ تدوین سے پہلے عرب سے ہجرت کر کے ارضِ حجاز میں جا بسے تھے اور یمن تک اُن کی آبادیاں پھیل گئی تھیں اُن کے ہاں یہ روایت یقین کی حد تک پائی جاتی تھی کہ کعبۃ اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بنا کردہ ہے۔ اِس تاریخی انکشاف کی تفصیل یہ ہے کہ ۲۱۰ عیسوی میں یمن کے حمیری بادشاہ نے کعبۃ اللہ پر حملہ کرنے کے لئے ایک فوج تیار کی اور اُسے حکم دیا کہ وہ بیت اللہ کو مسمار کر دے اور حجرِ اسود کو یمن کے دارالحکومت صنعاء میں اٹھا کر لے آئے۔ عرب کے یہودیوں نے اِس حملہ کو روکنے کے لئے عملی اقدام کیا اور سیاسی دباؤ ڈالا۔ یہودیوں کے علماء اس حمیری بادشاہ کے پاس گئے اور اُسے بتایا کہ کعبۃ اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بنایا ہوا ہے۔ ہم اس کا حج اسلئے نہیں کرتے کہ اِس میں مشرکوں نے بُت رکھ دیئے ہیں جن پر ناپاک خون بہایا

جاتا ہے۔ تورات کی رُو سے ایسے مقام کی زیارت ہم نہیں کر سکتے۔ لیکن آپ کو اس کی زیارت میں کوئی امر مانع نہیں ہے۔ آپ کعبۃ اللہ کی زیارت کو جائیں کیونکہ اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقدس ہاتھوں نے بنایا ہے۔ چنانچہ حمیری بادشاہ یہودی علماء کی اس ترغیب پر کعبۃ اللہ کی زیارت کے لئے آمادہ ہوگیا اور اس نے زیارت کے بعد نہایت اعزاز واکرام سے کعبۃ اللہ پر غلاف بھی چڑھایا۔ اس طرح عرب قبائل ایک ہولناک جنگ سے بچ گئے اور ارضِ حرم تباہی سے دوچار نہ ہوئی۔ یہ تاریخی واقعہ بتاتا ہے کہ وہ قدیم اسرائیلی جو کہ عرب میں آباد ہوگئے تھے وہ یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ کعبۃ اللہ حضرت ابراہیمؑ کا بنایا ہوا ہے۔

اس تاریخی شہادت کی تفصیل ایک بہت بڑے محقق میجر جنرل فورلانگ نے اپنی کتاب میں بایں الفاظ درج کی ہے:-

"یہود کی کچھ روایات کے مطابق ساؤل کے زمانہ سنہ ۱۱۰۰ قبل مسیح کے لگ بھگ اہلِ یہود کی ایک کثیر تعداد حجاز میں داخل ہوگئی تھی.... اور بلاشبہ سلیمان کے زمانہ یعنی سنہ ۱۰۰۰ قبل مسیح میں عسفار اور سبا تک ان کے تجارتی ادارے پھیل گئے تھے اور چھٹی صدی قبل مسیح میں جبکہ بخت نصر نے یہودیہ کو تاراج کیا۔ یہود نے مدینہ میں اور اس کے اردگرد کئی بستیاں آباد کر لیں۔ تاریخ میں یہ ذکر ہم پڑھتے ہیں کہ یہود نے پورے زور کے ساتھ دخل دیکر یمن کے حمیری بادشاہ کو سنہ ۱۲ء میں مشورہ دیا تھا کہ وہ اپنی فوج بھیج کر کعبہ کو برباد کرنے اور حجرِ اسود کو صنعا میں لانے سے باز رہے بلکہ ربیوں یعنی یہودی علماء نے حمیری بادشاہ کو کہا تھا کہ وہ "اس مقام کی انتہائی تعظیم کے ساتھ زیارت کرے، طواف کرے اور دوسری تمام مقدس رسومات ادا کرے۔ بلاشبہ یہ ہمارے باپ ابراہیم کی ہیکل ہے۔ اور ہم بھی ایسا ہی کرتے لیکن اس میں بُت رکھے ہوئے ہیں اور ناپاک خون اس میں بہایا گیا ہے۔" اس پر بادشاہ وہاں حج کے لئے گیا اور دنیا کا پہلا کسوہ (یعنی غلافِ کعبہ) نذر گزارا اور یہ خدمت بادشاہ ہر سال آج تک دہراتے ہیں۔"

(Short Studies in the Science of Comparative Religions by J. G. R Forlong London 1897. P. 474 - 476)

اس تاریخی شہادت سے یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ قدیم زمانہ کے عرب یہودی اور ان کے مذہبی رہنما یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ کعبۃ اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تعمیر کردہ ہے۔ اہلِ کتاب کے ربانی علماء کی یہ شہادت قرآنی بیانات کی پوری تصدیق کرتی ہے۔ پادری برکت اللہ صاحب کے لئے یہ سب حوالے سرمۂ بصیرت کا کام دیں گے ◆

اعلان

ماہِ رمضان المبارک میں الفرقان کے نئے خریداروں کے لئے یہ رعایت ہے کہ وہ سال بھر کا چندہ چھ روپے کی بجائے پانچ روپے ارسال فرمادیں ——— (مینیجر)

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ کے متعلق

بائبل میں عظیم الشان بشارت،

عیسائیوں کے لئے لمحۂ فکریہ!

(از جناب شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلادِ عربیہ)

قرآن مجید کی حقانیت اور اعجاز پر کئی نمایاں دلائل و براہین ہیں۔ منجملہ ان دلائل کے ایک واضح دلیل یہ ہے کہ قرآن کریم جو خدا تعالیٰ کی وحی ہے اس میں بعض غیبی خبروں اور پیشگوئیوں کا اظہار کیا گیا ہے اور وہ بعینہٖ پوری ہو چکی ہیں اور ہر صاحبِ بصیرت کو دعوت دے رہی ہیں کہ وہ ان پر غور و فکر کرے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا ہے:-

الّذین یتّبعون الرسول النّبیّ
الامّی الّذی یجدونہٗ مکتوبًا
عندھم فی التورٰىۃ والانجیل

(اعراف)

یعنی سچے مومن اَن پڑھ نبی اور رسولؐ کی اتباع کرتے ہیں جنہوں نے اس رسول کا ذکر تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پایا۔"

قرآن کریم کی یہ نص اگر فرزندانِ اسلام کے ایمان کو تازہ کر رہی ہے تو دوسری طرف اس میں اہل کتاب کے لئے بھی لمحۂ فکریہ ہے۔ بلاشبہ اگر قرآنی انکشاف کا اثبات تورات اور انجیل سے ہو جائے تو یہ انکشاف اور اثبات اہل کتاب کے لئے حجتِ قاطعہ ہے۔ چنانچہ اس نص کے مطابق جب ہم تورات اور انجیل کی ورق گردانی کرتے ہیں تو ہمیں ایسی خبریں اور نوشتے ملتے ہیں جو اہل کتاب کو دعوتِ اسلام دے رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ کے متعلق یہ نوشتے کالشمس فی نصف النہار ہیں اور ان میں کسی تاویل اور استدلال عمیق کی ضرورت نہیں ہے۔ ذیل میں ہم تورات اور انجیل کی بعض پیشگوئیاں تحریر کرکے اہل کتاب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان سماوی نوشتوں پر غور کریں اور اس عظیم الشان موعود رسولؐ کی اتباع کریں جس کا ذکر مبارک ان کی کتابوں میں پایا جاتا

ہے۔ وھو المطلوب۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام ارشاد ربانی سے طور سیناء پر گئے تو خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معرفت بنی اسرائیل سے کہا:۔

"خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی
درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں سے
تیری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔"
(استثناء باب ۱۸ آیت ۱۵)

پھر اس سے بھی واضح یوں لکھا ہے:۔

"اور خداوند نے مجھے کہا کہ انہوں
نے جو کچھ کہا سو اچھا کہا۔ میں ان کے لئے
ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی
برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ
میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے
فرماؤں گا وہ سب ان سے کہے گا۔ اور
ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں
وہ میرا نام لیکر کہے گا نہ سنے گا تو میں
اس کا اس سے حساب لوں گا۔"

مندرجہ بالا آیات میں بڑی صراحت سے یہ بتلایا گیا ہے کہ بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسا ایک نبی برپا ہوگا۔ جس حد تک تاریخی حقائق کا تعلق ہے کیا کوئی اس امر سے انکار کر سکتا ہے کہ یہ بھائی بنو اسماعیل تھے اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بلحاظ مماثلت کے اس حد تک ضرور حضرت موسیٰ سے تعلق رکھتے ہیں کہ آپ بھی حضرت موسیٰ کی طرح صاحب شریعت نبی تھے اور دونوں جلالی و تشریعی نبی تھے۔ حضرت موسیٰ اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کو اپنے مخالفین کے ساتھ جنگ پیش آئی اور حضرت موسیٰ کے مخالفین تباہ و برباد اور ذلیل ہوئے بعینہٖ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعداء و مخالفین بھی نہایت ذلیل ہوئے اور خدا تعالیٰ نے بڑے بڑے صنادید قریش کو آپ کے مقابلہ میں شکست فاش دی۔ یہ وہ تاریخی حقیقت ہے جس کا اظہار مخالفین اسلام نے بھی کیا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد کئی خلفاء آتے رہے اور پھر مسیح علیہ السلام کی بعثت ہوئی۔ اسی طرح آنحضرت بانیٔ اسلام کے بعد خلفاء و مجددین کا سلسلہ جاری ہوا اور آخر میں وہ مسیح موعود مبعوث کئے گئے جس کی انتظار چودہ سو سال سے ہو رہی تھی۔

اس پیشگوئی میں قرآن کریم کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ "میں اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا" اس میں صراحتاً بتلایا گیا ہے کہ موعود رسول کی شریعت ہر لحاظ سے خدا کی طرف سے الہام ہوگی۔ کیا ایسا مقام کسی اور نبی کو حاصل ہوا؟ اور کیا ایسی شان کسی اور نبی کی شریعت کو حاصل ہوئی؟ تاریخ اس امر پر زندہ گواہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیانی عرصہ میں ہرگز ایسی کوئی شریعت نازل نہیں ہوئی جو خدا کا الہام لفظی ہو۔ یہ شرف اور مرتبہ صرف آنحضرت ہی کو حاصل ہے جنہوں نے خدا تعالیٰ کی طرف سے قرآن کریم کو پیش کیا جو خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔

قرآن کریم اس کا اظہار یوں فرماتا ہے:۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ
إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝ (النجم)

یعنی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی کسی ذاتی خواہش سے خود نہیں بولتے بلکہ یہ کلام تو کلام ربانی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد یہ قرآن کریم ایک امانت تھی اور اس حق کو آپ نے جس طرح ادا کیا تاریخ کے صفحات اس سے بھرے ہوئے ہیں۔ آپ نے

فاصدع بما تؤمر

کے حکم ربانی کے مطابق شدائد دیکھے اور رات دن۔ نہ تمازتِ آفتاب اور نہ ہی شدت کی سردی۔ آپ کو صرف ایک ہی دھن تھی کہ خدا کے پیغام کو اور قرآنی تعلیمات اور بشارات کو ہر شخص تک پہنچایا جاسکے۔ اس فریضہ کی ادائیگی میں آپ کو زخمی کیا گیا۔ بکرات و مرات آپ کو قتل کرنے کے منصوبے بنائے گئے۔ حجۃ الوداع کے دن آپ نے سب صحابہ کو گواہ ٹھہراتے ہوئے فرمایا:۔

هل بلغتُ؟

کیا میں نے خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا ہے؟ سب حاضرین صحابہ نے بیک زبان جواب دیا۔ ہاں یا رسول اللہ آپ نے سب باتیں پہنچا دی ہیں۔ مندرجہ بالا عظیم الشان پیشگوئی میں بتلایا گیا تھا کہ "وہ میرا نام لیکر کہے گا"۔

اللہ اکبر! قرآن کریم کی ہر سورت کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع ہوتا ہے۔ یعنی میں اللہ تعالیٰ کا نام لیکر یہ ارشاد تم کو سناتا ہوں"۔

یہ فخر صرف اور صرف حضرت محمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے کہ آپ پر جس کتاب ربانی کا نزول ہوا اس کی ہر سورت کا آغاز خدا تعالیٰ کے نام سے ہوتا ہے۔ اس جگہ اس امر کا اظہار کرنا بھی ضروری ہے کہ

عیسائی صاحبان اس پیشگوئی کو حضرت مسیح علیہ السلام پر چسپاں کرتے ہیں۔ اگر اس پیشگوئی کی جملہ شرائط اور شقوں کو ملحوظ رکھا جائے تو یہ پیشگوئی کسی طور حضرت مسیح پر چسپاں نہیں ہوتی۔ حضرت عیسیٰؑ تو فرماتے ہیں:۔

"یہ مت خیال کرو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتاب کو منسوخ کرنے آیا۔ میں منسوخ کرنے نہیں بلکہ پوری کرنے کو آیا ہوں کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت کا ہرگز نہ مٹے گا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو" (متی ۵/۱۷-۱۸)

کیا عیسیٰ علیہ السلام کوئی شریعت لائے؟ ہرگز نہیں۔ اس سے بڑھ کر حضرت مسیح کے حواریوں نے کہا:۔

"شریعت کو ایمان سے کچھ نسبت نہیں مسیح نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا" (گلتیوں ۳/۱۲-۱۳)

اور نہ ہی حضرت مسیح علیہ السلام بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے تھے بلکہ آپ تو خود بنی اسرائیل میں سے تھے۔

اور نہ ہی موجودہ انجیل خدا کا کلام ہے اور نہ ہی اس میں کوئی شرعی احکام ہیں۔ بلکہ اس کے برعکس انجیل کو شروع سے آخر تک پڑھ جاؤ یہ حضرت مسیح کے حالات زندگی ہیں یا آپ کے ارشادات ہیں نیز حواریوں کے متعلق بعض باتیں ہیں۔

اس پیشگوئی میں یہ وضاحت کی گئی تھی:۔

"جو کچھ میں اسے فرماؤں گا وہ سب

ان سے کہے گا“

لیکن حضرت مسیحؑ خود فرماتے ہیں :-

”میری اور بہت سی باتیں ہیں کہ
میں تمہیں کہوں۔ پر اب تم انکی برداشت
نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ روح حق
آوے تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ
بتائے گی“ (یوحنا)

الغرض یہ پیشگوئی ہرگز ہرگز حضرت مسیحؑ پر چسپاں نہیں ہوتی بلکہ یہ پیشگوئی مسیحؑ کے بعد آنے والے صاحب شریعت نبی پر پوری ہوتی ہے جس کا ذکر توراۃ اور انجیل میں پایا جاتا ہے۔ اور خود حضرت مسیح علیہ السلام ہر عیسائی کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

”لیکن جب وہ یعنی روح حق آئے
تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتائے گی
اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہے گی لیکن جو کچھ
وہ سُنے گی سو کہے گی“

(یوحنا باب ۱۶)

عیسائیوں سے ایک سوال

(ایس جناب ڈاکٹر ایس۔ ایم عبداللہ ما گورا وزیر آباد)

حضرت آدمؑ کے دانۂ گندم کھانے ایسے معمولی اور بے ضرر سے گناہ کی معافی کے لئے خدا کے بیٹے یسوع مسیح کو صلیبی موت جیسی ہیبت ناک گھناؤنی اور بقول بائیبل لعنتی سزا برداشت کرنی پڑے۔ یہ تو مرغی کی چوری پر پھانسی کی سزا ہوئی اور وہ بھی مرغی چور کی بجائے اُس کے پڑوسی بے گناہ اور مقدس پادری ریورنڈ مہنگا ال کو پھانسی دے دینا ہوا۔ کیا یہ انصاف ہے؟ پھر حضرت آدم کی معمولی سی غلطی سے جو ہمارے بچے روزانہ بھول چوک کر ہمارے سامنے کرتے ہیں اور بالکل معمولی سی سزا سے بفضلہ سُدھر کر آئندہ کے لئے ویسے گناہ سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ اتنی سخت اور مہیب سزا کے بعد بھی بنی آدم محفوظ ہو گئے؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ بے شمار غیر عیسائی بنی آدم تو سرے سے غیر محفوظ ہی رہ گئے۔ پھر عیسائی دنیا دوسروں سے زیادہ گناہوں میں غرق اور اپنے مذہب کے خلاف سرگرم عمل نظر آ رہی ہے یعنی کفارہ بے اثر اور ضائع چلا گیا۔ اب ایک اہم سوال یہ ہے کہ آدم سے خدا کی نافرمانی کے گناہ کے مقابل پر بنی آدم کا خدا کے بیٹے یسوع مسیح کو صلیب پر چڑھا کر مار ڈالنا بڑا گناہ

(بقیہ کالم اول پر)

بقیہ کالم دوم

ہے یا چھوٹا؟ پھر اس اتنے بڑے گناہ کے لئے کسی بہت بڑے کفارے کی صورت کیا ہوگی؟ - کیونکہ عیسائی عدل کے مطابق تو ہر گناہ کا کفارہ لازمی ہے مگر پہلی غلطی آدم کے بعد اولادِ آدم کا خدا کے بیٹے کو مار ڈالنا گناہ پر گناہ ہوا نہ کہ کفارہ۔

فتدبروا +

نصف صدی کا قصّہ

[کراچی کے عربی ماہنامہ "العرب" کی اشاعت ربیع الاوّل ۱۳۸۵ھ میں اس کے مدیر جناب عبدالمنعم صاحب العدوی کے قلم سے یہ مقالہ شائع ہوا ہے جس کا ترجمہ مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب مولوی فاضل منگلا نے کیا ہے۔ یہ مقالہ دردمند مسلمانوں کے لئے خاص توجہ کے قابل ہے ——— (ایڈیٹر)]

(۱) میں نے چند دن مصر اور مشرق وسطیٰ میں گزارے جبکہ لاٹ پادری زویمر وہاں رئیس التبشیر تھا۔ زویمر تبلیغ عیسائیت میں سخت واقع ہوا تھا۔ اسے قرآن حکیم اور احادیث نبویہ کا کچھ حصہ بھی یاد تھا اور اچھی طرح عربی زبان کا واقف تھا۔ اور نصف صدی قبل مصر میں عیسائی مشنوں کا قائد تھا۔ اور اُن دنوں مصر میں عیسائی مشنری تبلیغی جلسے کرتے تھے جن میں نوجوان مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کو دعوت دی جاتی۔ اور اُن کے سامنے میٹھی میٹھی باتیں، تسلّی کے طریقے اور کتب اور منشورات رکھے جاتے لیکن ازہر یونیورسٹی کے چیدہ چیدہ علماء نے ان کی تحریک کا مقابلہ شروع کر دیا اور وہ عوام الناس کو عیسائیوں اور مشنری مدارس اور شفاخانوں سے روکتے تھے جن کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ شیخ احمد علی ملیجی، شیخ عبدالمجید اللبان، الشیخ مصطفےٰ الحمامی۔ شیخ محمود سبکی وغیرہ ...... اب زویمر نے اپنا کام خاموشی اور سکون سے دوبارہ شروع کیا لیکن دوسرے میدان میں۔ اب لوگوں کو عیسائی بنانا اس کا مقصد نہ تھا بلکہ اس کا نصب العین یہ تھا کہ (اِبْعَادُ الْمُسْلِمِ عَنْ دِیْنِہٖ) یعنی مسلمانوں کو اپنے دین سے دُور کرنا۔

اور اُس نے اِس کام کے لئے مشرق وسطیٰ میں بہت مضبوط لوگ بھرتی کئے۔ اس نے یروشلم میں عیسائی مشنریوں کی ایک کانفرنس میں صریحاً خطاب کرتے ہوئے کہا:-

"تم نے اسلامی ممالک میں تمام عقول کو اخراج من الاسلام کے لئے تیار کر دیا ہے اور نئی نسل تعلق باللہ سے غافل ہو گئی ہے۔ گو وہ عیسائیت میں داخل نہیں ہوئی۔ اِنَّ مھمتکم تمّت علی اکمل الوجوہ۔ تم اپنے مقصد میں پوری طرح کامیاب ہو گئے ہو"

(۲) اس کے بعد متواتر سال گزرتے گئے۔ دوسری جنگ عظیم

بھی گزر گئی۔ لیکن ہوا یہ کہ مشرق وسطی کی یونیورسٹیوں نے ایک نئی نسل پیدا کی جیسا کہ زویمر چاہتا تھا۔ اور شیوعیت نے اپنی فتان آنکھوں کے ساتھ مشرق وسطی پر نگاہ ڈالی اور ہمارے بعض سیاست دانوں اور بڑوں نے اس کے لئے دروازے کھول دیئے اور اسے ایک جدید اور دل لبھانے والی چیز سمجھ کر گلے لگا لیا۔ شیوعیت ان کے دلوں میں گھر کر گئی اور اس کو ایسی زرخیز زمین مل گئی جو گویا پہلے سے تیار کی گئی تھی۔ اس نے وہاں اپنا بیج بونا شروع کر دیا اور آج ہم وہاں اہلِ ثقافت اور اہلِ علم ایسے نوجوان دیکھتے ہیں جو تمام مذہبی پابندیوں سے آزاد اور روحانی اقدار و اخلاق سے عاری ہیں۔ کافر، ملحد، اسلام اور تعلیم الاسلام اور نبی اسلامؐ پر حملہ آور، اسلام کی طرف ہر عیب منسوب کرتے ہیں۔ رجال الاسلام کو جامد، رجعی کا لقب دیتے ہیں۔ کہتے ہیں یہ تفاسیر قرآن اور یہ شرعی کتابیں اور یہ فقہ یہ تمام چیزیں عربوں اور مسلمانوں کو پستی کی طرف لے جانے والی ہیں ان تمام کو جلا کر رکھ دو اب فضاء، ذرہ یعنی ایٹم، چاند کا دور ہے ہمیں آج ایسا قرآن چاہیئے جو موجودہ زمانے کے متقضیات کے مناسب ہو۔ یہ علماء اسلام اور مسلمانوں کے لئے نکبت ہیں۔ ہمیں ایسے روشن دماغ علماء درکار ہیں جو ہمیں علوم اور ترقی میں یورپ کے ساتھ ملا دیں۔ ہمارے اوقات مساجد میں ضائع نہ کئے جائیں۔ ایمان قلبی چیز ہے ہمیں نماز کی ہرگز حاجت نہیں۔ ہمیں ظہر کی نماز میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ یہ کام کا وقت ہے اور عصر، مغرب، عشاء میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ یہ آرام اور سیر کا ٹائم ہے۔ مساجد کو میدانوں میں تبدیل کرنا چاہیئے جہاں مرد و عورت جا کر سیر کر سکیں اور وہاں موسیقی گاہیں تیار کی جائیں۔ جہاں نئی نئی چیزیں سُنی جا سکیں۔ تاکہ اس اُمّت پر جو جمود طاری ہے ختم ہو جائے۔

وَبَعْدُ فَهَلَّا تَبْكِي مَعِي اَيُّهَا العربيّ المُسْلِمُ الغيّورعلىٰ هٰذِهِ الحَالِ الَّتِي وَصَلْنَا اِلَيْهَا۔ کیا اب بھی اے غیرت مند عرب مسلمان! تو میرے ساتھ مل کر ان حالات پر نوحہ نہ کرے گا؟

(رسالہ "العرب" ربیع الاول ۱۳۸۲ھ)

ضروری اعلان

بھارت کے نئے اور پرانے خریدار
اپنے چندہ کی رقم
شیخ مسعود احمد صاحب انیس ادیب فاضل قادیان
کے نام بھجوا کر مطلع فرمائیں !

(مینجر الفرقان)

ہماری دینی درسگاہ ـــ جامعہ احمدیہ

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات (۱۹۰۵ء) کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مدرسہ احمدیہ کی تجویز فرمائی اور ۱۹۰۶ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ساتھ بطور دینیات کلاس اس کا آغاز فرمایا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے وصال (۱۹۰۸ء) کے بعد آپ کی یادگار کے طور پر مدرسہ احمدیہ کا مستقل علیحدہ وجود بطور ایک دینی درسگاہ قائم ہوا۔ اس مدرسہ سے مولوی فاضل (پنجاب یونیورسٹی کا امتحان) پاس کر کے اسلام کی ایک خاصی تعداد تیار ہوئی جنہوں نے اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لئے وقف کر دیں۔ ان کی مزید تعلیم و تربیت کے لئے پہلے تنہا حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ مقرر تھے۔ ان ابتدائی مبلغین میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس، مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری، مکرم مولانا ظہور حسین صاحب، مکرم مولانا عبدالغفور صاحب مرحوم اور مکرم مولانا محمد سلیم صاحب اور دیگر بہت سے علماء شامل ہیں۔ ۱۹۲۹ء میں حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ وفات پا گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ۲۰ مئی ۱۹۲۸ء کو مدرسہ احمدیہ کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے مستقل طور پر جامعہ احمدیہ قائم فرمایا اور حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب فاضل اجل مفتی سلسلہ احمدیہ اس جامعہ احمدیہ کے پہلے پرنسپل مقرر ہوئے۔ ۳ مئی ۱۹۳۹ء کو ان کے ریٹائرڈ ہونے پر محترم صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب مولوی فاضل ایم۔ اے جامعہ احمدیہ کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ ۱۹۴۴ء میں آپ تعلیم الاسلام کالج کے شروع ہونے پر اسکے پرنسپل قرار پائے۔ مئی ۱۹۴۴ء سے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جامعہ احمدیہ کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ ۱۹۴۷ء کی ہجرت کے بعد مدرسہ احمدیہ کو بھی جامعہ احمدیہ کے ساتھ اکٹھا کر دیا گیا۔ پہلے کئی سال تک جامعہ احمدیہ دارالہجرت ربوہ کے پاس احمد نگر میں جاری رہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال مولوی فاضل مبلغین کی خاصی تعداد فارغ التحصیل ہوتی رہی۔ ربوہ میں تبلیغی ضروریات کی زیادتی اور بیرونی ممالک سے تشنگانِ علم و عرفان کی کثرت آمد کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے جامعۃ المبشرین کا آغاز فرمایا۔ ۱۹۵۲ء میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد سے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کو جامعۃ المبشرین کا پرنسپل مقرر کیا گیا اور محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری جامعہ احمدیہ کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ تھوڑے عرصہ کے بعد جامعہ احمدیہ بھی احمد نگر سے ربوہ منتقل ہو گیا۔ آخر ۱۹۵۷ء میں یہ تجویز ہوئی کہ جامعۃ المبشرین کو جامعہ احمدیہ میں مدغم کر دیا جائے۔ چنانچہ جامعہ احمدیہ پختہ عمارت میں آ گیا اور محترم سید داؤد احمد صاحب خلف حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ جامعہ احمدیہ کے پرنسپل مقرر ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب ان آخری سالوں میں اس ہماری دینی درسگاہ کو اس کے شایانِ شان پختہ اور وسیع عمارت حاصل ہو گئی ہے۔ ایک عمدہ دار الاقامہ ہے۔ اسکی عمدہ لائبریری ہے۔ اس عمارت پر ڈیڑھ لاکھ روپیہ سے زیادہ خرچ ہو چکا ہے اور ابھی اس کی بالائی منزل زیر تجویز ہے۔ اس وقت جامعہ احمدیہ میں پاکستان اور بیرونی ممالک کے ڈیڑھ صد طلبہ محنتی اور ماہر اساتذہ کی زیر نگرانی تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہیں۔

[illegible] (مرتب)

احمدیوں کے لئے عربی زبان جاننے کی ضرورت

(از جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ - سرگودھا)

اللہ تعالیٰ نے اپنا کلام قرآن کریم عربی زبان میں نازل فرمایا۔ قرآن کریم دنیا کے لئے کامل اور آخری ہدایت ہے۔ اس کے بعد اب کسی ہدایت کی ضرورت نہ ہوگی۔ قرآن کریم ہمارے محسن اور پیارے خدا کا چہرہ ظاہر کرنے والی کتاب ہے۔ اس کے بغیر خدا کا چہرہ نظر نہیں آسکتا۔ اگر خدا کہیں اپنی ساری عظمت اور جلال کے ساتھ اور اپنی بے انتہا اور دلکش صفات کے ساتھ نظر آتا ہے تو صرف قرآن کریم میں۔ قرآن کریم انسانوں کی ساری مشکلات کا حل ہے اور ان کی ساری ترقیات کی کنجی۔

لیکن کیا قرآن کریم کی یہ خوبیاں اسے سرسری طور پر پڑھنے سے نظر آسکتی ہیں؟ نہیں، بلکہ اس کے اچھی طرح سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ سمجھنا تبھی ہو سکتا ہے جب اس کی زبان آتی ہو۔ پس ایک ایمان رکھنے والے کے لئے یہ کس قدر ضروری ہے کہ وہ قرآن کریم کی زبان یعنی عربی کو سیکھے۔ عربی زبان گویا اس کو اپنے پیارے خدا کے ساتھ ہم کلامی کا شرف بخش دے گی۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم کے نزول کو صرف حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص نہیں کرتا بلکہ فرماتا ہے وَھُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ اِلَیْکُمُ الْکِتٰبَ مُفَصَّلًا (سورۃ الانعام آیت ۱۱۵) یعنی اسی خدا نے تمہاری طرف یہ کتاب نازل فرمائی جس میں تمہاری ضروریات کے پورا کرنے کے لئے ہر ایک چیز تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ اسی طرح فرمایا قَدْ اَنْزَلَ اللّٰہُ اِلَیْکُمْ ذِکْرًا (الطلاق آیت ۱۱) یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف ذکر اُتارا ہے یعنی قرآن کریم جس کو پڑھ کر تمہارا خدا تمہارے سامنے آجائے گا۔ اسی طرح فرمایا اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ (الاعراف آیت ۴) یعنی تم پیروی کرو اس کتاب کی جو تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔ جو اس کے ذریعے تمہیں ترقیات دینا چاہتا ہے تا اس کی ربوبیت کا تقاضا پورا ہو۔ ان سب آیات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا نزول ہم سب کی طرف بیان فرمایا ہے۔ گویا یہ ہم میں سے ہر ایک کی اپنی چیز ہے جو اسے اپنے رب کی طرف سے دی گئی ہے۔

اب کیا ہمارے لئے یہ ضروری نہیں کہ ہم اس کلام الٰہی کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کریں جس کے ہماری طرف نازل کئے جانے کا مقصد یہ ہے کہ ہم اس کے ذریعے اپنے

خدا کے منشاء کو جانیں اور اس کی ہدایتوں کو سمجھ کر ان پر عمل کریں اور اپنے خدا کا قرب حاصل کریں تا ہماری پیدائش کی غرض پوری ہو۔ کیا ایسے کلام کو اچھی طرح سے سمجھنے کی کوشش نہ کرنا اور اس زبان کو نہ سیکھنا جس میں یہ کلام بھیجا گیا ہے اس کی حد درجہ کی بے قدری نہیں؟ کیا کوئی خدا اور اس کے رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حقیقی تعلق رکھنے والا دل یہ برداشت کر سکتا ہے؟۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"اگر ان کو (یعنی فقراء و تصوف اور قرب الٰہی کا دعویٰ کرنے والوں کو) اللہ جلّ شانہٗ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہوتی تو وہ ضرور جدّ و جہد سے وہ زبان حاصل کرتے جس میں خدا تعالیٰ کا پیارا اور پُر حکمت کلام نازل ہوا ہے اور اگر خدا تعالیٰ کی ان پر رحمت کی نظر ہوتی تو ضرور ان کو اپنا پاک کلام سمجھنے کے لئے توفیق عطاء کرتا اور اگر ان کو قرآن کریم سے سچا تعشق ہوتا تو وہ سجادہ نشینی کی خانقاہوں کو آگ لگاتے اور بیعت کرنے والوں سے بیزار دل بے زار ہو جاتے اور سب سے اول علم قرآن کریم حاصل کرتے اور وہ زبان سیکھتے جس میں قرآن کریم نازل ہوا ہے۔ سو ان کے ناقص الدین اور منافق ہونے کے لئے یہی کافی دلیل ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کی وہ قدر نہیں کی جو کرنی چاہیئے تھی اور اس سے وہ محبت نہیں لگائی جو لگانی چاہیئے تھی۔ پس ان کا کھوٹ ظاہر ہو گیا۔ دیکھنا چاہیئے کہ بہت سے انگریز پادری ایسے ہیں جنہوں نے مخالفت کے جوش سے پچاس پچاس برس کے ہو کر عربی زبان کو سیکھا ہے اور قرآن کریم کے معانی پر اطلاع پائی ہے ......

ہر ایک عاشق صادق اپنے معشوق کی زبان کو سیکھ لینے کا شوق رکھتا ہے پھر جس شخص کو محبت الٰہی کا دعویٰ ہے لیکن کلام الٰہی کے جاننے سے لاپرواہی ہے وہ ہرگز محبِ صادق نہیں ہے ...

..... اہل اللہ کو قرآن سے بہت عشق ہوتا ہے اور عاشق کو اپنے معشوق سے ہرگز صبر نہیں ہوتا۔ اور بہ برکت تعشق کامل قرآنی زبان کا جاننا ان پر آسان ہو جاتا ہے اور جو تحصیل علم کی راہیں دوسروں پر شاق ہوتی ہیں وہ ان پر آسان ہو جاتی ہیں"

(آئینہ کمالاتِ اسلام طبع اول ص ۳۶۰، ۳۶۱)

اسی طرح حضور علیہ السلام ایک اور جگہ عربی زبان میں فرماتے ہیں :- "ومن ادّعیٰ انہ من الواصلین والفقراء والعرفاء ولیس من عارفی ھٰذہ اللسان کالادباء ففقرہ لیس فقر سیّد الکونین بل ھو

سواد الوجه فی الدارین ولا تعجب
بهٰذا البیان ولا تغضب قبل العرفان
فانّ الّذی یدعی محبة الفرقان
کیف یصدّ ذهنه فی هذه اللسان
وکیف تقاصر مع دعاوی المحبة
و شوق الجنان وکیف یمکن ان
یتجلّی لقلبه لطف الرحمٰن ولا
یعلمه الله لسان نبیّه بالامتنان
ثمّ انّها معیار لحبّ الرسول و
الفرقان فانّ الذی احبّ
العربیة فبحبّ الرسول و
الفرقان احبّها ومن ابغضها
فبغض الرسول و الفرقان ابغضها
فان المحبین یعرفون بالعلامات
وادنی درجة الحب ان تحثّك
للمضاهاة حتّی تؤثر طرق المحبوب
وتجعلها من المحبوبات ومن لم
یعرف هٰذا الذوق فانّهٗ من
الکافرین فی مشرب العاشقین
ومن احبّ الفرقان و سیّدنا
خاتم الانبیاء کما هو شرط المحبّة
والوفاء فما اظن ان یبقی فی العربیة
کالجهلاء بل یقوده حبّه الی اعلٰی
مراتب الکمال ویسبق کل سابق
فی المقال ویصیر نطقه کالدرّة
البیضاء ویضمخ کلامه بطیب
عجیب ویودع انواع الصغار فکفّر
کالمحبّین ولولا الحبّ لما اعطیتها
فمن الحبّ لقیتها فهذا اٰیة حبّی
من ارحم الراحمین والحمد لله
علی ما اعطی و هو خیر المنعمین“

ترجمہ۔ اور جس نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ وصال الٰہی حاصل کرنے والوں اور فقراء اور عارفوں میں سے ہے اور وہ اس زبان کو یعنی عربی کو اچھی طرح سے نہیں جانتا تو اس کا فقر سیّد الکونین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے فقر کی طرح نہیں بلکہ وہ دونوں جہانوں میں کالے منہ والا ہے اور اس بات سے حیران مت ہو اور جاننے سے پہلے غصّہ میں مت آؤ۔ کیونکہ جو شخص قرآن کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے اس کا ذہن عربی زبان کے متعلق کند کیسے ہو سکتا ہے اور محبت کے دعوے اور دل کے شوق کے باوجود وہ اس زبان میں کمی کیسے چھوڑ سکتا ہے۔ اور یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اس کے دل پر اس رحمان کا لطف و احسان تجلّی نہ کرے اور اپنے احسان سے اس کو اپنے نبی کی زبان نہ سکھائے۔ اس زبان کا جاننا دراصل رسولؐ اور قرآن کی محبت کا معیار ہے۔ کیونکہ جو عربی زبان سے محبت رکھتا ہے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی محبت کی وجہ سے یہ محبت رکھتا ہے۔ اور جو اس سے بغض رکھتا ہے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم سے بغض کی وجہ سے یہ بغض رکھتا ہے۔ محبت رکھنے والے علامتوں سے ہی پہچانے جاتے ہیں۔ ادنیٰ درجہ محبت کا یہ ہے کہ وہ مشابہت پیدا کرنے کے لئے حرکت دیتی ہے یہاں تک کہ محبوب کے طور و طریق ہی کو وہ ترجیح دیتا ہے اور اسی کو محبوب بناتا ہے۔ اور جس کو یہ ذوق نہیں ملتا وہ عاشقوں کے مشرب میں

کافر ہے۔ اور جو شخص قرآن کریم اور سیدنا حضرت خاتم النبیین سے محبت رکھتا ہے جو خلوص اور وفا کی شرط ہے میں نہیں سمجھتا وہ اس زبان میں جاہل رہ سکتا ہے۔ بلکہ اس کی محبت اسے اس میں کمال حاصل کرنے کے لئے آگے لے جائے گی اور ہر ایک سے وہ آگے بڑھنے کی کوشش کرے گا اور اس کا نطق چمکدار موتیوں کی طرح ہو جائے گا اور اس کا کلام ایک عجیب خوشبو سے معطر ہو جائے گا اور اس میں ہر قسم کی صفائی پیدا ہو جائے گی۔ پس محبت کرنے والوں کی طرح غور کر۔ اور اگر محبت نہ ہوتی تو مجھے اس زبان کا علم نہ دیا جاتا۔ پس مجھے محبت کی وجہ سے ہی یہ ملا ہے۔ اور یہ ارحم الراحمین کی طرف سے میری محبت کی نشانی ہے۔ سب تعریف اس خدا کی ہے جس نے مجھے اس زبان کا علم دیا۔ وہ سب انعام کرنے والوں سے بہتر انعام کرنے والا ہے۔

(انجام آتھم صفحہ ۲۶۵، صفحہ ۲۶۶)

حضور علیہ السلام کی ان عبارتوں میں ہر اس شخص کے لئے جو قرآن کریم اور رسول کریمؐ کی محبت رکھتا ہے غور اور فکر کا مقام ہے۔ آپ نے اس زبان کے علم کو محبت کی نشانی قرار دیا ہے۔ اور یہ واقعی درست ہے۔ عربی زبان کا علم اور قرآنی معارف آپ کو اعجازی طور پر دیئے گئے اور ان میں آپ کو سب پر غلبہ بخشا گیا۔ قرآن کریم کے متعلق آپ ایک جگہ فرماتے ہیں :۔

"اور مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے
ہاتھ میں میری جان ہے کہ مجھے قرآن کے
حقائق اور معارف کے سمجھنے میں ہر ایک
روح پر غلبہ دیا گیا ہے۔" (سراج منیر صفحہ ۳۵)

یہ زبان ہمیں خود بھی سیکھنی چاہیئے اور اپنے بچوں کو بھی سکھانی چاہیئے۔ عمر اس میں کوئی خاص روک نہیں۔ بڑی عمر والوں نے بھی بڑے بڑے کام کئے ہیں۔ صرف محبت کی ضرورت ہے۔ عزم بھی محبت ہی پیدا کر دیتی ہے ✢

درخواست دعا

خاکسار آٹھ آدمیوں سمیت ایک مقدمہ میں ماخوذ ہے اور اس وقت جیل میں ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ ہماری باعزت بریت کے لئے دعا فرماویں۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس ناگہانی مصیبت سے جلد رہائی بخشے۔ آمین۔

شریف احمد ڈیڑھوی
کروندی ضلع خیرپور

درخواستِ دعا

خاکسار عرصہ سے ضعفِ اعصاب، دورانِ سر اور بلڈ پریشر سے بیمار ہے اور علاوہ ازیں بعض اور پریشانیاں بھی ہیں۔ بزرگان و احباب اور درویشانِ قادیان سے بالخصوص ماہِ صیام میں دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار نور الدین خوشنویس کاتب الفرقان)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے چند متفرق ملفوظات

صاحبزادہ سیف الرحمٰن صاحب سے ایک ملاقات

(از مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ)

پشاور سے تین میل دور کوہاٹ روڈ پر ایک پرانا گاؤں بازید خیل ہے۔ یہ گاؤں ایک لمبے عرصہ تک دینی علوم کی تحصیل کا ایک عظیم الشان مرکز رہا ہے اور سابق صوبہ سرحد کے تقریباً تمام علماء کو اس مقام سے نسبتِ تلمذ حاصل ہے۔ مشہور بزرگ پیر صاحب آف کوٹھہ شریف بھی یہاں پر پڑھتے رہے۔ اسی طرح جماعت کے مشہور بزرگ اور عالم حضرت سید عبداللطیف صاحب شہیدؓ بھی ۱۸۸۲ء میں اپنے علاقہ خوست سے اس گاؤں میں تحصیلِ علم کے لئے تشریف لائے تھے اور مکرم مسعود گل صاحب سے (جو کہ صاحبزادہ سیف الرحمٰن صاحب کے دادا عاصم گل صاحب کے بھائی تھے) عربی علوم پڑھتے رہے۔ ابھی تک اس کچی درسگاہ کے آثار موجود ہیں۔

اس گاؤں میں خاکسار کو اپنے چند دوستوں کی معیت میں ماہِ ستمبر کی ایک خوشگوار صبح کو جانے کا اتفاق ہوا اور اپنی جماعت کے مشہور بزرگ مکرم صاحبزادہ سیف الرحمٰن صاحب کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ یہ بزرگ اس وقت اپنی زندگی کے بچاسی برس گزار چکے ہیں۔ بڑھاپے کی وجہ سے بینائی ختم ہو چکی ہے اور قوتِ شنوائی مدھم پڑ چکی ہے۔ کمر خمیدہ ہو چکی ہے مگر چہرے پر رونق اور روحانیت کا نور اپنے پورے جوبن پر تھا اور دیکھنے والوں کو اپنی طرف جذب کر رہا تھا۔ تعارف کے بعد خاکسار نے ان سے مکرم صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہید کے متعلق دریافت کیا جس پر انہوں نے بتایا کہ انہیں ان کو بچپن میں دیکھنے کا موقعہ ملا مگر بعد میں بوجہ پشاور سے باہر ہونے کے ان کی ملاقات کا موقع میسّر نہ آیا البتہ کشفی طور پر ان سے کئی دفعہ شرفِ ملاقات حاصل کر چکا ہوں۔ ہاں شہید مرحوم کے استاد مسعود گل کے لڑکے محمد صاحب ان کا اکثر تذکرہ فرمایا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ میں نے جوانی میں ایسا پرہیزگار شخص نہیں دیکھا جو گھڑی کی رفتار کی طرح ذکرِ الٰہی میں مگن رہتا تھا اور علم و فضل میں اپنی مثال نہیں رکھتا تھا۔ صاحبزادہ صاحب نے شہید مرحوم سے اپنی کشفی ملاقات کے دلچسپ واقعات بھی بیان کئے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے جماعتِ احمدیہ میں شمولیت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے زمانہ میں کی اس لئے خاکسار نے موضوع کو بدلتے ہوئے حضرت مولانا نورالدین

صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض واقعات سنانے کے لئے
عرض کیا حضور کا نام لینے پر صاحبزادہ صاحب نے بے اختیار
ایک معصوم بچہ کی طرح بلک بلک کر اونچی آواز سے رونا شروع
کر دیا۔ یہ نظارہ ایسا رقت آمیز تھا کہ سامعین کے دل بھی
پسیج گئے اور میری آنکھوں کے سامنے حضرت منشی روڑے
خاں صاحب کا وہ واقعہ آگیا کہ جب آپ مسٹر والٹر کے اس
سوال پر کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی کس دلیل
نے ان پر اثر کیا بے اختیار رو پڑے جیسے ایک بچہ والدہ کی
جدائی سے تڑپتا ہے۔ مکرم صاحبزادہ صاحب جب ذرا
سنبھلے تو رندھی ہوئی آواز میں فرمایا:-

"مولانا نور الدین واقعی نور دین اور
ایک نور تھے۔ میں نے جب ان کو پہلی دفعہ
قادیان میں سنہ ۱۹۱۰ء میں دیکھا تو مجھے
آپ سے شدید محبت پیدا ہو گئی اور میں
شرم و حیا سے آپ سے بات نہ کرتا تھا
بلکہ دور بیٹھ کر آپ کو دیکھتا رہتا تھا۔
الغرض آپ پر فقیرانہ اور درویشانہ شان
ختم تھی۔"

حضور کے بعض واقعات اور ملفوظات بیان کرتے ہوئے
صاحبزادہ صاحب نے فرمایا:-

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ایک دفعہ
فرمایا:-
"میں نے کبھی آئینہ نہیں دیکھا۔"

(۲) ایک دفعہ آپ نے اپنے لڑکے عبدالحی کو مخاطب
کر کے فرمایا:-
"تمہارا بوڑھا باپ بھی کسی پر عاشق تھا
اور جانتے ہو وہ کون تھا۔ وہ حضرت
مرزا صاحب تھے۔ پھر کہا کہ میں نے اپنی
زندگی میں عشق کا لفظ پہلی دفعہ استعمال کیا
ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں یہ لفظ استعمال
نہیں ہوا بلکہ قرآن میں حب کا لفظ ہے۔"

(۳) ایک دفعہ حضور وحی و الہام کے متعلق بیان
فرما رہے تھے کہ اسی اثنا میں حضرت میاں صاحب
(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)
تشریف لائے تو آپ نے ان کو اپنے پاس بٹھا کر
پیار کیا اور بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ
خدا تعالیٰ ہم سے باتیں کرتا ہے۔ پھر حضرت
میاں صاحب سے دریافت کیا کہ کیوں میاں
اللہ تعالیٰ آپ سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اس پر
آپ نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے
حاضرین سے مخاطب ہو کر فرمایا:-
"دیکھو ہمارے میاں سے بھی خدا تعالیٰ
باتیں کرتا ہے۔"

(۴) حضور کو حضرت میاں صاحب سے بہت محبت
اور پیار تھا۔ ان کا ادب بھی بہت کرتے
تھے اور کھڑے ہو کر ان کا استقبال فرماتے۔

(۵) ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
بنصرہ العزیز نے سورۃ فاتحہ پڑھی اور اس کی
تفسیر کی تو حضور نے فرمایا ایک بات میں بھی
سناتا ہوں کہ اس سورۃ کے آخر میں ولا الضالین

ہے اور اس پر قشد بھی ہے اور مدّ بھی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دجّال کی حکومت تشدد سے ہوگی۔

(۶) ایک دفعہ آپ نے لاصدّق ولا صلّی کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ نماز کی قبولیت کے لئے امام کی تصدیق ضروری ہے اور جو مامور کی تصدیق نہ کرے اس کی نماز نہیں ہوتی کیونکہ صدق پہلے ہے اور صلّی بعد میں ہے۔

(۷) ایک دفعہ میں نے آپ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ میرے بعد اختلاف کا میدان بہت وسیع ہوگا مگر مجھ پر رحم کرو اور مجھے مت ستاؤ۔ ورنہ میں تمہارے لئے بد دعا کروں گا کیونکہ خدا میری سُنتا ہے۔

(۸) ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ آسمانوں میں میرا نام عبدالباسط ہے۔

(۹) آپ نے ایک دفعہ فرمایا کہ میں کسی چیز کے متعلق نہیں کہہ سکتا کہ اس کا مجھے علم نہیں البتہ جمادات کی بولی میں نہیں سمجھتا۔

(۱۰) حضور نے فرمایا۔ مجھے اپنے دودھ چھڑانے کا واقعہ یاد ہے۔

اس کے بعد صاحبزادہ صاحب نے اپنے قبولِ احمدیت کے واقعات سُناتے ہوئے فرمایا کہ قادیان میں مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے پاس ایک بیمار کو لیکر جانے کا موقعہ ملا۔ اس سے قبل دل میں جماعت کے خلاف کئی باتیں موجود تھیں۔ جب میں نے پہلی دفعہ حضور کے چہرہ کو دیکھا تو دل میں آپ کی صداقت کا قائل ہوگیا اور جب آپ کے درس میں شامل ہوا تو میرے دل نے یہ گواہی دی کہ اس کی مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاء میں ہی مل سکتی ہے۔ یہ ایک فطری آواز تھی جو میرے دل سے نکلی۔ قادیان میں کافی دن رہنے کا اور حضور سے استفادہ کا موقعہ ملا مگر اس دوران میں بیعت نہ کی کیونکہ جب میں نے اپنے اس ارادہ کا ذکر اپنے ساتھی صندل خان آف سفید ڈھیری ضلع پشاور سے کیا تو اس نے مجھے لوگوں کی مخالفت کی بناء پر بیعت سے باز رکھا۔ اس کے بعد جب میں اپنے گاؤں میں واپس آیا تو میرے بھائی حبیب الرحمٰن صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ کیا مرزا صاحب واقعی مسیح موعود ہیں؟ میں نے تصدیق کی۔ اس پر انہوں نے قادیان میں بیعت کا خط لکھ دیا۔ اسکے کچھ دنوں بعد میں نے

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی وفات کے بعد جماعت کے اختلاف کے موقعہ پر میں نے ایک لمبے عرصہ تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت نہ کی۔ جب حضرت مولوی غلام حسن صاحبؓ نے حضور کی بیعت کرلی تو اس کے چند دن کے بعد خاکسار نے بھی بیعت کرلی اور اس طور پر خدا تعالےٰ نے مجھے احمدیت کی حقیقی نعماء سے بھر وافر حصہ دیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ محترم صاحبزادہ صاحب کو صحت والی لمبی زندگی عطاء فرمائے اور آپ کی اولاد کو بھی آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور خادمِ دین بنائے ●

بقایادار حضرات اپنے بقایاجات جلد ادا فرماکر ادارہ سے تعاون فرماکر مشکور فرمائیں (مینجر الفرقان)

بہارِ گلفشاں

(از جناب فیض احمد اسلم صاحب مردان)

فرازِ آسماں ہے اور مَیں ہوں
کسی کا آستاں ہے اور مَیں ہوں

نظر میں ہیچ ہے تاجِ کیاں بھی
درِ پیرِ مغاں ہے اور مَیں ہوں

تمہارا غم ہے اور قلبِ پریشاں
تمہاری داستاں ہے اور مَیں ہوں

مسیحِ وقت نے قُم کی صدا دی
حیاتِ جاوداں ہے اور مَیں ہوں

شمیمِ رُوح پرور آ رہی ہے
نواحِ قادیاں ہے اور مَیں ہوں

اِدھر آؤ کہ میرے ہاتھ میں اب
زمانہ کی عناں ہے اور مَیں ہوں

نظر میں فیض ہیں اب ان کے جلوے
بہارِ گلفشاں ہے اور مَیں ہوں

قرآن مجید میں کوئی آیت منسوخ نہیں

(حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل)

ہمارا عقیدہ زیر ہدایت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہی ہے کہ قرآن مجید فی لوح محفوظ ہے اور بین الدفتین موجود فرقان حمید میں کوئی آیت منسوخ نہیں۔ مولانا عبد الماجد دریا بادی نے تفسیر القرآن لکھی ہے' اس کے نمونے کا ایک ورق مَیں نے پڑھا تو تعجب ہوا کہ مولانا نسخ کے قائل ہیں۔ چنانچہ وہ سورۃ المجادلہ کی آیت وَاِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰكُمْ صَدَقَةً پر حاشیہ دیتے ہیں کہ:-

"اس حکم کی منسوخی کے بعد بھی۔ چنانچہ حق تعالےٰ نے اسے بالکل ہی منسوخ کر کے اس حکم کی تعمیل سے بالکل معاف کر دیا۔"

حالانکہ وہ اپنے مرشد تھانوی (جن کا حوالہ وہ بار بار دیتے ہیں) کا یہ قول نقل کر چکے ہیں کہ "اس شخص کے لئے تسلی ہے جو صاحبِ مقدرت نہ ہو اور شیخ کو ہدیہ دینے پر قادر نہ ہو۔" گویا یہ حکم اب تک قائم ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مشائخ بھی اس کے حقدار ہیں صرف غیر مستطیع کو معافی ہے۔ مَیں حیران ہوں کہ حکم منسوخ کونسا ہوا؟ جس سے مفسرین سلف اور علماءِ خلف کو نسخ کا قائل ہونا پڑا کیونکہ آیت میں تو پہلے ہی فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ موجود ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ءَاَشْفَقْتُمْ کی وجہ کچھ اور ہے۔ اس لئے اصحاب کا رُک جانا مراد نہیں۔ بوجہ اخلاص جس شش و پنج میں بعض تخلیہ چاہنے والے تھے اُن کے لئے مزید وضاحت ہے۔ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا کی کہ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا جب تم صدقہ پیش نہیں کر رہے تو دل میں کوئی خلجان نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ۔ اللہ تعالےٰ پہلے ہی تم پر رجوع برحمت کر کے فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ فرما چکا ہے۔ تفسیر صغیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مسیح موعودؑ نے اس آیت پر یہ حاشیہ دیا ہے:-

"یہ ڈر صدقہ دینے سے نہ تھا بلکہ صدقہ کا لفظ جو غیر محدود تھا۔ اس کے متعلق مسلمانوں کو یہ ڈر ہو سکتا تھا کہ اتنا صدقہ دیا ہے کہ نہیں جتنا خدا تعالیٰ کے حکم میں مراد تھا۔ پس اس کا جواب دیا ہے

کہ جب تم صدقہ دینے پر تیار ہو صرف
یہ وہم ہے کہ اتنا صدقہ ہو ا کو نہیں ہیں
کا حکم تھا۔ تو اس کے معنے یہ ہیں کہ تم
نے صرف وہ صدقہ نہیں دیا جس کی تم
کو طاقت نہ تھی۔ اور طاقت سے
بڑھ کر صدقہ پہلے ہی معاف کر دیا گیا
ہے۔ کیونکہ پہلی آیت میں بتایا گیا ہے
کہ اگر تم نہ پاؤ تو معاف ہے۔ اور نہ
پانے سے مراد یہی ہے کہ حسب خواہش
نہ پاؤ۔ پس دونوں آیتوں میں کوئی
اختلاف نہیں۔"

پس یہاں کسی حکم کا نسخ نہیں۔ جو ایسا سمجھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے علم پر حرف لاتے ہیں (وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ) اور اس گورنمنٹ کی طرح سمجھتے ہیں جو ایک حکم نافذ کرے اور جب اس کے خلاف اعتراض اور انحراف یا ایجی ٹیشن ہو تو اعلان کر دے کہ ہم اپنا حکم واپس لیتے ہیں۔ افسوس ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ علیمٌ بذات الصّدور و عالمٌ ما کان و ما یکون کو ایسا سمجھا جائے اور اپنے مفسرین و علماء کی نسبت یہ نہ کہہ سکیں کہ انہوں نے کامل تدبر سے کام نہ لیا یا وہ اس آیت کی تہ کو نہ پہنچ سکے۔ سچ ہے ولا یمسّہ الّا المطھرون۔

خریدار حضرات اپنے تبدیلی پتہ کے متعلق دفتر کو جلد اطلاع فرمایا کریں تاکہ پرچہ ضائع نہ ہو (منیجر)

پادری صاحبان کے ایک سوال کا جواب

سوال:۔ جناب میاں غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ وزیرآباد لکھتے ہیں:۔

"ایک عیسائی پادری کی طرف سے اعتراض ہے کہ قرآن مجید میں جن انبیاء کا ذکر ہے وہ وہی ہیں جن کا بائیبل میں بیان ہے۔ جزوی اختلاف واقعات میں ہے۔ اگر یہ الہامی کتاب ہے تو پھر کسی دوسرے نبی کا بھی ذکر ہوتا خاص طور پر کسی ہندوستانی نبی کا بھی ہوتا کیونکہ اسلام کو ہندوستان سے خاص تعلق ہونے والا تھا۔"

الجواب:۔ (۱) قرآن مجید نے یہ بات بیان فرما دی ہے کہ ہر قوم اور ہر ملک میں نبی گزرے ہیں وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ (فاطر ع۳) پھر یہ بھی فرما دیا ہے کہ مومن کا فرض ہے کہ سب نبیوں پر ایمان لائے (۲) قرآن پاک نے اس اصولی تعلیم کے بعد کہ ہر قوم میں نبی گزرے ہیں خود صراحت کر دی ہے کہ ہم نے نام بنام سب نبیوں کا ذکر نہیں کیا وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَیْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَیْكَ (نساء ع۲۳) اور عقلاً ایسا ممکن بھی نہ تھا کیونکہ ہزاروں لاکھوں نبیوں کے نام درج کرنا ناممکن تھا (۳) اگر مثلاً ہندوستان کے نبیوں کے نام ذکر کر دیئے جاتے تو باقی ممالک کو ترجیح بلا مرجح کا اعتراض ہوتا (۴) قرآن مجید نے بائیبل کے نبیوں میں سے بھی صرف ۲۵/۱ نبیوں کا ذکر کیا ہے اور وہ بھی ان کی تطہیر اور امرائیلی الزامات سے ان کی بریت ثابت کرنے کیلئے، نیز انکے بیانات میں اصولی ہدایت بیان کرنا بھی مقصود ہے۔ پھر یہ بیانات قرآن مجید کے اولین مخاطب لوگوں کے لئے معروف نبیوں سے متعلق ہونے چاہئے تھے۔ علاوہ ازیں قرآن مجید کے بیانات اصولی طور پر بائیبل سے اختلاف رکھتے ہیں۔ پس پادری صاحب کا اعتراض درست نہیں +

دونوں بیان سچے ہیں؟

(۱)

مدیر چٹان لاہور نے "احمد رضا خاں بریلوی انگریزوں کا ایجنٹ تھا" کے عنوان سے لکھا ہے کہ:-

(الف) "سید احمد شہید (رائے بریلی) کے جانشینوں کو ختم کرنے کے لئے بانس بریلی میں احمد رضا خان کو پیدا کیا گیا جس نے محمدؐ کی تلوار اور محمدؐ کے قرآن سے یہ انتقام لیا کہ ہندوستان کو دارالاسلام قرار دیا۔ انگریزوں کو اولی الامر کہا اور برطانوی سرکار کی شان میں ایسے قصیدے لکھے کہ اب تک غیرت کی گردن شرم سے جھکی ہوئی ہے۔"

(چٹان لاہور ۲۲ر اکتوبر ۱۹۶۲ء صہ)

(ب) "احمد رضا خان ان خدمات کا معاوضہ نواب رامپور کی معرفت پانچ سو روپے ماہانہ لیتے رہے اور یہ راز اب سیکرٹ سروس (Secret Service) کے ان کاغذوں سے کھل کر سامنے آگیا ہے جو برٹش میوزیم لندن میں کھلے رکھ دیئے گئے ہیں۔"

(چٹان ۲۲ر اکتوبر ۱۹۶۲ء صلہ)

(۲)

مدیر طوفان ملتان نے پوری تحدی اور پورے زور سے لکھا ہے کہ:-

"انگریز نے بڑی ہوشیاری اور چالاکی کے ساتھ تحریک تجدیت کا پودا ہندوستان میں بھی کاشت کیا اور پھر اسے اپنے ہاتھوں ہی پروان چڑھایا۔ ہندوستان کے نجدیوں نے جنہیں بعد میں وہابی کہا جانے لگا۔ انگریز حکمرانوں کی خواہش کے مطابق مقام نبوت اور اتباع رسولؐ کے نظریات میں وہ وہ قلمیں لگائیں اور اس بری طرح سے کتر بیونت کی کہ اسلاف کی روحیں چیخ اٹھیں اور اسلام سر پکڑ کر رہ گیا۔"

(پندرہ روزہ طوفان ملتان ۷ر نومبر ۱۹۶۲ء)

الفرقان:- ان "سچے بیانوں" کی روشنی میں قارئین کرام خود فیصلہ کرلیں۔ ہم عرض کرینگے تو شکایت ہوگی +

احباب کے خطوط

"بنک آف ربوہ"

الفرقان کے گزشتہ شمارہ میں محترم ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ کا مضمون مندرجہ بالا عنوان سے شائع ہوا ہے۔ اس پر چند خطوط ملاحظہ فرمائیں ——— (ایڈیٹر)

(۱) جناب ابوحنیفی محمد شریف خان صاحب لاہور لکھتے ہیں:۔

"ماہنامہ الفرقان کا جنوری کا پرچہ ملا سخت انتظار تھا۔

اس پرچہ میں "بنک آف ربوہ" کے عنوان سے جناب ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ منٹگمری کا مضمون چھپا ہے۔ ملک صاحب نے بڑی محنت اور بڑی کاوش سے بہت مفید اور دُور رس تجاویز پیش کی ہیں .... مَیں آپ کے ذریعہ جماعت سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ان تجاویز پر غور کرے اور تجارت میں خدا تعالیٰ کے فضل کو ڈھونڈے۔ میری دوسری گزارش یہ ہے کہ بنک کا نام اگر "بنک آف ربوہ" کی بجائے "احمدیہ بنک" رکھا جائے تو بہتر ہوگا اور دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ"

(۲) جناب صوفی غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ جہلم تھر پارکر تحریر فرماتے ہیں:۔

"آنمکرم نے ماہنامہ الفرقان جنوری ۱۹۶۴ء کے مضمون "بنک آف ربوہ" کے بارہ میں اظہار رائے کا مطالبہ فرمایا ہے۔ عرض خدمت ہے کہ اگر رائے کا مطلب مزید چھان بین ہو تو یہ امر اہل علم و دانش کا ہی حصہ ہے۔ وہی اس پر مزید غور و خوض فرما سکتے ہیں۔ اور اگر رائے کا مطلب جماعتی تعاون سے ہو تو پھر ایسے نیک اور بابرکت کام میں میری جانب سے اپنی بساط کے مطابق پورے تعاون کا وعدہ ہے۔ مَیں نے رسالہ کے مذکورہ بالا عنوان حصہ سوم کو دوبارہ سہ بارہ غور سے پڑھا ہے، بڑا ہی مفید اور بابرکت نیک کام ہے۔"

(۳) جناب چودھری عبدالسلام صاحب اختر ایم۔ اے پرنسپل گھٹیالیاں کالج تحریر فرماتے ہیں:۔

"جنوری ۱۹۶۴ء کے شمارے میں محترم محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ کا مضمون "بنک آف ربوہ" نظر سے گزرا۔ مضمون کی دلچسپی اور انفرادیت کے پیش نظر مَیں نے اسے شروع سے آخر تک پڑھا۔ خصوصاً اس لئے بھی کہ الفرقان میں قلم کا بہاؤ عقائد کی بحث کی طرف ہوتا ہے مگر اس مضمون کی شمولیت کی وجہ سے الفرقان ایک جوئے کم آب" سے بڑھ کر "بحرِ بیکراں" کا درجہ اختیار کر گیا ہے۔ خدا کرے کہ یہ پھیلاؤ قائم رہے۔ عقائد گو نا دلائل اور تفسیر

تشریح سے منوانے پڑتے ہیں مگر زندگی کے مسائل منوانے نہیں چاہئے بلکہ ماننے پڑتے ہیں۔ سوال یہ نہیں کہ آیا اس قسم کا بنک قائم ہو سکتا ہے کہ نہیں یا پہلے ہی موجود ہے کہ نہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہماری اجتماعیت کی رُوح زندگی کی اُن تبدیلیوں اور اُس نظام کا احساس بھی کر رہی ہے کہ نہیں جسکے کئی پہلو ہماری روزمرہ حیات پر گہرے طور پر اثر انداز ہو رہے ہیں اور جس طریق پر اثر انداز ہو رہے ہیں وہ کوئی اتنا خوشگوار نہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے معاشی نظام کے خاموش تغیر کا بغور مطالعہ کریں اور پیشتر اس کے کہ یہ خاموشی سے اُس رَو میں بہہ جائے جو اسوقت ہمارے ملک پر چھا رہی ہے۔ ہم اسے صحیح اسلامی رنگ میں رنگنے کی کوشش کریں۔ بدقسمتی سے صحیح اسلامی رنگ، جو ہماری روزمرّہ زندگی کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہو، ہمیں کسی اسلامی ملک بلکہ کسی اسلامی ملک میں بھی نظر نہیں آتا اور یہ وہ اعتراض ہے جو اکثر اوقات موجودہ نسل کے تعلیم یافتہ طبقہ کی طرف سے سنجیدہ طور پر کیا جاتا ہے ــــــ بہرکیف ملک صاحب نے اس ایک مضمون کو چھیڑ کر کئی مضامین چھیڑ دیئے ہیں۔"

(۴) جناب چودھری علی محمد صاحب بی۔اے۔بی ٹی ربوہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"مضمون مندرجہ الفرقان جنوری ۱۹۶۳ء جو سود کی تاریخ اور "بنک آف ربوہ" کے متعلق ہے غور سے پڑھا۔ جس قابلیت کے ساتھ مضمون کو نبھایا گیا ہے وہ نہایت قابلِ قدر ہے۔ حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری نے بھی اس کی بہت تعریف فرمائی ہے۔ مضمون کی اہمیت چاہتی ہے کہ اسکو زیادہ سے زیادہ پبلسٹی دینے کے لئے اس کا ترجمہ انگریزی میں ہونا چاہیئے اور اس کو پمفلٹ کی صورت دی جائے۔"

(۵) جناب پروفیسر محمد اکرام صاحب طاہر صدر شعبہ معاشیات گورنمنٹ کالج میرپور سے فاضل مضمون نگار کو لکھتے ہیں:۔

"محترم ملک صاحب۔ السلام علیکم

آپ کے ایک دینی بھائی کی معرفت الفرقان میں آپ کا مقالہ "بینک آف ربوہ" پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ میں معاشیات کا استاد ہوں اس لئے اسکی اہمیت اور افادیت کو دوسروں سے زیادہ سمجھتا ہوں۔ میری طرف سے مبارکباد قبول کیجئے۔ ممکن ہو تو اس مقالے کو پھیلا کر کتابی صورت دیجئے۔ یوں مقالہ غایت درجہ مفید ہے تاہم کچھ بنک منیجروں سے مزید تبادلۂ خیال کر کے مزید مواد مہیا کیجئے اور متبادل تجاویز کے معاملے میں اور ریسرچ کیجئے۔ کچھ کام اِس نہج میں ہوا بھی ہے اسکو بھی پیشِ نظر رکھیئے۔"

نقد و تبصرہ

ہماری کتابیں

(۱) **تفسیر سورۃ البقرۃ**۔ یہ تفسیر سورہ بقرہ کے آخری اکتیس رکوعوں کی ہے۔ جسے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے درسوں کے نوٹوں سے بڑی محنت سے مرتب کیا گیا ہے نہایت جامع تفسیر ہے۔

(۲) **ملفوظات** حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ یہ جلد روحانی خزائن ملا کی چوتھی جلد ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات (اکتوبر ۱۹۰۲ء تا جنوری ۱۹۰۳ء) جمع کئے گئے ہیں۔ یہ خزانہ روحانی زندگی کے لئے نہایت بیش قیمت ہے۔

(۳) **مرقاۃ الیقین فی حیات نور الدینؓ**۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کے حالاتِ زندگی ہیں جن کا بڑا حصہ خود نوشت سوانح حیات کی حیثیت رکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے متعلق جو ارشادات فرمائے ہیں انہیں کتاب کے شروع میں جمع کر دیا گیا ہے۔ نہایت روح افزا مجموعہ ہے۔

ہر سہ کتب الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے طلب فرمائیں۔

(۴) **تاریخ احمدیت** (جلد سوم) ادارۃ المصنفین کے زیرِ نگرانی یہ سلسلہ تاریخ مدوّن ہو رہا ہے۔ اس تیسری جلد کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی تاریخ مکمل ہو گئی ہے۔ ہر سہ مجلدات نہایت عمدہ ترتیب پر مشتمل ہیں۔ ادارۃ المصنفین اور فاضل مؤلف مولوی دوست محمد صاحب شاہد اس بابرکت تصنیف پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔ کتاب ادارۃ المصنفین سے طلب فرمائیں۔

(۵) **اصحاب احمدؑ** (جلد یازدہم) محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے قادیان نے عرصہ درویشی میں اس نہایت مبارک تالیف کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ انہیں اس کیلئے بہت محنت اور عرقریزی سے کام کرنا پڑا ہے۔ اصحاب احمد کی زیرِ نظر گیارھویں جلد حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے حالات کا مجموعہ ہے۔ یہ جلد چار صد صفحات سے زیادہ صفحات پر مشتمل ہے۔ ایمان افروز واقعات پر مشتمل ہے قیمت سوا چار روپے۔ ملنے کا پتہ: احمدیہ بکڈپو۔ ربوہ

(۶) **The Ideal Man**۔ یہ چوبیس صفحہ کا انگریزی کتابچہ ہمارے استاد حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ کے اُردو مضمون کا ترجمہ ہے۔ ترجمہ میر صلاح الدین صاحب بی۔اے ایل ایل بی لاہور نے کیا ہے۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ اور برتر زندگی کا مختصر خاکہ نہایت مؤثر انداز میں بیان ہوا ہے۔ نہایت مفید اور بابرکت رسالہ ہے۔ یکصد رسالے تیس روپیہ میں۔ ادارہ ریویو آف ریلیجنز سے طلب فرمائیں۔

(۷) **مذہب کے نام پر خون**۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے نہایت مؤثر اور دلکش پیرایہ میں ان لوگوں پر بھرپور وار کیا ہے جو اسلام کو تلوار یا جبر و تشدد کا مذہب قرار دیتے ہیں۔ اسی ضمن میں آپ نے مودودی صاحب کے نظریہ

قتلِ مرتد کے پرخچے اُڑا دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے صاحبزادہ کو فکرِ صائب اور دلنشین اندازِ تحریر عطا فرمایا ہے۔ کتاب کا کاغذ اور طباعت بھی نہایت عمدہ ہے۔ قیمت ایک روپیہ ۳۷ پیسے۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر وقفِ جدید ربوہ۔

(۸) معنی التوفی فی الرد علی الکیل المرقی
ہمارے فاضل دوست جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری ربوہ نے اس تازہ کتاب میں توفّی کے معنوں کی عمدہ تحقیق پیش کی ہے۔ اور رسالہ الکیل السموفی کا مکمل جواب دیا ہے۔ قابلِ مطالعہ علمی رسالہ ہے۔ فاضل مصنف سے ایک روپیہ میں طلب فرمائیں!۔

(۹) تحریری مناظرہ۔ پادری عبدالحق صاحب اور خاکسار ابوالعطاء کے درمیان الوہیتِ مسیح پر یہ تازہ ترین تحریری مناظرہ ہوا ہے۔ پادری صاحب دو پرچوں سے زیادہ لکھنے کی جرأت نہیں کر سکے۔ قیمتی حوالہ جات ردّ الوہیتِ مسیح کے بارے میں جمع ہو گئے ہیں اور پادری صاحب کی شکست فاش کا پورا پورا نمونہ نظر آتا ہے۔ تعلیم یافتہ عیسائیوں میں اسے تقسیم کرنا چاہیئے۔ سوا دو صد صفحات پر مشتمل ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ۔ ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ الفرقان۔ ربوہ

(۱۰) ہمارا دین۔ جناب خالد محمود صاحب روپڑی نے سولہ صفحوں کا یہ رسالہ بچوں کی تربیت کے لئے مرتب کیا ہے۔ ترتیب عمدہ ہے۔ کاغذ و طباعت بہت بہتر ہے۔ قیمت ۲۵ پیسے۔ ملنے کا پتہ: مکتبہ تنظیم متصل چوک دالگراں لاہور۔ (ا-ب-ج)

(۱۱) ہمدرد نونہال۔ یہ ایک بلند پایہ بچوں کا ماہنامہ ہے۔ اس میں اب پہلے کے مقابلہ میں زیادہ دلکشی اور جاذبیت پیدا کی گئی ہے۔ بچوں کے لئے اخلاقی، تربیتی، معلوماتی، مذہبی اور سائنسی مضامین آسان اور سلیس اُردو میں بیان کئے گئے ہیں۔ یہ رسالہ بچوں کے لئے نہایت کارآمد اور مفید ہے۔

رسالہ کی کتابت نہایت عمدہ، حجم اسّی صفحات، ٹائیٹل آرٹ پیپر اور خوبصورت تصاویر سے مزیّن۔ قیمت سالانہ چار روپے اور دو سال کے لئے چھ روپے۔ (ع-ز-ح)

نوٹ:۔ سلسلہ احمدیہ کی جملہ کتب آپ مکتبہ الفرقان کی معرفت طلب فرما سکتے ہیں۔ (ناظم مکتبہ الفرقان ربوہ)

قابلِ فروخت کتب

۱۔ سنن نسائی مکمل مجلد	۳۵
۲۔ شرح الوقایہ غیر مجلد	۲۰
۳۔ مراح نور الصباح مجلد	۱۲
۴۔ مشکوٰۃ المصابیح مجلد	۱۳
۵۔ سنن ابن ماجہ بڑا سائز مجلد	۱۰
۶۔ " " چھوٹا سائز	۷
۷۔ حیات القلوب ہر دو حصہ مجلد	۱۵
۸۔ التلویح و التوضیح حصہ اوّل	۱۰

ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ الفرقان۔ ربوہ

الفرقان کے خاص معاونین

مندرجہ ذیل احباب نے دس دس رسالہ خریداری کا منظور فرما کر رسالہ کی خاص اعانت فرمائی ہے ان کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

جزاھم اللہ خیراً۔ (ایڈیٹر)

ربوہ دار الہجرت

- سیدی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی
- حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔
- حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی۔
- حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب۔
- جناب چوہدری محمد شریف صاحب فاضل ایم۔ اے
- جناب رفیق احمد صاحب ثاقب ایم۔ اے
- جناب چوہدری محمد لطیف صاحب ایم۔ اے غانا
- حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری
- حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب بھٹی
- جناب چوہدری یحییٰ احسن صاحب باجوہ
- جناب ڈاکٹر محمد جی صاحب ہیلتھ آفیسر دار الرحمت۔

قادیان دار الامان

- حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت
- جناب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب
- جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی
- جناب چوہدری سعید احمد صاحب بی۔ اے
- جناب چوہدری محمد عبد اللہ صاحب
- جناب ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ٹیلر ماسٹر
- جناب سید شہامت علی صاحب ساہتہ رتن

- جناب حافظ سخاوت علی صاحب شاہجہانپوری
- جناب مسعود احمد صاحب اثیس "
- جناب ڈاکٹر بشیر احمد صاحب آئی سپیشلسٹ
- جناب ڈاکٹر غطر دین صاحب
- جناب حکیم چوہدری بدر الدین صاحب عامل
- جناب چوہدری منور علی صاحب فوٹو گرافر
- جناب عبد الرحمٰن صاحب فانی
- جناب چوہدری عبد القدیر صاحب۔

ضلع جھنگ

- جناب میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ
- جناب ملک محمد حیات صاحب لسوآنہ
- جناب چوہدری عبد العلیم خان صاحب گولوی فاضل
- جناب حافظ مبارک علی خان صاحب ولد احمد علی خان صاحب چنیوٹ۔

ضلع سرگودھا

- جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت
- جناب حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب
- جناب چوہدری جلال الدین صاحب چک ۴۲ جنوبی
- جناب شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ یونائیٹڈ بس لمیٹڈ سرگودھا۔

- جناب شیخ عبد الرحمٰن صاحب آڑھتی
- جناب میجر شمیم احمد صاحب جوہر آباد۔

ضلع لاہور

- جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ
- جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائیکورٹ
- جناب چوہدری محمد شفیع صاحب کمیشن ایجنٹ پتوکی۔
- جناب خواجہ محمد شریف صاحب برانڈرتھ روڈ
- جناب امیر الدین صاحب رتن باغ
- جناب ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب
- جناب چوہدری مسیح محمد صاحب لاہور ہریکے ٹرانسپورٹ۔
- جناب محمد ابراہیم صاحب پاک ریڈیو سروس
- جناب چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ
- جناب چوہدری نور احمد خان صاحب گوالمنڈی
- جناب سراج الدین صاحب نسبت روڈ
- جناب چوہدری عبد الحکیم خان صاحب میکلوڈ روڈ
- جناب سردار بشیر احمد صاحب ایس۔ ڈی۔ او
- جناب قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ
- جناب چوہدری عبد الحمید صاحب ماڈل ٹاؤن۔

- جناب ڈاکٹر محمد عبد الحق صاحب ایم۔ بی بی۔ ایس
- جناب ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی
- جناب حافظ عبد الکریم صاحب فضل
- جناب محمد عثمان صاحب لکشمی بلڈنگ
- جناب ایس۔ یو شیخ صاحب کوثر مینجنگ ڈائرکٹر کوثر کمپنی لمیٹڈ۔
- جناب حکیم سراج الدین صاحب بھاٹی گیٹ۔
- جناب ڈاکٹر احسان علی صاحب میکلوڈ روڈ
- جناب مسٹر اے۔ کے بھٹی صاحب مال روڈ
- جناب چوہدری فضل الرحمٰن صاحب "
- جناب شیخ فضل احمد بشیر احمد صاحبان کرشن آباد
- جناب رشید احمد صاحب ملک
- جناب صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب
- جناب خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب
- جناب مرزا عبد الرحمٰن صاحب ناصر مرحوم
- جناب شیخ محمد شریف صاحب کرشن آباد
- جناب ماسٹر حسن دین صاحب اوکاڑہ پارک
- جناب شیخ بشیر احمد صاحب ٹھیکیدار
- جناب میجر چوہدری عزیز احمد صاحب لاہور چھاؤنی۔

• جناب عبدالرشید صاحب قریشی حسوت بلڈنگ
• جناب چوہدری منور لطف اللہ خان صاحب
ایڈووکیٹ رحمن آباد۔
• جناب حضرت اللہ پاشا صاحب ایم۔اے
• جناب خواجہ امیر بخش صاحب آف آسٹریلیا

راولپنڈی

• جناب سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب چھاؤنی
• جناب شیخ غلام حیدر صاحب کالج روڈ
• جناب صوفی محمد شفیع صاحب صدر
• جناب چوہدری میجر عزیز احمد صاحب
• محترمہ بیگم صاحبہ جناب میاں حیات محمد صاحب
• جناب کیپٹن محمد اسحٰق صاحب مری روڈ
• جناب محمد یونس صاحب ست آروق
سٹیلائٹ ٹاؤن۔
• جناب محی الدین صاحب بابا روڈا روڈ
• جناب سید مقبول احمد صاحب
ڈلہوزی روڈ۔
• جناب کیپٹن اے۔ یو۔ زبیر احمد صاحب
• جناب سید منظور علی صاحب سٹیلائٹ ٹاؤن
• جناب ملک مظفر احمد صاحب کالج روڈ
• جناب ایم۔ اے غنی صاحب بی۔ اے
• جناب ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب خاکی بی۔ اے
• جناب قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی
• جناب قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی آف نیروبی
• جناب چوہدری بشیر احمد صاحب موٹر موڈرن لمیٹڈ

• جناب صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب

ضلع ملتان

• جناب ملک عمر علی صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ
ضلع ملتان۔
• جناب پیر نصیر احمد صاحب ریڈیو فورمین
• جناب عبدالحفیظ صاحب ایڈووکیٹ
• جناب ڈاکٹر رفیق احمد صاحب
ایم۔ بی بی۔ ایس بوریوالہ۔
• جناب محمد نعیم محمد وسیم محمد سلیم صاحبان
دنیاپور۔
• جناب ماسٹر نواب الدین صاحب ایم۔اے
• جناب شیخ محمد اسلم محمد سلیم صاحبان
کمیشن ایجنٹ دنیاپور۔
• جناب چوہدری منور احمد خان صاحب
حرم گیٹ ملتان۔
• جناب چوہدری محمد اکرام اللہ صاحب
اومیگا ریڈیو کمپنی۔
• جناب شیخ محمد منیر صاحب احمدی دنیاپور
• جناب حکیم انور حسین محمود احمد صاحبان
دواخانہ دارالشفاء خانیوال۔
• جناب سیٹھ اللہ جوایا صاحب حسین آگاہی
• جناب چوہدری عبداللطیف صاحب
• جناب بشارت احمد صاحب باجوہ
اوورسیر۔ پیرل نائب۔
• جناب شیخ عبدالغفور صاحب ٹھواکی نہر ماہنی سیال

ضلع شیخوپورہ

• جناب چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ
• جناب شیخ محمد بشیر صاحب آزاد اتیالوی
منڈی مریدکے۔
• جناب ڈاکٹر عمر الدین صاحب ٹاؤن ملیریا آفیسر

ضلع گوجرانوالہ

• جناب عبدالرحمٰن صاحب صابر
مینیجر سنگر مشین کمپنی۔
• جناب میاں برکت علی غلام احمد صاحبان
وزیرآباد۔
• جناب چوہدری محمد شریف صاحب فیروزوالہ
• جناب میاں محمد شریف صاحب باغبانپورہ
• جناب چوہدری عبدالحمید صاحب تھانہ بازار
• جناب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب ہاگورا
وزیرآباد۔
• جناب چوہدری مقبول احمد صاحب
انسپکٹر ریلوے۔
• جناب سید سجاد حیدر صاحب قانونگو ضلع گوجرانوالہ
(ربوہ)
• جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب زمیندار وزیرآباد
• جناب میاں محمد خان اکبر علی صاحبان ״
• جناب میاں عنایت اللہ صاحب فاروق
نظام آباد۔
• جناب ملک منظور احمد صاحب لاہوری گیٹ
وزیرآباد۔

• جناب میاں قمر الدین صاحب کھوکھر مرحوم
گوجرانوالہ۔
• جناب چوہدری پیر محمد صاحب ہیڈ کلرک
• جناب چوہدری عزیز اللہ خان صاحب۔

ضلع جہلم

• جناب سیٹھی عبدالحق صاحب مین بازار۔

ضلع گجرات

• جناب چوہدری عبدالمالک صاحب شاہد کھاریاں
• جناب چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ
امیر جماعت احمدیہ گجرات۔
• محترمہ بیگم صاحبہ جناب سید عبدالعزیز صاحب
منڈی بہاؤالدین۔
• جناب مرزا اصغر جنگ ہمایوں صاحب ملکوال
• جناب حوالدار مبارک احمد صاحب کھاریاں۔

ضلع سیالکوٹ

• جناب چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ
نائب امیر جماعت احمدیہ۔
• جناب حکیم سید پیر احمد شاہ صاحب
• جناب چوہدری عبدالستار صاحب درگانوالی۔
• جناب محمد علی صاحب ڈسپنسر کوٹ نیناں
• جناب میاں سلطان احمد خان صاحب
منڈیکے گورائیہ۔
• جناب چوہدری غلام حسین صاحب گوہدپور
• جناب چوہدری خالد سیف اللہ خان صاحب
• جناب میجر چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ

• جناب رانا عبدالحمید خاں صاحب کنجروڑ

کوئٹہ

• جناب شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ
• جناب شیخ کریم بخش صاحب مرحوم
• جناب شیخ محمد اقبال صاحب جناح روڈ
• جناب شیخ عبدالاحد صاحب تاجر
• مجلس خدام الاحمدیہ شارع فاطمہ جناح
• جناب خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب
• جناب ماسٹر عبدالکریم صاحب
• جناب سید قربان حسین شاہ صاحب
• جناب محمد عبدالحق صاحب نجوم میڈیکل ہال
• احمدیہ پبلک لائبریری شارع فاطمہ جناح
• جناب خان عبدالوحید خان صاحب
• جناب ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب ڈی۔پی سلیچ
• جناب ڈاکٹر میجر سراج الحق خان صاحب
• جناب چوہدری محمود احمد صاحب
• جناب عطاء الرحمٰن خان صاحب مفتی روڈ

اضلاع سابق صوبہ سندھ

• جناب چوہدری سلطان علی صاحب محراب پور
• جناب نصیر احمد خان صاحب ناصر خانپور
• جناب حاجی عبدالرحمٰن صاحب رئیس باندھی
• جناب محمد عبداللہ صاحب 〃 〃
• جناب علاؤ الدین صاحب گوٹھ علاؤ الدین
• جناب چوہدری عطاء محمد صاحب گوٹھ امام بخش
• جناب چوہدری محمد عبداللہ صاحب

• جناب چوہدری غلام نبی صاحب
• جناب چوہدری برکت علی صاحب
گوٹھ سردار محمد پنجابی۔
• جناب حاجی کریم بخش صاحب گوٹھ قمر آباد
• جناب ڈاکٹر فقیر محمد صاحب
• جناب رئیس عبدالحمید صاحب باندھی
• جناب چوہدری صادق احمد صاحب
دریا خان مری۔
• جناب ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب نواب شاہ
• جناب سیٹھ محمد دین صاحب مرحوم 〃
• جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب
پریذیڈنٹ نواب شاہ۔
• جناب چوہدری نتھے خاں صاحب
گوٹھ نتھے خاں۔
• جناب چوہدری غلام رسول صاحب
گوٹھ غلام رسول۔
• جناب ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی
امیر جماعت احمدیہ میرپور خاص
• جناب بابو عبدالغفار صاحب
رسالہ روڈ حیدرآباد۔
• مجلس خدام الاحمدیہ گوٹھ جالپور
• جناب چوہدری شاہ دین صاحب
گوٹھ شاہ دین۔
• جناب فضل الرحمٰن خان صاحب
زیل پاک سیمنٹ فیکٹری حیدرآباد۔

• جناب چوہدری فضل احمد صاحب
پریذیڈنٹ جماعت رحیم یار خاں۔
• جناب ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب رحیم آباد
• جناب حاجی قمرالدین صاحب گوٹھ قمر آباد
• جناب چوہدری شریف احمد صاحب کرونڈی
• جناب چوہدری رحمت اللہ صاحب
ڈیرہ نواب صاحب۔

بہاولپور

• جناب عزیز محمد خاں صاحب بہاولپور
• جناب مولوی غلام نبی صاحب ایاز
• جناب چوہدری غلام احمد صاحب اشرف

کراچی

• جناب شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ
• جناب مرزا محمد بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ
• جناب ملک مبارک احمد صاحب
• جناب ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کاٹھی والے
• جناب چوہدری غلام احمد صاحب
فردوس کالونی۔
• جناب چوہدری بشیر احمد صاحب منیر
• جناب میاں عطاء الرحمٰن صاحب طاہر
• والدہ صاحبہ شیخ محمد رفیق صاحب
الشو فریقن کمپنی کراچی۔
• جناب حافظ عبدالغفور صاحب ناصر
• جناب چوہدری محمد خالد صاحب
• جناب چوہدری مسعود احمد صاحب خورشید

• جناب محمد شریف صاحب چغتائی۔
• محترمہ انور سلطانہ صاحبہ
بیگم ایم۔اے ارشاد صاحب۔
• جناب عبدالرزاق صاحب بھٹہ
پیرالٰہی بخش کالونی۔
• جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے لاہور
• جناب مولوی صدرالدین احمد صاحب
• محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی صدرالدین احمد صاحب
• جناب میجر محمد عبداللہ صاحب مہار
• جناب ملک رشید احمد صاحب بندر روڈ
• جناب چوہدری محمد اسماعیل صاحب
• جناب چوہدری شاہنواز خان صاحب
شاہ نواز لمیٹڈ۔
• جناب چوہدری احمد مختار صاحب
مینجر المختار لمیٹڈ۔
• جناب چوہدری احمد جان صاحب اکبر منزل
• جناب میجر عبداللطیف صاحب مالیر کینٹ
• جناب چوہدری شریف احمد صاحب وڑائچ
• جناب عبدالرحیم صاحب مدہوش مارٹن روڈ
• جناب بشیر احمد صاحب ڈرائیور
• جناب مولوی عبدالحمید صاحب بہلوی

بہاولنگر

• جناب چوہدری غلام مصطفےٰ احمدالدین صاحبان
چک $\frac{184}{7.R}$
• جناب چوہدری غلام نبی صاحب گرداور رسول بستی

بہاولپور

• جناب چوہدری غلام قادر صاحب
کمیشن ایجنٹ۔

• جناب چوہدری علم الدین صاحب
کمیشن ایجنٹ۔ ہارون آباد۔

• جناب مولوی محمد شفیع صاحب دکاندار
چک 166/7-R۔

• جناب چوہدری بشیر احمد صاحب
چک 105/6-R

• جناب چوہدری عبد العزیز صاحب باجوہ
ہارون آباد۔

پشاور

• جناب محمد سعید احمد صاحب نشتر آباد

• جناب الحاج نوابزادہ محمد امین خان صاحب
بنوں شہر۔

لائل پور

• صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب

• جناب مبارک علی صاحب راجباہ روڈ

• جناب مولوی برکت علی صاحب لائق
لدھیانوی جڑانوالہ۔

• جناب شیخ الحاج عبد اللطیف صاحب

• جناب رانا محمد نعیم صاحب ابن رانا چراغ دین صاحب
چک ۲۹۴ گ ب۔

دیگر اضلاع

• جناب چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت منٹگمری
• جناب ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ ״

• جناب شیخ محمد صاحب سکول ریاسی اسٹیٹ

• جناب سردار امیر محمد خان صاحب قیصرانی
ڈیرہ غازیخان۔

• جناب قاضی محمد برکت اللہ صاحب ایم۔اے
پروفیسر گورنمنٹ کالج میر پور آزاد کشمیر

• جناب سید بشیر احمد شاہ صاحب مانسہرہ

• جناب ڈاکٹر مرزا عبد الرؤف صاحب
کیمبل پور۔

مشرقی پاکستان

• جناب ایس۔ ایم حسن صاحب ڈھاکہ

• جناب قاضی جلیل الرحمٰن صاحب خادم
بخشی بازار روڈ۔ ڈھاکہ

• جناب محمد سلیمان صاحب ڈھاکہ

• جناب مولوی ابو الخیر محب اللہ صاحب محمود نگر

• جناب صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب ڈھاکہ

• جناب ڈاکٹر عبد الصمد صاحب
ڈی۔ پی۔ ایچ نارائن گنج۔

• جناب شیخ عبد الحمید صاحب ڈھاکہ

• جناب چوہدری سیف اللہ خان صاحب سیفی

• جناب ملا محمد فضل کریم صاحب ڈھاکہ

• جناب چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں
نارائن گنج۔

• جناب ملک محمد طفیل صاحب ڈھاکہ

• جناب محمد حبیب اللہ صاحب نارائن گنج

• جناب مسٹر ظفر احمد صاحب میاں اینڈ کمپنی ڈھاکہ

• جناب سید میجر ضیاء الحسن صاحب چٹاگانگ

• جناب چوہدری احسان اللہ صاحب ״

• جناب میاں محمد انور، ڈاکٹر محمد شفیق صاحبان
چٹاگانگ۔

• جناب احمد علاؤ الدین صاحب چٹاگانگ

• محترمہ محمودہ بیگم سعدی صاحبہ ״

بھارت

• جناب مولانا محمد سلیم صاحب کلکتہ

• جناب مولانا بشیر احمد صاحب امیر جماعت کلکتہ

• جناب میاں محمد حسین صاحب ״

• جناب فضل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ پٹنہ

• جناب کمال الدین صاحب مدراس

• جناب محمد عبد اللہ صاحب بی۔ ایس سی
ایل ایل بی حیدر آباد دکن۔

• جناب مولوی سراج الحق صاحب حیدر آباد دکن

• جناب صدیق امیر علی صاحب مالابار

• جناب میاں محمد عمر صاحب پنجاب ہاؤس کلکتہ

• جناب مولوی محمد شمس الدین صاحب کلکتہ

• جناب میاں محمد بشیر صاحب سہگل کلکتہ

• جناب سیٹھ محمد الیاس صاحب حیدر آباد دکن

• جناب سیٹھ معین الدین صاحب
چنتہ کنٹہ۔ ضلع محبوب نگر

• جناب سید بشیر الدین صاحب کلکتہ

• جناب سیٹھ محمد صدیق صاحب کلکتہ

-- -- -- -- --

لنڈن

• جناب چوہدری عبد الرحمٰن خان صاحب
مولوی فاضل۔

• جناب خان بشیر احمد صاحب رفیق
نائب امام مسجد لنڈن

دیگر ممالک

• جناب صالح الشیبی النہدی صاحب
سورابایا انڈونیشیا۔

• محترمہ امتہ النصیر صاحبہ
اہلیہ مکرم صالح الشیبی صاحب۔

• جناب چوہدری نذیر احمد صاحب
ایم۔ ایس سی کماسی۔ غانا

• جناب مسٹر محمد ناظم خان صاحب غوری مشرقی افریقہ

• جناب افتخار احمد صاحب ایاز ״

• جناب ایم۔ اے ظفر صاحب ایم۔ بی بی۔ ایس
ٹبالورہ۔ ٹانگانیکا۔

• جناب مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر روز ہل۔ ماریشس

• جناب چوہدری عبد الستار صاحب کویت

• جناب ایم۔ اے ہاشمی صاحب ״

• جناب سید عبد الرحمٰن صاحب امریکہ

• احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا۔ بذریعہ
جناب مولوی رشید الدین صاحب

• جناب حکیم طاہر محمد صاحب سنگاپور۔ ملایا

• جناب عبد العزیز جمن بخش صاحب
امریکہ ٭

وصایا

نئی وصایا کے متعلق ایک ضروری اعلان ۔ وصیت کنندگان اور مقامی عہدہ داران توجہ فرمائیں

اخبار الفضل رسالہ مصباح اور رسالہ الفرقان میں جو وصیتیں شائع ہوتی رہی ہیں ان کے شروع میں دسمبر گذشتہ تک جو نوٹ شائع ہوتا تھا اس میں اب ضروری ترمیم کر دی گئی ہے جیسا کہ الفضل مجریہ ۱۹، ۲۰، ۲۱ جنوری میں شائع ہونے والی وصایا سے ظاہر ہے یہ نوٹ اب **بالفاظ ذیل** شائع ہو رہا ہے :-

ضروری نوٹ :- (۱) مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز و صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے پندرہ دن کے اندر اندر آگاہ فرمائیں ۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ **مسل نمبر** ہیں **وصیت نمبر** صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے ۔

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں **چندہ عام** ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے

سیکرٹری صاحبان مال و سیکرٹری صاحبان وصایا بھی اس بات کو نوٹ فرمالیں ۔ اس اعلان کا مقصد یہ ہے کہ جب تک وصیت کی منظوری کا سرٹیفکیٹ وصیت کنندہ کو مجلس کارپرداز کی طرف سے نہ مل جائے اس وقت تک وصیت کے متعلق (۱) تمام خط و کتابت مسل نمبر کے حوالہ سے کی جائے (۲) **ترسیل زر بھی مسل نمبر کے حوالہ سے ہی ہو (۳) مگر وصیت کی منظوری کا سرٹیفکیٹ مل جانے پر تمام خط و کتابت اور ترسیل زر نمبر وصیت (سرٹیفکیٹ والا جو آئندہ ایک ہی ہوگا) کے حوالہ سے کی جائے نہ کہ مسل نمبر کے حوالہ سے مسل نمبر کا حوالہ سرٹیفکیٹ جاری ہو جانے پر ترک کر دیا جائے گا ۔**

امید ہے کہ وصیت کرنے والے احباب سیکرٹری صاحبان وصایا و مال اور دیگر عہدیداران اس ضروری اعلان پر توجہ کر کے دفتر سے تعاون فرمائیں گے تاکہ ان کی طرف سے کسی وصیت کے متعلق خط و کتابت ہونے پر وصیت متعلقہ کی مسل تلاش کرنے اور جواب دینے میں آسانی ہو اور تا ان کی طرف سے وصول شدہ رقوم کا اندراج صحیح طور پر ہو سکے ۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ

مسل نمبر ۱۶۴۲۴ ۔ میں محمد منیر ولد مستری محمد الدین قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۵۵/۴ آر ڈاکخانہ ہارون آباد ضلع بہاولنگر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ سالانہ آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ زمیندارہ کاشتکاری مبلغ ۷۰۰ صد روپیہ ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط راقم الحروف محمد شریف برادر حقیقی موصی مذکور ۔ العبد محمد منیر ولد محمد الدین چک ۵۵/۴ R منڈی ہارون آباد ضلع بہاولنگر ۔

گواہ شد محمد الدین ولد چراغ الدین پریذیڈنٹ

گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ ۔

نمبر ۱۶۴۲۵ ۔ محمد رمضان شائق ولد ولی محمد مرحوم قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ فروری ۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرے والد صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے حصہ کی زمین جو کہ نصیر پور خورد ڈاکخانہ تخت ہزارہ ضلع سرگودھا تحصیل بھلوال میں واقع ہے جو کہ ان کے حصہ زمین دس ایکڑ ہے وہ بھی میرے والد صاحب کے نام ہے اگر میرے والد صاحب مرحوم کا حصہ مجھے ملا (ان دس ایکڑ زمین میں خاکسار، والدہ و خاکسار کی دو ہمشیرہ بھی حصہ دار ہیں) تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میں اس وقت صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہوں مجھے ۶۵ روپے تنخواہ ملتی ہے اس آمد کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں جمع کرواتا رہوں گا نیز اگر میری آمد میں کمی بیشی ہوئی تو اس کی اطلاع نظارت مصالح قبرستان کو دیتا رہوں گا جو بھی مجھے آمد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی نیز میرے مرنے پر میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی ۔ والسلام محمد رمضان شائق ولد ولی محمد مرحوم مددگار کارکن دفتر بیت المال ربوہ ضلع جھنگ گواہ شد مسعود احمد سیکرٹری مال حلقہ دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ ۔ گواہ شد عنایت اللہ کارکن نظارت بیت المال ربوہ ۔ ضلع جھنگ ۔

نمبر ۱۶۴۲۶ ۔ میں فضل الرحمن طاہر ولد قاضی عبدالرحمن صاحب قوم قریشی پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ دارالصدر شرقی کوارٹر ۲ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت ملکی اراضی قریباً ۱۳ مرلے محلہ دارالنصر میں ہے جو میرے والد صاحب کی طرف سے مجھے ملی ہے جس کی قیمت اندازاً ۳۰۰/- روپیہ ہوگی میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں لیکن میں اس وقت گورنمنٹ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ سیالکوٹ (الیکٹریکل انجینئرنگ کلاس سیکنڈ ایئر ڈپلومہ) میں تعلیم حاصل کر رہا ہوں میرا گذارہ ماہوار جیب خرچ پر ہے جو مجھے والد صاحب کی طرف سے ملتا ہے اور جو اس وقت ۱۵ روپے ماہوار ہے میں اپنی زندگی میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔

العبد فضل الرحمٰن طاہر ابن قاضی عبد الرحمٰن صاحب سیکنڈ ایر گورنمنٹ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ سیالکوٹ
گواہ شد قاضی عبد الرحمٰن سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ۔ گواہ شد نذیر محمد اٹھوالوی محلہ دار الصدر شرقی کوارٹر نمبر ۲ کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ۔

نمبر ۱۶۶۳۰ — میں اللہ داد ولد میاں مولا بخش قوم کھوکھر پیشہ دکانداری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن جھنگ صدر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ دسمبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت تین ہزار روپیہ نقد کی ہے گزارہ اس وقت میری ماہوار آمد پر ہے جو مبلغ -/۳۰ روپے ماہوار ہے میں اپنی مذکورہ بالا جائداد اور آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اللہ داد بقلم خود ۶۱-۱۲-۲۵
گواہ شد۔ علاؤ الدین برادر خورد اللہ داد مذکور۔ گواہ شد۔ گل محمد سیکرٹری مال انجمن احمدیہ جھنگ صدر

نمبر ۱۶۶۳۱ — میں ملک نیاز احمد ولد ملک الٰہی بخش صاحب قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن ۵۹۵ کیمپ پی اے ایف ڈرگ روڈ کراچی ۲۷ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ جنوری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے میرا ایک مشترکہ باغ ۲ بیگھہ زمین موضع بھوپالپور ضلع مظفر گڑھ میں ہے جس میں میرا حصہ ۱/۴ ہے اس زمین کی قیمت دو صد روپیہ فی بیگھہ ہے اور اس کی سالانہ آمد جو میرے حصہ کی ہے وہ مبلغ اسی صد روپیہ ہوتی ہے رہن میں ہے۔ ایک مشترکہ زرعی زمین ۲ بیگھہ موضع سلطان کھر تحصیل کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ میں مبلغ -/۲۲۵۰ روپے میں خریدی ہے جس میں ہم تین بھائی حصہ دار ہیں یعنی اس میں میرا حصہ ۱/۳ ہے اس زمین میں سے ابھی کوئی آمد نہیں ہوئی کیونکہ یہ حال ہی میں خریدی گئی ہے جو آمد ہوگی اطلاع کر دوں گا مندرجہ بالا جائداد میں سے اپنے حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کے علاوہ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ معہ الاؤنس -/۲۰۰ روپے اور پنشن ۲۰ روپے ملتی ہے تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۱۳ جنوری ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد نیاز احمد بقلم خود گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۶۳۲ — میں سلیم الدین عباسی ولد ماسٹر امین الدین عباسی قوم عباسی پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۵۲۰ رکھشہ ڈرائیونز سوتار سٹریٹ کراچی نمبر ۱ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ مارچ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں تعلیم حاصل کرتا ہوں اور مجھے والد صاحب کی طرف سے مبلغ -/۱۵ روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو دیتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۲۴ مارچ ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد سلیم الدین عباسی
گواہ شد۔ امین الدین عباسی والد موصی گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر ۱۶۶۳۴ — میں مسمی غلام محمد ولد مولا بخش صاحب قوم حبشی پیشہ تجارت عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت بذریعہ خط ۱۹۰۶ء دستی ۱۹۱۷ء ساکن محلہ دار الیمن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲-۲-۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ قادیان دار الامان میں ایک مکان واقعہ محلہ دار الرحمت تھا جس کی اراضی دس مرلہ تھی اس میں ہم پانچ بھائی حصہ دار ہیں۔ منقولہ جائداد میں میرا ایک گھوڑا ہے جس کی قیمت اس وقت مبلغ -/۲۰۰ صد روپیہ ہے میرا گزارہ اس گھوڑے کے ذریعہ باہر سے غلہ وغیرہ لا کر فروخت کرنے کی تجارت پر ہے جو اس وقت ماہوار آمد قریباً چالیس روپے ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اور گھوڑے کی قیمت کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جو میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہوگی۔ غلام محمد محلہ دار الیمن ربوہ ضلع جھنگ
گواہ شد مبارک احمد پسر موصی گواہ شد قاضی محمد منیر صدر محلہ دار الیمن ربوہ ۶۲-۲-۲۸

نمبر ۱۶۶۳۵ — میں مرزا نعیم احمد ولد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب قوم مغل پیشہ کارکن تحریک عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲-۲-۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۵۰ روپے صرف ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
العبد مرزا نعیم احمد دار الصدر ربوہ۔ گواہ شد شبیر احمد ولد حافظ عبد العزیز صاحب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ گواہ شد مرزا محمد یعقوب واقف زندگی تحریک جدید ربوہ

نمبر ۱۶۶۳۷ — سعید احمد اعجاز ولد احمد دین قوم راجپوت دہلی پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۹ء محلہ جنڈ انوالہ سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ اگست ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میرے نام پر ذاتی علیحدہ جائداد

غیر منقولہ کوئی نہیں البتہ مشترکہ جائداد بصورت ایک مکان رہائشی محلہ جنڈانوالہ اور پلاٹ زمین سفید محلہ رام تلائی سیالکوٹ ہے اس کی تقسیم ہونے پر اپنے حصہ کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۱۶۵/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد سعید احمد اعجاز پتہ سال ۲۱۲/۲ سمن آباد لاہور گواہ شد۔ چوہدری عطا احمد سیکرٹری وصایا حلقہ اسلامیہ پارک لاہور گواہ شد نصیر الحق خان احمدی ۱۲۶/۲ سمن آباد لاہور۔

نمبر ۱۶۶۳۸۔ میں سمیع اللہ چوہدری ولد چوہدری حاکم علی صاحب مرحوم قوم وڑائچ پیشہ تعلیم عمر تقریباً ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۹ پنیار ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے اراضی نہری گیارہ گھماؤں واقع چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا میں مالیتی بائیس ہزار روپے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کردوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری والدہ کی طرف سے مجھے مبلغ ۲۵/- روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ العبد سمیع اللہ القلم خود۔

گواہ شد لطف اللہ ولد چوہدری حاکم علی صاحب مرحوم سکنہ چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا۔

گواہ شد حبیب اللہ ولد چوہدری حاکم علی صاحب مرحوم سکنہ چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا۔

نمبر ۱۶۶۳۹۔ میں چوہدری مختار احمد ولد چوہدری محمد بخش صاحب مرحوم قوم جٹ پیشہ محنت مزدوری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حال چک ۵۵ ایم بی ڈاکخانہ خوشاب ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵ اپریل ۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری زمین اس وقت کوئی نہیں ہے میرے پاس صرف ایک بھینس ہے جس کی قیمت اندازاً ۵۰۰/- روپیہ ہے اور ایک دیسی سکینڈ ہینڈ بائیسکل ہے جس کی قیمت اندازاً ۷۰/- روپیہ ہے میری متفرق آمدنی ماہوار ۳۰/- روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اس کے علاوہ میری کوئی جائداد و آمد نہیں ہے اگر اللہ تعالیٰ میری زندگی میں کوئی جائداد عطا فرمائے یا ماہوار زائد آمد کی صورت پیدا کرے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ کو کرتا رہوں گا انشاء اللہ اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی میرے مرنے پر جو میرا مزید ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میں اپنی زندگی میں جو رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں داخل کرواکر رسید حاصل کرلوں وہ رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم۔ العبد مختار احمد بقلم خود چک ۵۵ تحصیل خوشاب حال خوشاب ضلع سرگودھا گواہ شد محمد اسمٰعیل دانش پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خوشاب ۲۶/۴/۶۲ گواہ شد۔ چوہدری عبدالکریم شاہد کاٹھگڑھی مربی سلسلہ عالیہ سرگودھا۔

نمبر ۱۶۶۴۰۔ میں چوہدری سیف الرحمٰن خان شہزادہ کاٹھگڑھی ولد چوہدری عبدالحق خاں صاحب کاٹھگڑھی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۵۵/۲ ایم بی ڈاکخانہ ۱۳/۲ ایم بی براستہ مٹھہ ٹوانہ ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یوم جمعہ ۳۰/۳/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد و ماہوار آمد کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ مغربی پاکستان کرتا ہوں مجھے پندرہ ایکڑ اراضی گورنمنٹ کی طرف سے آبادکاری شرائط کے تحت چک ۵۵/۲ ایم بی تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا الاٹ ہے جس کے ابھی تک حقوق مالکانہ حاصل نہیں ہوئے۔ (ویسے امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ مقررہ میعاد گذر جانے پر حقوق ملکیت مل جائیں گے) اس زمین سے چھ کنال وقف جدید کی تحریک کے لئے وقف کی ہوئی ہے دو کنال سڑک میں آگئی ہے باقی چودہ ایکڑ کی پیداوار خاکسار کے حصہ میں آتی ہے اس اراضی کی قیمت گورنمنٹ کی مقررہ قیمت بحساب ۱۵۰ روپیہ فی ایکڑ ۲۱۰۰/- روپے بنتی ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت خدا تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں جب تک اس زمین کے حقوق مالکانہ حاصل نہیں ہوجاتے اس وقت تک زمین کی پیداوار کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا انشاء اللہ۔ علاوہ ازیں میں ایک پرائیویٹ ملازمت کرتا ہوں جس سے مجھے ماہوار ۷۹/- روپے ملتے ہیں میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں جب تک ملازمت رہے گی اس وقت تک انشاء اللہ تعالیٰ باقاعدہ ماہوار حسب شرح چندہ ادا کرتا رہوں گا اگر میں اپنی زندگی میں کوئی مزید جائداد یا مزید آمدن پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میرے مرنے پر وصیت کردہ جائداد کے علاوہ جو مزید ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ مغربی پاکستان ہوگی میں اپنی زندگی میں جو رقم حصہ وصیت سے خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں داخل کرواکر رسید حاصل کروں وہ حصہ وصیت سے منہا کردی جائے گی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم آمین یارب العالمین۔ والسلام خاکسار طالب دعا سیف الرحمٰن بقلم خود چک ۵۵/۲ ایم بی خوشاب تحصیل ضلع سرگودھا۔ گواہ شد۔ چوہدری عبدالکریم خان شاہد کاٹھگڑھی مربی سلسلہ احمدیہ ضلع سرگودھا۔

گواہ ثانی۔ ناصر احمد سیالکوٹی معلم وقف جدید

گواہ ثالث۔ عبدالعزیز خان کاٹھگڑھی زعیم انصار اللہ چک ۵۵/۲ ایم بی ضلع سرگودھا۔

نمبر ۱۶۶۴۲۔ میں عبدالکریم ولد شہاب الدین قوم شیخ پیشہ ٹیلر ماسٹر عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی مگر میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ انتیس ۲۹ روپے ماہوار ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میری وفات کے وقت میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

العبد۔ عبدالکریم ٹیلر ماسٹر گول بازار ربوہ۔ گواہ شد۔ عبدالعزیز دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ
گواہ شد۔ عبدالرحیم میر محمد دارالیمن ربوہ۔

نمبر ۱۶۶۴۳ ۔ میں فضل دین ولد میاں لکھا قوم بھرا پیشہ ... عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن حافظ آباد ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۲-۱۰-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد صرف ایک مکان ہے واقع حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ مالیتی -/۲۰۰۰ روپے اس کے علاوہ -/۱۵ روپے ماہوار آمد بطور جیب خرچ بچوں کی طرف سے ہے میری رہائش اور خوراک کا خرچ بچوں کے ذمہ ہے میں اس جائداد اور ماہوار آمد کے جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میری وفات کے وقت میرا جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں، مکان کی قیمت کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ -/۲۰۰ روپے مقامی جماعت میں نقد ادا کر دیا ہے العبد فضل دین، گواہ شد۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد۔ غلام احمد ولد نور علی پٹیال نویس محکمہ نہر امام الصلوٰۃ جماعت احمدیہ حافظ آباد۔

نمبر ۱۶۶۴۴ ۔ میں محمد ارشاد اللہ ولد چوہدری سردار خان صاحب قوم جٹ پیشہ آنریری علم وقف جدید عمر ۳۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن موہن کے ڈاکخانہ خاص براستہ اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸ فروری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میں نے اپنی زندگی آنریری طور (یعنی بلا الاؤنس) وقف کی ہوئی ہے اور میرے والد صاحب محترم بقید حیات ہیں اس لئے سر دست کوئی جائداد بھی نہیں سر دست بطور جیب خرچ ۲۰ روپے تقریباً ملتے ہیں ان میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بنام صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے نام کرتا ہوں اس کے علاوہ جو بھی آمد پیدا کروں یا کوئی جائداد پیدا کروں (منقولہ یا غیر منقولہ) یا میرے مرنے کے بعد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد محمد ارشاد وحیشیہ آنریری معلم وقف جدید ولد چوہدری سردار خان صاحب بمقام موہن کے براستہ اکال گڑھ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد۔ عنایت اللہ انسپکٹر زعماء الاحمدیہ موصی ۱۰۶۸۹
گواہ شد۔ خاکسار سردار خان احمدی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ موہن کے ضلع گوجرانوالہ

نمبر ۱۶۶۴۷ ۔ میں جمال الدین ولد مہتاں قوم گوجر پیشہ زمیندارہ عمر تقریباً ۷۵ سال تاریخ بیعت قبل ۱۹۲۶ء ساکن گولالی پور چک ۷۰ ج ب ڈاکخانہ جھلان ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲ فروری ۱۹۶۲ء حسب ذیل حسب وصیت کرتا ہوں میرا گذارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے اور میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے یعنی بمقام چک ۷۰ ج ب گولالی پور ضلع لائلپور مربع ۴۶ کا کیلا نمبر ۶ کا ۱/۲ حصہ اور کیلا نمبر ۷، ۱۵ سالم جس کی موجودہ وقت میں اندازاً قیمت مبلغ پانچ ہزار روپیہ ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ہاں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بطور حصہ جائداد داخل کر دوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اللہ تعالیٰ اس کو شرف قبولیت بخشے آمین ثم آمین
العبد جمال الدین ولد مہتاں ساکن گولالی پور چک ۷۰ ج ب ضلع لائلپور۔ گواہ شد۔ بشیر احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل جماعت احمدیہ ضلع لائلپور۔ گواہ شد۔ غلام رسول ولد کالا ساکن گولالی پور چک ۷۰ ج ب ضلع لائلپور

نمبر ۱۶۶۴۸ ۔ میں محمد اسحاق ولد منشی محمد دین صاحب قوم ارائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد سٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع حیدر آباد صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴ مئی ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں مگر میں بطور مزارع بشیر آباد سٹیٹ میں کام کرتا ہوں جس سے مجھے پندرہ سو روپیہ صرف اندازاً سالانہ آمد ہوتی ہے میں اپنی سالانہ آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد محمد اسحٰق بشیر آباد سٹیٹ
گواہ شد۔ پیر محمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بشیر آباد سٹیٹ۔ گواہ شد محمد موسیٰ بشیر آباد سٹیٹ

نمبر ۱۶۶۴۹ ۔ میں محمد شاہ ولد سائیں اللہ دتہ قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۰ء ساکن احمد آباد ڈاکخانہ نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰ مارچ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے اس وقت میرا گذارہ صرف ملازمت پر ہے جو مستقل نہیں ہے لہٰذا اس وقت میری تنخواہ -/۶۵ روپے اور ایک من گندم ہے جو کہ مبلغ -/۸۰ روپے ماہوار بنتی ہے میں ماہوار آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوا جو کہ میں ہمیشہ ماہوار آمدنی پر ادا کرتا رہوں گا نیز اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو وہ سب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا حق تصور کیا جاوے گا جس پر میرے کسی رشتہ دار یا عزیز کا کوئی حق نہیں ہوگا
العبد سائیں محمد شاہ ولد اللہ دتہ شاہ گواہ شد۔ احسان اللہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ احمد آباد سٹیٹ گواہ شد الراقم محمود احمد سیکرٹری وصایا احمد آباد سٹیٹ ۶۲-۳-۱۰

نمبر ۱۶۶۵۰ ۔ میں نذیر احمد ولد محمد رشید صاحب قوم راجپوت پیشہ زرگری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۵ء ساکن بدوملہی ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۲-۳-۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے کیونکہ میرے والد بزرگوار زندہ ہیں اور گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ زرگری مبلغ یکصد روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط راقم الحروف محمد رشید والد موصی مذکور۔
العبد نذیر احمد ولد محمد رشید زرگری بدوملہی ضلع سیالکوٹ گواہ شد محمد یامین ولد محمد حسین سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ

نمبر ۱۶۶۵۱ — میں عبدالغنی ولد عمر دین قوم بٹ پیشہ دکانداری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بد دملہی ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے ایک رہائشی مکان پختہ پانچ مرلہ واقع بد دملہی ضلع سیالکوٹ میں ہے اس کی قیمت مبلغ -/۱۰۰۹ روپے ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد ہے جو اس وقت بذریعہ دکانداری پرچون -/۶۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نقط راقم الحروف عبدالغنی بٹ ولد عمر الدین بد دملہی۔ العبد عبدالغنی بٹ ولد عمر الدین سیل بازار بد دملہی ضلع سیالکوٹ گواہ شد محمد شفیع ولد عمر الدین شادیوال ضلع گجرات حال وارد بد دملہی گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ۶۲/۹/۱۔

نمبر ۱۶۶۵۳ — میں مرزا اسلم بیگ ولد مرزا معظم بیگ قوم مغل برلاس پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کوئٹہ ۳-۱۲/۲۰ میٹ روڈ ڈاکخانہ کوئٹہ ضلع کوئٹہ ڈویژن ضلع بلوچستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ اپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے میں ملازمت کرتا تھا جس سے حال ہی میں ریٹائر ہو گیا ہوں ۱۶ جولائی ۶۲ء تک رخصت پر ہوں جس کی تنخواہ -/۱۰۵ روپے کے حساب سے حاصل کر چکا ہوں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس رخصت کے اختتام پر میری ماہوار پنشن مقرر ہوگی جس کا ابھی تعین نہیں ہوا کہ کتنی ہوگی اس کی اطلاع بعد میں مقرر ہونے پر مجلس کارپرداز کو دیدوں گا اس کے بھی ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اس کے علاوہ آئندہ اگر کوئی جائداد پیدا کروں یا کوئی اور میری آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ مرزا اسلم بیگ بقلم خود ۲۰/۱۲-۳ میٹ روڈ کوئٹہ۔ گواہ شد مرزا منور بیگ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ۲۰/۱۲-۳ پاشا روڈ کوئٹہ گواہ شد عبدالرحمٰن خان وصیت ۱۵۶۵۷ مکان ۳۹ سیکٹر ۶ اسلام آباد کوئٹہ۔

نمبر ۱۶۶۶۴ — میں رفیق اللہ بٹ ولد محمد عبداللہ صاحب بٹ قوم بٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن احمد نگر ڈاک خانہ خاص احمد نگر ضلع جھنگ صوبہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ جنوری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت ماہوار تنخواہ مبلغ -/۹۰ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور میرے پاس اس کے علاوہ کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں ہے نیز اگر کوئی مزید آمد ہوگی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا میری وفات کے وقت اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ خاکسار رفیق اللہ بٹ ولد محمد عبداللہ بٹ احمد نگر ضلع جھنگ گواہ شد نور احمد سپرنٹنڈنٹ دفتر خزانہ۔ گواہ شد محمد عثمان شاہ نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ ۶۲/۱/۳۰

نمبر ۱۶۷۵۶ — میں غلام نبی قمر ولد میاں دین محمد صاحب ایم اے قوم بھوپال پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن گنج مغل پورہ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ جون ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۲۷۰ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ راقم الحروف ملک منور احمد جاوید وصیت نمبر ۱۵۵۷۰ نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور۔ العبد غلام نبی قمر ولد میاں دین محمد ساکن باغبانوالہ ڈاکخانہ خاص تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ حال وارد گنج مغل پورہ لاہور۔ گواہ شد۔ احقر غلام رسول ولد چوہدری اللہ دتہ نائب صدر جماعت احمدیہ گنج مغل پورہ۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وقف جدید۔

نمبر ۱۶۷۶۶ — میں عبدالمجید ولد عبدالرؤف صاحب قوم زمیندار پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سیالکوٹ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ جون ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ ملازمت ۱۶۵/۷۵ روپے ماہوار ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد عبدالمجید ولد چوہدری عبدالرؤف۔ ماسٹر غلام علی بھٹہ سٹریٹ پورہ مہراں سیالکوٹ در سہ تیہ ٹیچر تعلیم الاسلام ہائر سکنڈری سکول گھٹیالیاں براستہ بد دملہی ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد ناصر احمد پال مجلس خدام الاحمدیہ شہر سیالکوٹ۔ گواہ شد قاسم الدین امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ۔

نمبر ۱۶۶۶۸ — میں فیروز الدین ولد خیر الدین قوم جٹ گل پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت مئی ۴۷ء ساکن شیخ لبتی ادکاڑہ ڈاک خانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان

بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶ جولائی ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۶۰ روپے ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط۔ العبد فرزند دین ساکن شیخ بستی گلی نمبر ۱ اوکاڑہ ضلع منٹگمری۔ گواہ شد نور الدین بقلم خود ساکن اوکاڑہ ڈی بلاک ضلع منٹگمری۔ گواہ شد حاکم علی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری۔

نمبر ۱۶۶۸۴ — میں خیر الدین ولد علی محمد قوم بٹ پیشہ چوکیداری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۵۴ء ساکن دار الصدر ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴ مئی ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری وصیت یہ ہے ایک مکان جو فروخت کر چکا ہوں اس کی قیمت مبلغ -/۴۰۰ روپے میری امانت فنڈ جمع ہے دوسرے میں چوکیداری کا پچاس روپیہ ماہوار کا ملازم ہوں اپنی جائیداد مبلغ چار صد روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اسی طرح اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی العبد خیر الدین بٹ کا انگوٹھا گواہ شد مرزا محمد حسین چٹھی مسیح دار الصدر ربوہ گواہ شد اللہ بخش سیکرٹری امور عامہ دار الصدر غربی ربوہ

نمبر ۱۶۶۸۵ — محمد حنیف ولد چوہدری مہر بخش صاحب قوم جٹ ساہی پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۴ء ساکن چک ۲۵۴ ج ب قادر آباد ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶ مارچ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ چھ کیلہ زمین زرعی واقع چک ۲۵۴ ج ب قادر آباد ضلع لائل پور ہے جس کی قیمت اس وقت -/۲۰۰۰ روپے فی کیلہ کے حساب سے -/۱۲۰۰۰ روپے ہے میں اس ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میری کوئی آمدنی ہوئی تو اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا مجھے اس زمین سے سالانہ آمدنی قریباً -/۶۰۰ روپے ہوتی ہے میری وفات کے وقت اگر کوئی مزید جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی میری یہ وصیت ۱/۱۰ حصہ کی حاوی ہوگی، العبد محمد حنیف چک ۲۵۴ ج ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور۔ گواہ شد مظفر احمد ولد محمد حنیف پسر موصی گواہ شد شفیق احمد ولد چوہدری محمد حنیف پسر موصی گواہ شد سید امین شاہ معلم اصلاح وارشاد مقامی ولد سید ولایت شاہ صاحب۔

نمبر ۱۶۶۸۶ — میں محمد صادق ولد سردار محمد قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت اپریل ۱۹۶۰ء ساکن چک ۱۹۲ مراد ڈاکخانہ حاصل پور ضلع بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳ جون ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے گیارہ ایکڑ اراضی چک ۱۹۲ مراد تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور میں واقع ہے اور اس وقت اس کی بازاری قیمت مبلغ -/۱۲۰۰ روپے فی ایکڑ ہے اور اس طرح کل گیارہ ایکڑ کی قیمت مبلغ -/۱۳۲۰۰ روپے بنتی ہے میں بلاجبر واکراہ بقائمی ہوش وحواس اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ مبلغ -/۱۳۲۰ روپے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں نیز اگر اور کوئی ذریعہ آمد کا پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور میرے مرنے کے بعد علاوہ ازیں کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی نیز اپنی زندگی میں کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد محمد صادق بقلم خود گواہ شد غلام قادر بقلم خود احمدی مقیم چک ہذا ۱۹۲ مراد۔ گواہ شد نشان انگوٹھا اللہ بخش پریذیڈنٹ جماعت ہذا۔ راقم الحروف سعید احمد غازی معلم وقف جدید۔

نمبر ۱۶۶۸۷ — میں محمد یعقوب ولد سردار محمد قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت اگست ۱۹۵۵ء ساکن ۱۹۲ مراد ڈاکخانہ حاصل پور ضلع بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴ جون ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے گیارہ ایکڑ اراضی جو کہ چک ۱۹۲ مراد تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور میں واقع ہے اور اس وقت اس کی بازاری قیمت مبلغ -/۱۲۰۰ روپے فی ایکڑ ہے اور اس طرح کل گیارہ ایکڑ کی قیمت مبلغ -/۱۳۲۰۰ روپے بنتی ہے میں بلاجبر واکراہ بقائمی ہوش وحواس اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ مبلغ -/۱۳۲۰ روپے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں نیز اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا کوئی اور ذریعہ آمد کا پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اگر میرے مرنے کے بعد علاوہ ازیں کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔
العبد نشان انگوٹھا محمد یعقوب ولد سردار محمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ مجلس ہذا۔
گواہ شد نشان انگوٹھا چوہدری اللہ بخش پریذیڈنٹ جماعت ہذا گواہ شد غلام قادر بقلم خود احمدی مقیم چک ہذا ۱۹۲ مراد۔ راقم الحروف سعید احمد غازی معلم وقف جدید۔

نمبر ۱۶۶۸۸ — میں برکت علی ولد محمود قوم آرائیں پیشہ زمینداری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت اگست ۱۹۵۷ء ساکن چک ۱۹۲ مراد۔ ڈاکخانہ حاصل پور ضلع بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳ جون ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت جائیداد حسب ذیل ہے۔ دس کنال اراضی چک ۲۸۲ ج ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور میں ہے اور بارہ کنال اراضی خیر پور تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور میں ہے علاوہ ازیں تین بکریاں قیمت مبلغ -/۲۰۰ روپے میرے پاس ہیں مذکورہ بالا دس کنال کی انتہائی بازاری قیمت مبلغ -/۱۲۰۰ روپے ہے اور مذکورہ بالا ۱۲ کنال کی انتہائی بازاری قیمت مبلغ -/۱۰۰۰ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ مبلغ -/۲۵۰ روپے کی بلاجبر واکراہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں اور عنقریب دو اقساط پر انشاء اللہ العزیز اس کی ادائیگی کر دوں گا اور علاوہ ازیں اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کا بھی حصہ وصیت ۱/۱۰ ادا کروں گا یا کوئی اور آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی ربنا تقبل منا

انک انت السمیع العلیم ۔ العبد برکت علی ولد نتھو ۔ گواہ شد غلام قادر بقلم خود احمدی مقیم چک ہذا ۱۹۲ مراد ۔ گواہ شد نشان انگوٹھا چوہدری اللہ بخش پریذیڈنٹ جماعت ہذا ۔

نمبر ۱۶۶۸۹ ۔ میں اللہ دتہ ولد لال الدین قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۴۱ سال تاریخ بیعت اگست ۱۹۵۶ء ساکن ۱۹۲ مراد ۔ ڈاکخانہ حاصل پور ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ رجون ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت مندرجہ ذیل جائداد ہے ۔ ۱۔ چھ ایکڑ اراضی چک ۱۳۱ ج ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور میں ہے ۲۔ نیز چار ایکڑ اراضی یہاں چک ۱۹۲ مراد تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور میں ہے (۳) اور چار ایکڑ اراضی چک ۱۹۰ مراد تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور میں ہے ۔ مندرجہ بالا ۶ ایکڑ کی قیمت بازاری ۹۰۰۰/- روپے ہے بحساب ۱۵۰۰/- روپے فی ایکڑ اور دوسرے چار ایکڑ کی بازاری قیمت بھی ۶۰۰۰/- روپے ہے بحساب ۱۵۰۰/- روپے فی ایکڑ اور تیسرے چار ایکڑ کی بازاری قیمت ۴۰۰۰/- روپے فی ایکڑ ہے ۔ میں اس مذکورہ بالا اراضی جو کہ کل مالیتی ۱۹۰۰۰/- روپے ہے کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ ۱۹۰۰/- روپے کی وصیت بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں نیز علاوہ ازیں اگر کوئی جائداد پیدا کروں یا کوئی اور آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ العبد نشان انگوٹھا اللہ دتہ ولد لال الدین ۔ گواہ شد نشان انگوٹھا چوہدری اللہ بخش پریذیڈنٹ جماعت ہذا گواہ شد غلام قادر بقلم خود احمدی مقیم ۱۹۲ مراد ۔ راقم الحروف سعید احمد غازی معلم وقف جدید ۔

نمبر ۱۶۶۹۰ ۔ میں محمد شریف ولد نواب الدین صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت جون ۱۹۶۰ء ساکن ۱۹۲ مراد ۔ ڈاکخانہ حاصل پور ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ رجون ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت مندرجہ ذیل جائداد ہے ۔ چار ایکڑ اراضی چک ۱۹۲ مراد تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور میں ہے اور اس کی اس وقت بازاری قیمت ہے ۱۲۰۰/- روپے فی ایکڑ ہے جو کل چار ایکڑ کی قیمت مبلغ ۴۸۰۰/- روپے ہے کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ ۴۸۰/- روپے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان بلا جبر و اکراہ کرتا ہوں اور علاوہ ازیں کوئی جائداد اپنی زندگی میں پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کے بھی ۱/۱۰ پر یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد ۔ نشان انگوٹھا محمد شریف ولد نواب دین گواہ شد ۔ نشان انگوٹھا چوہدری اللہ بخش پریذیڈنٹ جماعت ہذا ۔ گواہ شد غلام قادر بقلم خود احمدی مقیم چک ہذا ۱۹۲ مراد ۔ راقم الحروف سعید احمد غازی معلم وقف جدید

نمبر ۱۶۶۹۱ ۔ میں عبد الغنی ولد چوہدری نواب علی قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت ۱۴ رجنوری ۱۹۶۰ء ساکن منجرا حال کویت ڈاکخانہ چک بنول ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ راپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو مبلغ ۱۵۰۰/- روپے ماہانہ ہے میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط والسلام العبد عبد الغنی ولد چوہدری نواب علی بمقام منجرا ڈاکخانہ چک بنول ضلع گجرات مغربی پاکستان حال عبد الغنی ۷۸۹ ٹیلیفون فورمین کویت آئل کمپنی لمیٹڈ احمدی ۲۹ کویت عربیہ ۔ گواہ شد مسعود احمد ابن پیر نیاز احمد ہاشمی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کویت ۔ گواہ شد فخر الدین ابن میاں خیر الدین صاحب مرحوم آف قادر آباد حال احمد نگر ربوہ ضلع جھنگ ۔

نمبر ۱۶۷۴۳ ۔ میں رشید احمد چوہدری ولد چوہدری فضل الٰہی قوم راجپوت پیشہ وکالت عمر ۴۴ سال اندازاً تاریخ بیعت پیدائشی ساکن مکان نمبر ۲۷ ہوتو سنگھ روڈ سنت نگر لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مئی ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے میری اوسط ماہوار آمد ان دنوں پونے پانچ صد روپیہ ہے یہ آمد حالات کے مطابق گھٹ بھی سکتی ہے اور بڑھ بھی سکتی ہے میں بہر حال اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں

۲ ۔ میرے والد صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بقید حیات ہیں ان کی وفات پر اگر کوئی جائداد میرے حصہ میں آئی یا اگر کوئی جائداد میں نے خود پیدا کی تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو کروں گا اور اس جائداد پر بھی دسویں حصہ کی وصیت کا اطلاق ہوگا

۳ ۔ نیز میرے فوت ہونے پر اگر کوئی دیگر جائداد میری ملکیت ثابت ہو تو اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ مالک ہوگی ۔ رشید احمد چوہدری ایڈووکیٹ لاہور ۔

گواہ شد ۔ بہاء الدین صدر حلقہ مکان ۵ ادم سٹریٹ نمبر ۲ سنت نگر لاہور ۔ گواہ شد عبد اللطیف ستکوہی سیکرٹری مال حلقہ سنت نگر ۔ ۱۷ ارجن روڈ لاہور ۔ گواہ شد رحمت اللہ انسپکٹر وصایا ۔

نمبر ۱۶۷۵۲ ۔ میں عنایت اللہ ولد گھسیٹے خاں قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت نومبر ۱۹۴۶ء ساکن مالو کے بھگت ڈاکخانہ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ رجون ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) اراضی زرعی ۱۶ کنال مالیتی ۶۴۰۰/- روپے (۲) ایک مکان خام مالیتی ۱۰۰/- روپے جس میں میرا حصہ ۱/۴ ہے (۲۵/-) کل میزان = ۶۶۵۰/- ۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا مجھے کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ العبد عنایت اللہ ولد گھسیٹے خاں قوم جٹ سکنہ مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ

گواہ شد فیض عالم ولد شہاب الدین قوم جٹ پریذیڈنٹ جماعت مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ

گواہ شد محمد یوسف ولد عبد اللہ خاں موصی نمبر ۹۶۶۰ سیکرٹری مال انجمن احمدیہ ۔

نمبر ۱۵۰۷۱ ۔ میں محمد احمد ڈرائیور ولد عبد الحمید صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال

تاریخ بیعت احمدی پیدائشی ساکن محمد آباد سٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ راگست ۵۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں اس وقت میری ماہوار آمد بذریعہ ملازمت بمد الاؤنس مبلغ ۱۸۷ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط المرقوم صوفی نذیر احمد وصیت نمبر ۱۰۰۹۱ العبد محمود احمد موصی گواہ شد محمد رفیع محمد آباد ضلع تھرپارکر گواہ شد ولایت شاہ اکیڈ وصایا ۲۹-۵-۵۴ء

نمبر ۱۶۷۹۱ ـ میں میاں عنایت اللہ نعیم ولد میاں احمد بخش صاحب قوم جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن اودھمان ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ فروری ۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۹۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد عنایت اللہ نعیم دفتر امور عامہ ربوہ گواہ شد ضیاء الدین ارشد دار البرکات ربوہ۔ گواہ شد ـ اللہ بخش آف اودھمان ضلع سرگودھا حال ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ۔

نمبر ۱۶۸۰۱ ـ میں شیخ ظفر حسن ولد مولوی قلندر بخش مرحوم قوم احمدی پیشہ پنشنر عمر ۶۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۰ء ساکن لیہ ڈاکخانہ لیہ ضلع مظفر گڑھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ راکتوبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ سرکاری پنشن پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۴۲ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد ظفر حسن پنشنر مکان ۵۲ وارڈ نمبر ۲ لیہ ڈاکخانہ خاص لیہ تحصیل ضلع مظفر گڑھ گواہ شد مرزا شکر علی مکان نمبر ۳ گلی نمبر ۷ قلعہ لچھمن سنگھ راوی روڈ لاہور۔ گواہ شد قمر الدین مولوی فاضل کارکن نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ

نمبر ۱۶۸۰۳ ـ میں حاجی صالح محمد عرف حاجی صالحوں ولد میاں محمد صاحب مرحوم قوم ڈنگلا پیشہ زراعت عمر ۷۱ سال تاریخ بیعت ۵۵ء ساکن ۱۶۸/۱۷۱ چک منگلا ڈاکخانہ سلانوالی ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ راکتوبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرا گزارہ صرف جائداد پر ہے اور میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے چودہ کینال زرعی زمین واقعہ چک ۱۶۸/۱۷۱ منگلا تحصیل و ضلع سرگودھا قیمتی اندازاً بائیس ہزار چار سو روپیہ اور ایک احاطہ سکنی زمین رقبہ دس مرلہ واقعہ محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ مالیتی گیارہ سو روپیہ ایک عدد احاطہ رقبہ ایک کنال متصل مسجد احمدیہ چک منگلا ضلع سرگودھا قیمتی اندازاً ایک ہزار روپیہ ایک عدد احاطہ رقبہ اندازاً ۲۲ مرلہ بمعہ مکانات خام واقعہ چک منگلا تحصیل و ضلع سرگودھا مالیتی اندازاً ایک ہزار روپیہ کل مجموعی قیمت پچیس ہزار پانچ سو روپیہ صرف جو میری ملکیت ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم جز از صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کر دوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا حاجی صالحوں موصی مذکور۔ گواہ شد محمد شجاعت علی موصی نمبر ۲۶۹۰ سینئر انسپکٹر بیت المال حلقہ سرگودھا گواہ شد محمد عبد اللہ ولد حاجی صالحوں محمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ چک منگلا۔

نمبر ۱۶۸۰۴ ـ میں حافظ عبد المالک ولد سیٹھ اللہ جوایا صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن حال ملتان محلہ حسین آگاہی مسجد احمدیہ ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ستمبر ۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں بفضل خدا میرے والد صاحب محترم زندہ ہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۵ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد نشان انگوٹھا حافظ عبد المالک ولد سیٹھ اللہ جوایا صاحب محلہ حسین آگاہی گواہ شد سیٹھ اللہ جوایا حسین آگاہی مکان نمبر ۵۵۷ ملتان شہر گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا ربوہ حال ملتان ۲۵-۹-۶۲ء

نمبر ۱۶۸۰۵ ـ میں ڈاکٹر غلام حسین صاحب ولد چوہدری محمد بخش صاحب مرحوم قوم راجپوت چوہان پیشہ ڈاکٹری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۰ء ساکن منڈی مڑید چاں مہاجر ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ رجولائی ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد مغربی پنجاب میں بصورت مہاجر کوئی نہیں ہے صرف ڈاکٹری پر گزارہ ہے جو مبلغ -/۵۰ روپیہ ماہوار اندازاً آمد ہوتی ہے میں اپنی آمد کے جو بھی ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں آئندہ جو جائداد یا آمد پیدا کروں گا یا مشرقی پنجاب ضلع فیروزپور کی جدی جائداد قبضہ میں آگئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گا اور میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی العبد ڈاکٹر غلام حسین مہاجر منڈی مڑید چاں۔ گواہ شد ـ چوہدری جلال الدین منڈی مڑید چاں۔ گواہ شد عطاء اللہ حمید دیہاتی مبلغ پنڈ سکھ بھٹیاں بقلم خود۔

جامعہ احمدیہ کے پہلے تین پرنسپل

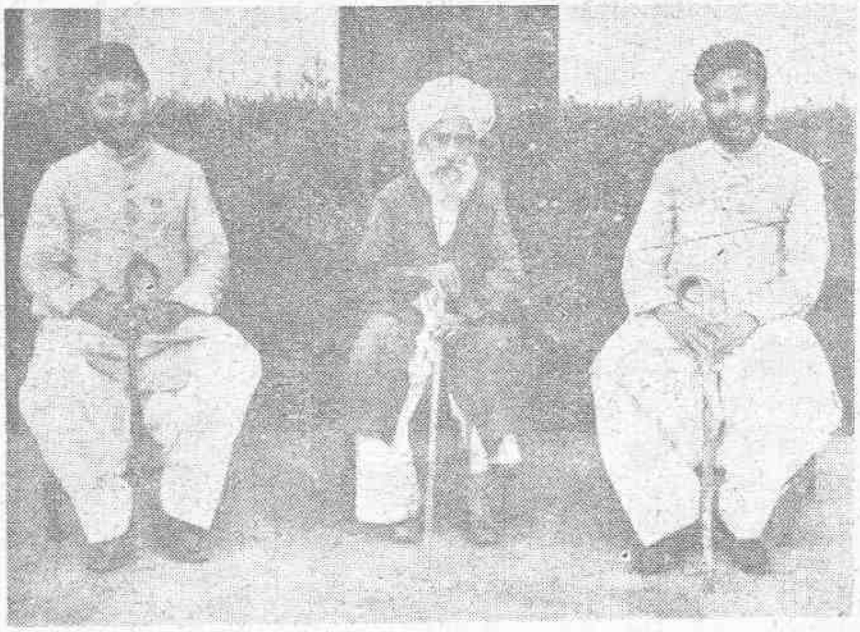

درمیان میں : (۱) ہمارے استاد حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ
ان کے دائیں و بائیں : (۲) حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (۳) خاکسار ابوالعطاء جالندھری
نوٹ :- یہ فوٹو حضرت مولوی صاحب مرحوم کی وفات (۳ جون ۱۹۴۷ء) سے چندروز پہلے لیا گیا تھا ۔

ھجرت کے بعد جامعہ احمدیہ کے تین پرنسپل

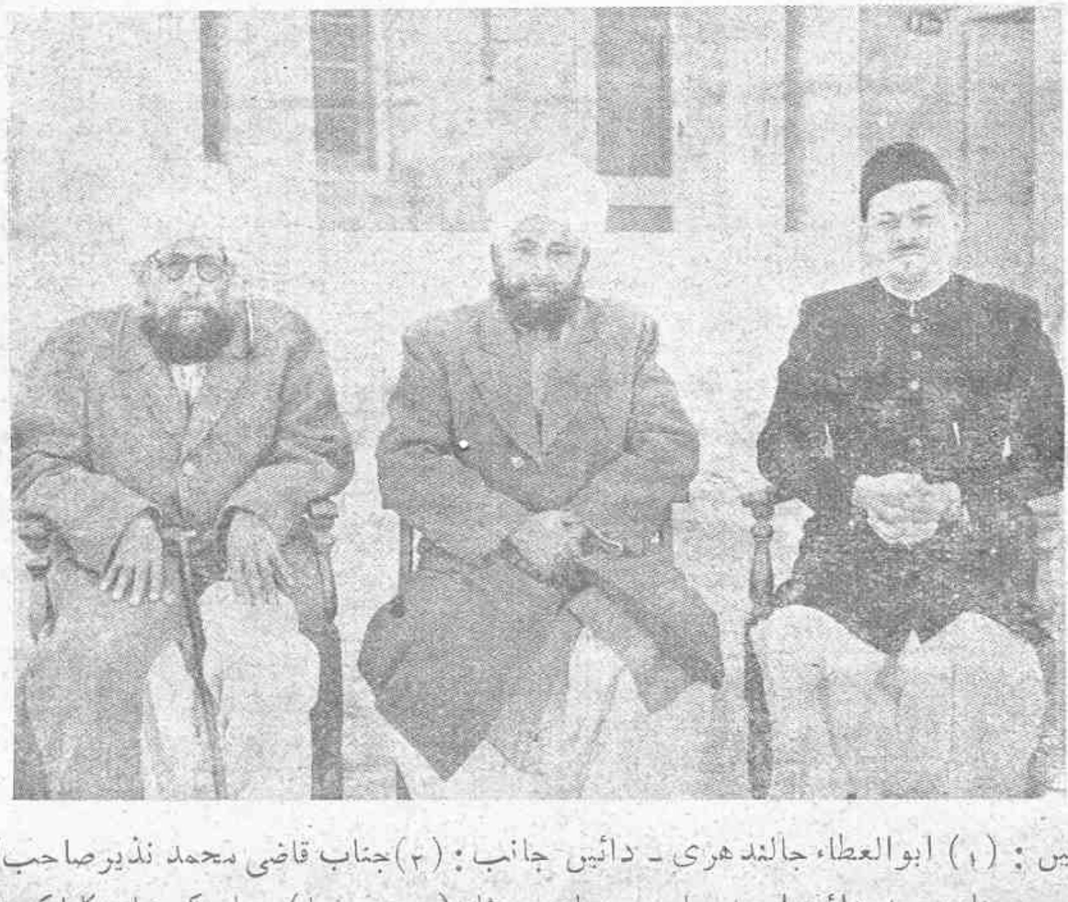

درمیان میں : (۱) ابوالعطاء جالندھری ۔ دائیں جانب : (۲) جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری
بائیں جانب : جناب سید داؤد احمد صاحب بی ایس سی شاہد (موجودہ پرنسپل) - جامعہ کی عمارت کا ایک منظر بھی نظر

نظارت اصلاح و ارشاد کے مربی حضرات

جنوری ۱۹۶۳ء کے پہلے ہفتہ میں مرکز سلسلہ میں مبلغین کرام کی ایک ضروری مشاورتی کونسل ہوئی تھی۔ اس موقعہ پر جناب ناظر صاحب اصلاح و ارشاد مولانا جلال الدین صاحب شمس کی معیت میں یہ فوٹو لیا گیا تھا جگہ کی تنگی کے باعث صرف کرسیوں پر بیٹھے ہوئے اصحاب کے نام درج ہیں :-

دائیں طرف سے : (۱) مولوی قمرالدین صاحب (۲) مہاشہ محمد عمر صاحب (۳) چوھدری ظہور احمد صاحب باجوہ (۴) شیخ مبارک احمد صاحب (۵) ابوالعطاء جالندھری (۶) مولانا جلال الدین صاحب شمس (۷) قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری (۸) مولوی احمد خان صاحب نسیم (۹) مولوی چراغ الدین صاحب (۱۰) شیخ عبدالقادر صاحب (۱۱) مولوی محمد حسین صاحب

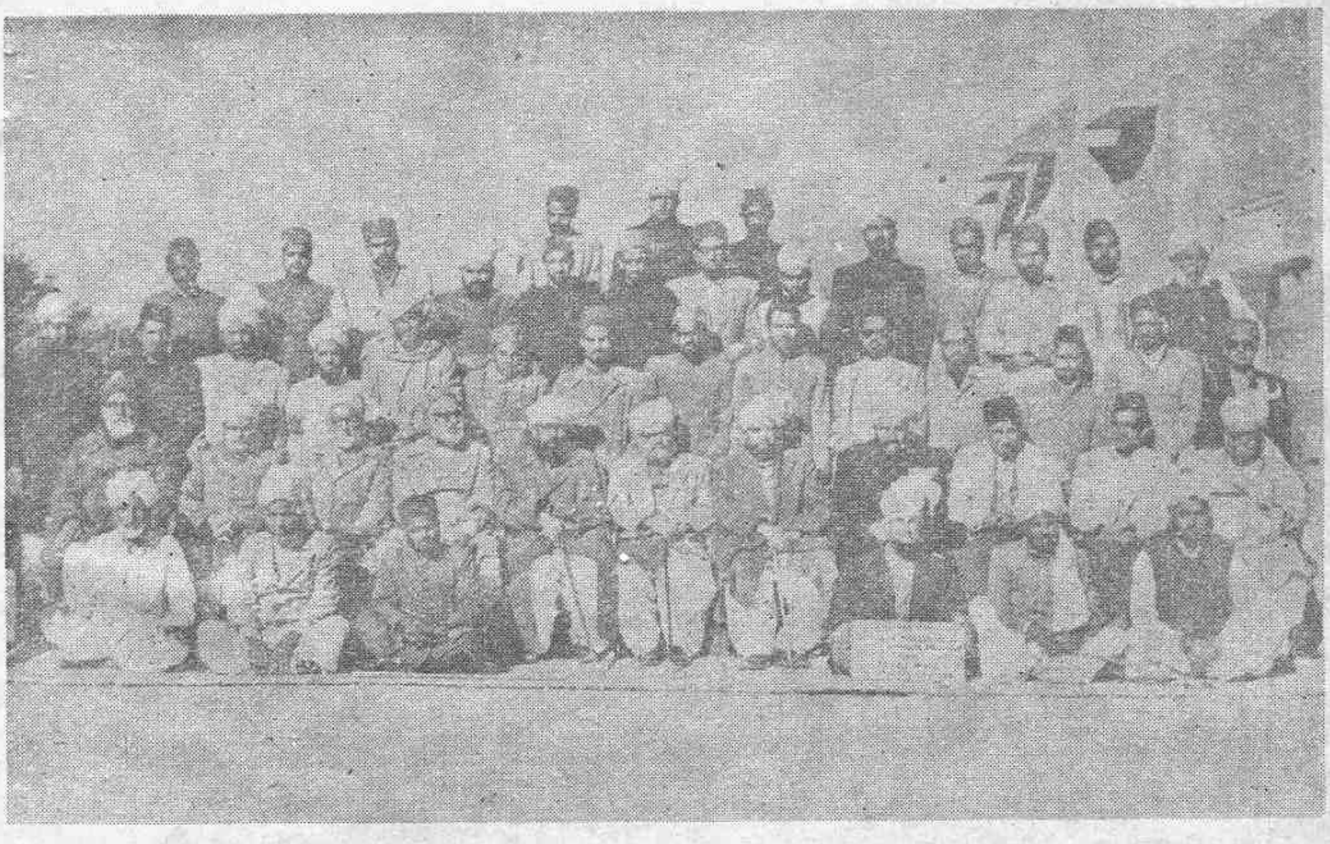

صرف ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس گولبازار ربوہ میں چھپا ۔